مناقبِ
سیدِ ہُجویر
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
داتا گنج بخش
مرکزِ تجلّیات
علی بن عثمان الہجویری داتا گنج بخش

مناقب

سیّدِ ہُجویر داتا گنج بخش

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ترتیب وتدوین:

راجا رشید محمودؔ

ناشر:

شانِ میرانؒ ویلفیئر ٹرسٹ

177۔شادمان I لاہور

مناقب

سید ہجویر داتا گنج بخش رح

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرتب: راجا رشید محمود

(مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''نعت'' لاہور)

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس

پروف خوانی: راجا اختر محمود

(مینیجر ماہنامہ ''نعت'' لاہور)

طباعت: مدنی پرنٹرز لاہور

اشاعت: اول (۱۶ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ / ۱۷ مارچ ۲۰۰۶)

ہدیہ: عقیدتِ اولیاءِ کرام (رحمہم اللہ)

شائع کردہ:

کرنل ڈاکٹر راجہ محمد یوسف قادری

بانی **شان میرانؒ ویلفیئر ٹرسٹ**

177۔ شادمان I لاہور

حضرت ابوالفضل حسن بن محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جن کے فیضانِ تربیت نے

علی بن عثمان علیہ الرحمہ کو ''داتا گنج بخش'' بنا دیا

شانِ اولیاء کرام (رحمهم الله)

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ

عشق کی تاب و تواں ہیں اولیاءؒ
حق شناسی کا نشاں ہیں اولیاءؒ

قدرداں ان کا ہے خلّاقِ جہاں
اور اُس کے قدرداں ہیں اولیاءؒ

اُن کے آگے ہے سپر انداز کفر
"دینِ حق کے پاسباں ہیں اولیاءؒ"

خوف سے اور حُزن سے مامون ہیں
وصلِ حق میں شادماں ہیں اولیاءؒ

ہے ظواہر سے شناسائی انھیں
باطنوں کے رازداں ہیں اولیاءؒ

خُلقِ سرور ﷺ کا ہیں وہ عکسِ جمیل
خوش بیاں، شیریں زباں ہیں اولیاءؒ

اختیارات ان کو رب نے دے دیے
قابضِ دورِ زماں ہیں اولیاءؒ

انعکاسِ نورِ ذاتِ کبریا
ان میں ہے تو شادماں ہیں اولیاءؒ

وہ کہاں ہیں ماورائیت پسند

خَلق رب پر مہرباں ہیں اولیاءؒ

ہیں حقیقت کے وہی رمز آشنا
واقفانِ کُن فکاں ہیں اولیاءؒ

ظاہر و باطن ہے ان کا استوار
کچھ عیاں ہیں، کچھ نہاں ہیں اولیاءؒ

ان سے ہے معیارِ اخذ و ترک یوں
حکمِ حق کے ترجماں ہیں اولیاءؒ

ہیں مرکّب خُلق اور احسان کا
عافیت کا سائباں ہیں اولیاءؒ

ہر عمل ان کا ہے آداب آشنا
حق بیاں ہیں، حق نشاں ہیں اولیاءؒ

سامنے ہوں ان کی تعلیمات بھی
جب مقیمِ قلب و جاں ہیں اولیاءؒ

مُفتخر محمودؔ ہُوں اِس حال پر
میرے دل پر حکمراں ہیں اولیاء

(رحمہم اللہ تعالیٰ)

راجا رشید محمودؔ

فہرست

☆☆☆☆☆

افتتاحیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (القرآن)

خبردار رہو! جو لوگ اللہ کے دوست ہیں ان کو کسی قسم کا خوف ہے نہ غم۔

تفسیر ابنِ کثیر کے مطابق اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دلوں میں ایمان اور یقین ہو اور جن کا ظاہر و باطن تقویٰ اور پرہیزگاری میں ڈوبا ہو۔ جتنا تقویٰ ہوگا اتنا ہی درجۂ ولایت بلند ہوگا۔ ایسے لوگ بالکل نڈر اور بے خوف ہوں گے۔

سید ہجویر علی بن عثمان داتا گنج بخشؒ اولیاءِ عظام میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ علامہ اقبالؒ نے مقامِ گنج بخش کو ان الفاظ سے نوازا:

سید ہجویر مخدوم امم
مرقد او پیرِ سنجر را حرم
خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت
صبحِ ما از مہرِ او تابندہ گشت

سید ہجویر حضرت داتا گنج بخشؒ نے سلطان محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری کی برصغیر کی فتوحات کے بعد اسلام دشمنوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا قلع قمع کرنے اور اسلام کی شمع روشن کرنے کے لیے غزنی سے پیدل لاہور کا رُخ کیا۔ حضرت داتا گنج بخشؒ نے اپنے دو ساتھیوں یعنی حضرت ابوسعید غزنویؒ اور خواجہ احمد حماد سرخسیؒ کے ساتھ طویل سفر کی کٹھن صعوبتوں سے گزرتے ہوئے لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔ اس بوریا نشین نے تھوڑے ہی عرصے میں اس خطے کی کایا پلٹ دی۔ سید ہجویرؒ نے شریعت اور سنت کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے لیے اپنی باعمل زندگی سے بدعملی اور بدی سے کنارہ کشی کے لیے ایک مکمل ضابطہ اپنی کتاب کشف المحجوب میں پیش کیا۔ جو آج بھی گمراہی اور بدعملی کے سدباب کے لیے ایک مشعلِ راہ ہے۔ آپ کی عملی زندگی اور افعال کا نمونہ دین و دنیا کے لیے ایسا لائحہ عمل ہے

جس سے استفادہ کے بعد انسانی کردار کو ثریا کی رفعت سے ہمکنار کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے حقیقت اور معرفت کے حجابوں کی نقاب کشائی کی ہے اور ریاضت اور مجاہدہ کے عمیق رموز بیان فرمائے ہیں۔ مکاشفہ اور مشاہدہ کی تجلیات کی کرنوں کو چمکایا ہے اور مُردہ دلوں کو ایمان کی روشنی سے منور فرمایا ہے۔ سید ہجویریؒ ہی کی تعلیمات کی وجہ سے اس خطے میں آج 1400 سال گزرنے کے بعد اسلام کی شمع منور ہے۔ الحمد للہ! آپ نے شریعت محمدی ﷺ پر سختی سے عمل کیا اور اپنے پیروکاروں کو ہدایت کی ''اے میرے مرید! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ اور اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی کر اور اپنی زندگی میں کوئی ایسا اقدام نہ کرنا جو سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہو''۔ آپ نے تزکیۂ نفس اور اصلاحِ باطن کی تعلیم کے ساتھ ظاہری احوال و معاملات کی اصلاح کی بھی تعلیم فرمائی ہے۔ آپ کی تعلیمات کا ایک ایک لفظ گنجینۂ حکمت و معرفت ہے۔

علامہ اقبالؒ گنج بخشؒ جیسے ذی وقار اولیاء عظام کے متعلق فرماتے ہیں:

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی' ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

امام اربابِ طریقت' پیشوائے اولیائے اہلِ حقیقت' واقفِ رموزِ شریعت' شمس العارفین' سراج السالکین حضرت شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ اہلِ بصیرت کے مقتدا ہیں اور ان اکابر اولیاء میں سے ہیں جن پر زمانہ ہمیشہ فخر کرتا رہے گا۔

امام الاصفیا' سلطان الاصفیا سیدنا حضرت داتا گنج بخش برصغیر میں اسلام کی روشنی پھیلانے والوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ حضرت داتا گنج بخش کا شمار گیارہویں صدی عیسوی کے ان ائمہ تصوف میں ہوتا ہے جنہوں نے تزکیۂ نفس کی اس طرح تعلیم دی کہ برصغیر میں تخلیقی فکر کی داغ بیل پڑی۔ وہ انسانی زندگی میں اجتماعی انقلاب کے نقیب ہیں۔ ان کی تعلیمات انسانی زندگی کی ہر سطح پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش قدس سرہٗ برصغیر کے اولین مبلغین میں سے ہیں۔ ان کا

مزارِ اقدس ان کے فیضان کی وجہ سے ایک ہزار سال سے مرجع خواص و عوام چلا آرہا ہے اور ان کی تصنیف کشف المحجوب' اطراف و اکنافِ عالم میں شہرت اور مقبولیت رکھتی ہے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ علوم باطنی و ظاہری کے بحرِ زخار تھے۔ حضرت داتا صاحب سلسلۂ جنیدیہ میں اپنے مرشد ابوالفضل ختلیؒ سے بیعت ہوئے۔ پیرو مرشد نے بوقتِ رحلت یہ نصیحت کی ''اے بیٹا! میں تمہیں اعتقاد کا ایک مسئلہ بتاتا ہوں۔ اگر اس پر مضبوطی سے قائم رہو گے تو تمام تکلیفوں سے محفوظ رہو گے۔ یہ سمجھ لو کہ تمام مواقع اور حالات میں نیک و بد کو پیدا کرنے والا خدائے عزوجل ہے۔ لہٰذا اس کے کسی فیصلہ پر کبیدہ نہ ہونا اور رنج کو اپنے اعمال میں جگہ نہ دینا''۔

حضرت داتا صاحب کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ ''کشف المحجوب'' میں آپ کی دس تصانیف کے نام معلوم ہوتے ہیں۔ مگر ان میں سے سوائے کشف المحجوب کے کوئی کتاب دستیاب نہیں۔ کشف المحجوب عرصے سے صوفیا اور اہلِ علم کی رہنمائی کا سبب رہی ہے۔ یہ کتاب رُشد و ہدایت' مسائل شریعت و طریقت اور حقیقت و معرفت کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ اسے ہر دور کے اولیاء اور صوفیہ نے تصوف کی بے مثل اور لاجواب کتاب قرار دیا ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے والوں کو عرفان و ایقان کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ یہ تشکیک کے دروازے بند کرتی ہے اور بھٹکنے والوں کی دستگیری کرتی ہے۔ اور گمانِ ناقص کو دل سے نکال کر یقین کی دُنیا آباد کرتی ہے۔ مطالعہ سے زمان و مکاں کے حجابات اُٹھتے ہیں اور راہِ حق کا متلاشی اپنے نفس کو پہچان کر اپنے رب کا قرب اختیار کرتا ہے۔ دورِ حاضر میں داتا صاحب کے افکار و تعلیمات کی اہمیت راسخ الاعتقادی اور صوفیانہ روشن خیالی کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔ آپ کے نزدیک شریعت اور طریقت دونوں ایک دوسرے کی تکمیل کے ناگزیر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ''شریعت بغیر مغزِ حقیقت ایک ظاہرداری ہے اور حقیقت بغیر امتزاجِ شریعت کے دو عملی ہے۔ جسے علمِ معرفت نہیں اسکے قلب پر جہل کی موت طاری ہے اور جسے علمِ شریعت نہیں اس کا قلب نادانی میں گرفتار ہے' شریعت اور طریقت کو اگر جدا کر دیا جائے تو فرد کی روحانی ذات اپنے حتمی امکانات کے وصول میں ناکام رہتی ہے''۔

مولانا حکیم قاری احمد پیلی بھیتی اپنی کتاب ''سوانح حیات داتا گنج بخشؒ'' میں علم

اور معرفت کو کشف المحجوب کے مندرجات کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''عالم اپنے علم کو اپنی زبان وقلم سے بیان کرتا ہے جبکہ عارف اپنی معرفت کو اپنے حال اور عمل سے ظاہر کرتا ہے اور داتا صاحب کی ذات میں علم اور معرفت کی یکجائی نے آپ کی زبان اور آپ کے حال کو متبولیت کی ارفع منزل عطا کر دی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ سے مل کر لوگوں کے قلوب کا قبلہ درست ہو جاتا تھا''۔

ولادت اور حسب و نسب

آپ کا اسم گرامی علی اور آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔ شاہان غزنیہ کے زمانہ میں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کے ایک بزرگ جن کا نام سید عثمان بن علی جلابی تھا غزنی تشریف لائے اور وہیں سکونت اختیار فرمائی۔ 400ھ میں آپ کے ہاں آسمان ولایت کا یہ بدر کامل طلوع ہوا۔ جد امجد کے نام پر آپ کا نام علی رکھا گیا۔ ہجویر اور جلاب نامی دو بستیاں مضافات غزنی میں تھیں اور ہجویری میں آپ پیدا ہوئے۔ اس وجہ سے آپ کو ہجویری اور جلابی کہا گیا ہے۔ 431ھ میں حضرت اپنے وطن مالوف سے ہندوستان کے سفر پر روانہ ہوئے۔

آپ کے پیر طریقت

آپ حضرت شیخ ابوالفضل حسن بن محمد بن حسن ختلیؒ کے مرید تھے۔ آپ اپنے مرشد پاک کے متعلق اپنی کتاب ''کشف المحجوب'' میں فرماتے ہیں:

''طریقت میں وہ میرے پیشوا ہیں جو تفسیر وحدیث کے جید عالم تھے اور تصوف میں جنیدیہ سلسلہ سے منسلک تھے حضرت شیخ حصریؒ کے مرید تھے......... آپ گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتے رہے اور مخلوق سے دور رہ کر گمنامی کی زندگی گزاری.......... آپ صوفیاء کرام کے لباس اور ان کی رسوم کے پابند نہیں تھے۔ داتا صاحب نے اپنے پیر و مرشد کے ضمن میں فرمایا کہ آپ نے 60 سال تک گوشہ نشینی کی زندگی بسر کی۔ ان کی شخصیت بارعب اور پر ہیبت تھی۔ حضرت ابوالفضل ختلی شیخ حصریؒ کے مرید جو شیخ ابوبکر شبلیؒ کے مرید اور وہ جنید بغدادیؒ کے۔ وہ شیخ سری سقطیؒ کے مرید وہ معروف کرخیؒ کے مرید تھے۔ وہ حضرت داؤد طائیؒ کے مرید جو حبیب عجمی کے مرید تھے۔ حبیب عجمی حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے

مرید جو حضرت علی المرتضیٰؓ کے مرید تھے''۔

آپ نے اپنے مرشد پاک کے متعلق کشف المحجوب میں مزید لکھا:

''اوتاد کی زینت اور عابدوں کے شیخ تھے۔ میری ابتدائے طریقت ان ہی سے ہوئی۔ علم تفسیر و روایات کے عالم تھے اور تصوف میں مذہب جنیدؒ کے پابند اور حصریؒ کے مرید تھے۔ ٦٠ سال تک گمنامی کی حالت میں گوشہ نشین ہو کر لوگوں سے دور رہے۔ لباس اور آثار ظاہری متصوفین کے نہ تھے۔ ظاہری رسم کی پابندی کرنے والوں کی مخالفت شدت سے کرتے تھے۔ ان سے زیادہ کسی کو پُر رعب نہیں دیکھا''۔

سید ہجویرؒ 439ھ سے لے کر 465 تک لاہور میں رونق افروز رہے اور تقریباً 65 سال کی عمر میں راہگزار عالم عقبیٰ ہوئے۔ اس وقت سلطان ابراہیم غزنوی کی حکومت تھی۔ چنانچہ حضرت کا آستانہ پہلے اسی نے بنوایا تھا۔ اس وقت سے آج تک گنج بخش کا آستانہ مرکز و مرجع عوام وخواص بنا ہوا ہے۔ ہر عہد میں یہاں سلاطین واولیاء حاضری دیتے ہیں۔ مزار مبارک پر حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور مولانا جامیؒ کے جو قطعات تاریخ وفات کندہ ہیں اُن سے تاریخ وصال 465ھ نکلتی ہے۔

ایں روضہ کہ بانیش شدہ فیض است
مخدوم علی راست کہ با حق پیوست
در ہستی نیست شد ہستی یافت
زاں سال وصالش "افضل" آمد از ہست

465ھ۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ

(یہ تاریخ ڈیوڑھی کے شمالی دروازہ میں اب بھی موجود ہے)

ڈیوڑھی کے مشرقی دروازہ پر جو کتبہ ہے اس پر بانی مسجد اور دیگر صلاح کاروں کے نام درج ہیں۔ مسجد کے دروازہ پر جو لکھی ہوئی تاریخ نصب تھی۔ (مسجد شہید کر دی گئی تھی)۔ وہ یوں تھی۔

سال بنائے حرم مومناں
خواہ ز جبریلؑ ز ہاتف بجو

چشم   بہ   المسجد   اقصیٰ   فگن
''الذی   بارکہ''   ہم   بگو

۵   ۶   ۴   ھ

علامہ اقبال

غلام گردش میں مولانا جامیؒ کا یہ قطعہ تاریخ درج ہے:

خانقاہ   علی   ہجویری   است
خاکِ   جاروب   از   درش   بردار
طوطیا   کن   بہ   دیدۂ   حق   بیں
تا   شوی   واقفِ   در   اَسرار
چونکہ   سردارِ   ملک   معنیٰ   بود
سالِ   وصلش   برآید   از   "سردار"

465ھ

اگر 465ھ حضورؒ کا سالِ وفات تسلیم کیا جائے تو یہ روایت قابلِ توجہ نہیں کہ حضور داتا صاحب اپنے پیر بھائی حضرت میراں حسین زنجانیؒ کی وفات پر لاہور اپنے پیر و مرشد کے حکم کے تحت وارد ہوئے۔ درست یہ ہے کہ حضرت میراں حسین زنجانیؒ کی تاریخ وفات 601ھ ہے جو داتا حضور کے وصال کے بہت بعد ہے۔ کشف المحجوب میں حضرت داتا سرکار نے خود لکھا ہے کہ ان کے مرشد پاک کے وصال کے وقت وہ دمشق میں تھے۔

مزار مبارک پر وقتاً فوقتاً تعمیری کام ہوتا رہتا ہے۔ اس کام کے لیے جتنی بھی سنگ مرمر کی سلیں لگی ہیں وہ مدینہ ماربل کے مالک محمد صابر خان نے مفت مہیا کیں۔ وہ آئے دن کوئی نہ کوئی کام کرواتے رہتے ہیں۔ مزار مبارک کے اندر سنگ مرمر کی سلیں جو بوسیدہ ہو چکی تھیں وہ بھی انہوں نے مہیا کیں۔ یہ میرے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ چہرہ مبارک کی سامنے کے یہاں دو سلیں میں نے اور بابا شوکت مرحوم اور فاروق سید صاحب نے لگائیں جو اس وقت ایڈمنسٹریٹر تھے اور میں RPC کا ممبر تھا۔ یہ سارا کام راؤ رشید صاحب جو اس وقت اوقاف کے سیکرٹری تھے کے زمانے میں ۱۹۹۹ میں ہوا۔

سیاحت

حضرت سید ہجویریؒ نے شام و عراق، اہلِ فارس، آذربائیجان، کوہستان، طبرستان، کرمان شاہ، خراسان، ماوراء الہند کے ہزارہا مشائخ سے استفادہ کیا۔ زندگی کا بہت سا حصہ سیاحت میں گزارا۔

اولیائے عظام جنہوں نے حضور داتا گنج بخشؒ کے مزار پر حاضری دی، ان میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجریؒ مشہور ہیں۔ خواجہ ہندوستان جاتے ہوئے لاہور تشریف فرما ہوئے۔ اس وقت سید ہجویریؒ وصال فرما چکے تھے۔ آپ نے مزار مبارک کے متصل کوٹھڑی میں 40 دن کا چلہ کیا۔ چلہ مبارک کے بعد الوداعی حاضری کے وقت آپ کی زبان پر یہ شعر جاری تھا:

گنج   بخش   فیضِ   عالم   مظہرِ   نورِ   خدا
ناقصاں   را   پیرِ   کامل   کاملاں   را   رہنما

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکرؒ

آپ کا سلسلہ نسب حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔ آپ شیخ ہجویریؒ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر اعتکاف اور چلہ کشی فرماتے۔ آپ کی جائے اعتکاف ''حجرہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ'' کے نام سے اب بھی موجود ہے۔ داتا حضور کی بہت سی تصانیف تھیں جو اب ناپید ہیں۔ ''کشف المحجوب'' ہی اب تصوف کے پیاسوں کی پیاس بجھا رہی ہے۔ یہ کتاب 14 ابواب پر مشتمل ہے۔

اپنے مریدوں کو نصائح

حضرت علی ہجویریؒ نے اپنے مریدوں (پیروکاروں) کو مندرجہ ذیل نصیحتیں فرمائیں، جن پر عمل کر کے ہم دین و دنیا کی نعمتوں سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

1- توحید مسلمان کا سب سے قیمتی ورثہ ہے اور ایمان کی بنیاد ہے اس لیے شرک سے ہر ممکن اجتناب کرو۔
2- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ اور اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی کرو۔
3- دُنیا کے معاملات میں بقدر ضرورت دلچسپی لو۔ مگر خدا کی یاد سے ہرگز غافل نہ

ہو۔

4- کسی کے دل کو رنجیدہ نہ کرو۔

5- اپنے پیرو مرشد کو اپنا قبلہ جانو اور دل سے اس کی خدمت کرو۔ مرشد کے نصائح پر دل سے عمل کرو۔

6- اپنے وقت کو ہمیشہ اپنے خالق و مالک کی یاد میں بسر کرو۔

7- ذکر و عبادت کے ساتھ درود شریف کو اپنا مستقل وظیفہ بناؤ۔

8- یتیموں کے سر پر محبت اور خلوص کا ہاتھ رکھو۔

9- فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرو۔

10- خدا سے نیک اور سعادت مند اولاد طلب کرو۔

11- علم کو حاصل کرو اپنے علم سے خلقِ خدا کی خدمت کرو۔

12- ہمیشہ اپنے ماں باپ کا ادب و احترام کرو۔

13- اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ کیونکہ خدا کی نعمتیں ناشکری سے کم ہوتی ہیں۔ شکر گزاری اور حمد و درود سے ان میں بے حد اضافہ ہوتا ہے۔

داتا حضورؒ سے میری عقیدت

1974ء میں میری تعیناتی پاکستان رینجرز میں بحیثیت اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل اور کوارٹر ماسٹر جنرل کے طور پر ہوئی۔ میری پہلی حاضری سرکار کے عرس مبارک پر فروری 1974ء میں ہوئی اور پہلے ہی دن سے حضور کا شیدائی ہو گیا اور دن رات سرکار کی حاضری میں بسر ہوتا۔

ان دنوں بہت سے اولیاءِ کرام سے دربار میں ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک مرد قلندر بابا محمد بوٹا ہجویری کے نام سے موسوم تھے۔ ہر بدھ رات کو فیصل آباد سے لاہور ننگے پاؤں آتے اور جمعہ کی صبح کو واپس فیصل آباد چلے جاتے۔ وہ اُمی تھے مگر حضور داتا گنج بخشؒ کے حضور اور غوث پاک کی شان میں لاجواب منقبتیں لکھیں۔ جو میں نے ''ہجویری بوٹے دی چھاں'' کے عنوان سے شائع کرائیں۔ اُن کے ساتھ رات رات بھر محفل گرم رہتی۔ ایک منقبت کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

ایہہ دربار علی ہجویریؒ دا گنج بخش خاص خزانہ اے
ایتھے غوث قطب سب آوندے نے ایتھے جھکدا کل زمانہ اے
ایتھے آئے نے پاک پتن دے ولی
نالے آئے نے خواجہ ہند ولی
ایتھے کھل جاندی ہر دل دی کلی
پنجتن دا باغ سہانا اے
ایتھے یوسف ورگے آئے نے
انمول خزانے پائے نے
اک بوٹا ہی تیرا کملا نہیں
تیرا جگ سارا دیوانہ اے

آج کے اس مادی دور میں حضور گنج بخشؒ کا آستانہ ہر زائر کو دلی سکون عطا کرتا ہے۔ شب و روز زائرین کی کثیر تعداد فیضِ عالم سے فیضیاب ہو رہی ہے۔ اللہ ہمارے گنج بخشؒ کے آستانہ کو ہمیشہ شاد و آباد رکھے۔ (آمین)

خاکپائے گنج بخشؒ

کرنل راجہ محمد یوسف قادری

شجرۂ طریقت

علی ہجویریؒ آں پیرِ ولایت
ز دستِ شیخ بوالفضلؒ ہدایت
ابوالفضلؒ از علی حصریؒ گرفتہ
بدستِ خدمت اسرارِ نہفتہ
علی حصریؒ بوئے اسرارِ کُلّی
رسید از خدمتِ بوبکر شبلیؒ
بہ شبلیؒ از جنیدؒ آمد عطائے
کہ در عالم شدہ او رہنمائے
جنیدؒ از سریؒ سقطیؒ بپوشید
لباسِ پارسائی را چو خوش دید
سریؒ سقطیؒ از معروفؒ خرقہ
بہ بر پوشی و شد والیٔ فرقہ
شدہ معروفؒ از داؤد طائیؒ
چراغِ خانقاہِ پارسائی
بہ داؤدؒ از حبیبؒ آں فتحِ باب است
حبیبؒ آں کز حسنؒ او کامیاب است
حسن بصریؒ مُرید مرتضیٰؓ بود
علیؓ را پیرِ کامل مصطفیٰ ﷺ بود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ مرتّب

☆ ایک حق شناس ہستی .... جس نے اپنی دولتِ حق رسی کو عام کرنے کا بیڑا اُٹھایا اور اسے کفرستانِ ہند کے باسیوں میں بانٹ دیا۔

☆ ایک فنا فی اللہ بندہ .... جس کا دل وصلِ ذات کی لذتوں سے بہرہ مند تھا۔ جس کے سر پر طریقت کا ایسا تاج زرفشاں تھا جس سے نورِ شریعت کی کرنیں پھوٹتی تھیں۔ جس کی آنکھیں لوگوں کے باطن میں جھانک سکتی تھیں۔ جس کی زبان کائنات کے اسرار و غوامض کی گرہیں کھولتی رہی۔ جس کے ہاتھ گرتے ہوؤں کو سہارا دیتے تھے۔ اور جس کے قدم انسانیت کی بھلائی کی خاطر اُٹھتے رہے۔

☆ ایک سراپا اخلاص شخص .... جس نے اپنے حالاتِ حیات تک کو اخفا کی گُپھا میں نظر بند رکھا لیکن عرفانِ الٰہی کے پیغام کو اپنی گفتار اور گفتار سے زیادہ کردار کے ذریعے اہلِ ہند کے دلوں میں راسخ کیا۔

☆ تبلیغِ اسلام کا ایک بطلِ جلیل .... جس نے محبت اور اپنائیت کے گلستانِ معانی سے رُشد و ہدایت کی خوشبو پھیلائی جسے راہ گم کردہ کو راہِ تسلیم و رضا دکھائی۔ جس نے خود ساختہ ''خداؤں'' کے چنگل میں قید لوگوں کو آزادی دلا کر تدبّر و تفکّر کی وساطت سے اصل تخلیق کار کے در پر جھکنا سکھایا اور سمجھایا کہ یہ سرفگندگی ہی درحقیقت دُنیا و عقبیٰ میں سرفرازی و سربلندی کا واحد ذریعہ ہے۔

☆ ایک صاحبِ دل فرد .... جو افراد کے دلوں کو مسخّر کرتا گیا انھیں سیئات سے بچاتا اور حسنات کی راہ پر چلاتا رہا۔ جس کی تعلیمات نے رہتی دُنیا تک کے لیے حجاباتِ ذات اُٹھا دیے اور کفر و ضلالت کے پردے فاش کر دیے۔ وہ کشّافِ رازہائے دروں رہا۔

☆ دانش کا ایک کوہِ گراں .... جو علم کی پہنائیوں اور ظلمت و جہالت کی تنگنائیوں کا

حقیقت آشنا تھا۔ جس نے علم معرفت کو اپنے افکار کے ذریعے متلاشیانِ حق کے لیے پانی کر دیا۔ متقدمین کے نظریات جس کی رگ رگ میں رچ بس چکے تھے اور اس نے خزینہ علم کا منہ "کشف المحجوب" کے ذریعے کھول دیا۔ جس نے رَہ نوردوں اور سالکوں کے لیے در پردہ حقیقتوں سے شناسائی کے راستے نکالے۔

جسے خزانۂ غیب سے اتنا کچھ عطا ہوا کہ ۹۶۲ برس کی شبانہ روز دادودہش نے اس کی "گنج بخشی" میں کمی نہ آنے دی بلکہ اس میں روز افزوں اضافے ہو رہے ہیں۔ حاجت مندیاں اس کے دروازے کو چھوتی اور دعائیں اس کے روضے سے مس ہوتی ہوئی بابِ استجاب تک رسائی پالیتی ہیں۔ آج بھی روز و شب کے سب لمحے اس کے درِ جود و سخا کی کرم نمائیوں کے شاہد ہیں۔ اَن گنت ہاتھ اس کے روضے کے گرد دُعا کو اُٹھے ہوئے نظر آتے ہیں لاتعداد سر اس کی عظمت کے احساس سے جھکے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور لاکھوں زبانیں اس سے استمداد کی خواہاں ہیں۔

ان میں سے کچھ آوازیں جن میں عقیدت کا ردھم ہے محبت کی موسیقیت ہے شعر و سخن کا آہنگ ہے اور "سیّدِ ہجویر" سے نظرِ کرم کی درخواست ہے .... منظوم صورت میں نذرِ اہلِ محبت ہیں۔

راجا رشید محمود
مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت"
اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی
ملتان روڈ۔ لاہور
(فون: 7463684)

سیّدِ ہجویرؒ مخدومِ اُمم

سیدِ ہجویر مخدومِ اُمم
مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم
بند ہائے کوہسار آساں گسیخت
در زمینِ ہند تخمِ سجدہ ریخت
عہدِ فاروقؓ از جمالش تازہ شد
حق ز حرفِ او بلند آوازہ شد
پاسبانِ عزّتِ اُمّ الکتاب
از نگاہش خانۂ باطل خراب
خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت
صبحِ ما از مہرِ او تابندہ گشت
عاشق و ہم قاصدِ طیارِ عشق
از جبینش آشکار اسرارِ عشق
داستانے از کمالش سر کنم
گلشنے در غنچۂ مضمر کنم
نوجوانے قامتش بالا چو سرو

واردِ لاہور شد از شہرِ مرو
رفت پیشِ سیّدِ والا جناب
تا رباید ظلمتش را آفتاب
گفت محصورِ صفِ اعداستم
درمیانِ سنگہا میناستم
با من آموز اے شہِ گردوں مکاں
زندگی کردن میانِ دشمناں
پیرِ دانائے کہ در ذاتش جمال
بستہ پیمانِ محبّت با جلال
گفت اے نامحرم از رازِ حیات
غافل از انجام و آغازِ حیات
فارغ از اندیشۂ اغیار شو
قوّتِ خوابیدۂ بیدار شو
سنگ چوں بر خود گمانِ شیشہ کرد
شیشہ گردید و شکستن پیشہ کرد
ناتواں خود را اگر رہرو شمرد
نقدِ جانِ خویش با رہزن سپرد

تا کجا خود را شماری ما و طیں
از گلِ خود شعلۂ طور آفریں
با عزیزاں سرگراں بودن چرا
شکوہ سنجِ دشمناں بودن چرا
راست می گویم عدو ہم یارِ تست
ہستیٔ او رونقِ بازارِ تست
ہر کہ دانائے مقاماتِ خودی ست
فضلِ حق داند اگر دشمن قوی ست
کشتِ انساں را عدو باشد سحاب
ممکناتش را برانگیزد ز خواب
سنگِ رہ آب است اگر ہمّت قوی ست
سیل را پست و بلندِ جادہ چیست
سنگِ رہ گردد فسانِ تیغِ عزم
قطعِ منزل امتحانِ تیغِ عزم
مثلِ حیواں خوردن آسودن چہ سود
گر بخود محکم نہ بودن چہ سود
خویش را چوں از خودی محکم کنی

تو اگر خواہی جہاں برہم کُنی

گر فنا خواہی، زِ خود آزاد شو

گر بقا خواہی، بخود آباد شو

چیست مُردن؟ از خودی غافل شُدن

تو چہ پنداری فراقِ جان و تن

در خودی کُن صورتِ یُوسفؑ مقام

از اسیری تا شہنشاہی خرام

از خودی اندیش و مردِ کار شو

مردِ حق شو، حاملِ اَسرار شو

شرحِ راز از داستانہا می کنم

غنچہ از زورِ نَفَس وا می کنم

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں

گفتہ آید در حدیثِ دیگراں"

شاعرِ مشرق حکیم الامّت علامہ محمد اقبالؒ

اَسرارِ خودی...........

علامہ اقبالؒ کی نظم کا ترجمہ

سیّدِ ہُجویرؒ وقفِ صدق، مخدومِ اُمم

جن کا مرقد پیرِ سنجر کو تھا گویا اک حرم

کوہسارِ کفر کو یکسر پراگندہ کیا

اور زمینِ ہند میں توحید کی رکھی بِنا

عہدِ فاروقی تھا جن کے حُسنِ سیرت سے عیاں

اور وعظ و رُشد سے تھا حق بلند و ضو فشاں

تھے ازل سے پاسبانِ عزّتِ اُمُّ الکتاب

کر دیا برقِ نظر سے خانۂ باطل خراب

خاکِ پنجاب آپ کے سوزِ نفس سے زندہ ہے

اور ہماری صبح اُن کے مہر سے تابندہ ہے

ہو کے عاشق خود ہی تھے وہ قاصدِ طیّارِ عشق

اور جبینِ پاک سے تھے آشکار اَسرارِ عشق

اُن کے فہم و رُشد کا اک قصہ کرتا ہوں بیاں

اور گلشن کو میں اک غنچے میں کرتا ہوں نہاں

اک جواں نے اُن کی اِس عظمت کا شہرہ جب سُنا

مَرْو سے لائی کشش، لاہور میں وارد ہوا

ہو گیا حاضر وہ پیشِ سیّدِ والا جناب
تاکہ اُس کی ظلمتوں کو محو کر دے آفتاب
باادب بولا کہ "محصورِ صفِ اعدا ہوں میں
درمیانِ سنگ ہائے دشمناں مینا ہوں میں
مجھ کو سمجھا دیجیے آپ اے شہِ گردوں مکاں
زندگی کیونکر گزاروں درمیانِ دشمناں"
پیرِ دانا نے کہ تھے جو سر بہ سر حق کا جمال
بستہ پیمانِ محبّت باخدائے ذوالجلال
گلفشانی کی کہ "ہے تجھ سے نہاں رازِ حیات
اور تو سمجھا نہیں انجام و آغازِ حیات
حق سے ڈر اور فارغ اندیشۂ اغیار ہو
قوتِ خوابیدہ ہے تُو، ہوش کر، بیدار ہو
سنگ نے اپنے پہ شیشے کا گماں جس دم کیا
بن گیا شیشہ، شکستہ اور پراگندہ ہُوا
راہرو نے جس گھڑی اپنے کو سمجھا ناتواں
راہزن لے کر ہوئے مفرور اس کی نقدِ جاں
کب تلک سمجھے گا اپنے آپ کو تو ماء و طیں
طور کا شعلہ ہے تو، ہو تجھ میں گر نورِ یقیں

بے خبر! تو دوستوں سے ہو رہا ہے سرگراں
پستی ہمت سے ہے تُو شکوہ سنجِ دشمناں
تیرا دشمن بھی تو تیرا خیر خواہ و یار ہے
اُس کی ہستی تیرے حق میں رونقِ بازار ہے
جو بھی ہے دُنیا میں دانائے مقاماتِ خودی
فضلِ حق گردانتا ہے، ہو اگر دشمن قوی
کشتِ انسانی کے حق میں ہے عدُو گویا سحاب
ممکناتِ معنوی ہیں اُس کے ہاتھوں بے حجاب
تیری فطرت کو جگاتا ہے وہ لطفِ خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اُسی مضراب سے
رزم گاہ دہر میں ہو گر نہ باطل کا حریف
حق کی ساری قوّتیں رہتی ہیں مُردہ اور ضعیف
سنگِ رہ بھی آب ہے، جب ہو تری ہمّت قوی
نَیل کو پروا نہیں پست و بلندِ جادہ کی
سنگِ رہ ہے درحقیقت اک فسانِ تیغِ عزم
قطعِ منزل ہے جہاں میں امتحانِ تیغِ عزم
مثلِ حیواں کھانے اور سونے سے آخر فائدہ
زندگی کیا، جب نہ ہو جینے کا محکم قاعدہ

آج بھی زورِ خودی سے خود کو گر محکم کرے
قوتِ تسخیر سے تو کُل جہاں برہم کرے
گر فنا چاہے تو اپنی ذات سے آزاد ہو
گر بقا چاہے تو اپنی ذات میں آباد ہو
ہے حقیقی موت کیا؟ ہونا خودی سے بے خبر!
بھول جانا خود کو، رکھنا حُسنِ غیراں پر نظر
موت کو تو نے مگر سمجھا فراقِ جان و تن
تن کی پُوجا میں ہوا زندہ نہ تجھ سے اپنا من
صورتِ یُوسُفؑ کر اقلیمِ خودی میں اب قیام
اور اسیری سے شہنشاہی کی جانب کر خرام
عارفِ رمزِ "انا" ہو، حاملِ اسرار ہو
کر خودی پر غور، مردِ کار ہو، بیدار ہو"
اس طرح میں کر رہا ہوں داستاں سے شرحِ راز
غنچہ ہے میرے نفس سے گل عذار و چشم باز
ہے وہ اندازِ بیاں خوشتر کہ سرِّ دلبراں
قصۂ غیراں سے با حُسن و تجلّی ہو عیاں

طارق

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مرشد و مخدوم، شیدائے کلامِ کبریا
ترجمانِ حق فدائے سُنّتِ خیرُ الوریٰ ﷺ
داعیٔ توحید و آئینِ محمد مصطفیٰ ﷺ
طالبِ صدّیقؓ و فاروقؓ و غنیؓ و مُرتضیٰؓ
سیّد حسنی حسینی و امام الاصفیا
غزنوی، حنفی، جُنیدی پیکرِ علم و ہُدیٰ
رازدار و خود شناس است و حقیقت آشنا
کشفِ محجوب است شہکارِ ولی الاولیا
در دیارِ کفر آمد صاحبِ نور و ضیا
عالماں را پیشوا و عارفاں را مقتدا
گفت تبلیغ و تصوّف مرحبا صد مرحبا
بے گماں شُد اوّلیں معمارِ پاکستانِ ما
خواجۂ اجمیرؒ داند سیّدِ ہجویرؒ را
آشنا گوید بوصفِ آشنا و ہمنوا
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

مولانا محمد بخش مسلم مرحوم

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اے سیّدِ مخلصینِ اَحرار
با دل شدگاں ز لطف غمخوار
کردی ہجرت ز شہرِ غزنی
در پیرویٔ رسولِ مُختار ﷺ
شُد پست بہ پیشِ عزمِ پاکت
دشت و در و سنگلاخ و کہسار
حق دادہ تُرا بہ خدمتِ دیں
در پیشگہِ مقرّبیں بار
جانت بہ وجودِ ذات باقی
شد فوزِ عظیم را سزاوار
در شیوۂ طاعتِ الٰہی
بردی سبق از کرامِ اخیار
لاہور ز مقدمت بگردید
کوثر بکنار و جنّت آثار
ہم پاکپتن ز فیضِ پاکت

مثلِ اجمیر شد ضیا بار
بختِ خوابیدۂ جہاں شد
ز انفاسِ مکارمِ تو بیدار
جانم چو بہ دامنت در آویخت
گردید رہا ز بندِ ہر عار
ہر زائرِ درگہِ تو باشد
از دل کرم ترا طلب گار
دارد پسِ مُژدۂ حضوری
بر طالعِ خود ہزار افتخار
ایں گفتم و جلوہ ہائے مخدومؒ
بر من بکشاد بابِ اَسرار
ناگاہ ز دستِ من ربودہ
سرمستی ہا زمامِ گفتار
مثلِ اسفارِ صبح گردید
روشن ہمہ گوشہ ہائے افکار
و آندم سر رشتۂ سخن را
بگرفت لطافتم دگر بار

آں روز کہ بر جہد ہمہ خلق
از سینۂ خاکِ تیرہ و تار
حضرت سید علیؒ ہجویرؒ
قسمت کن فیضِ حق در ابرار
گوید بہ جنابِ مالک الملک
اے غافر و ذوالجلال و ستّار
بر اہلِ ارادتم بگرداں
امروز حرام شدّتِ نار
جُنبد ابروئے سرورِ دیں ﷺ
ریزد ز قبولِ ایزد انوار
از منّتِ گنج بخشؒ بینند
رنگِ فردوس و آبِ انہار
آں گونہ کرم کہ بر فزایند
درگاہِ نبی ﷺ و شانِ دیدار

حافظ محمد افضل فقیر

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

مخزنِ اسرار ''داتا گنج بخشؒ''
مرکزِ انوار ''داتا گنج بخشؒ''
ناقصاں را اہل و عاقل کردہ
عالم و درویش کامل کردہ
روشنئ دیدۂ اہلِ صفا
پیرِ اکملؒ کاملاں را رہ نما
خلق را آدابِ فقر آموختہ
نورِ حق را در جہاں افروختہ
شارحِ ''سرّیّت'' کشف و حجاب
روشن و پاکیزہ چوں اُمّ الکتاب
رہ نما و مقتدائے پیرِ چشتؒ
گشت لاہور از وجودش چوں بہشت
گنج بخشؒ، اے مظہرِ نورِ خدا
حاضر است اسلم بہ اُمّیدِ دعا

ڈاکٹر اسلم فرخی (کراچی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حَبَّذا شانِ مقامِ گنج بخشؒ
ہر شہنشہ شد غلامِ گنج بخشؒ

گفتۂ خود را کہ حق قرآن گفت
ہست تفسیرش کلامِ گنج بخشؒ

ہر کجا دریائے عرفاں شد رواں
قطرۂ بودہ ز جامِ گنج بخشؒ

آگہم از تنگیٔ دامانِ خویش
دیدہ ام فیضانِ عامِ گنج بخشؒ

پُر شود از نورِ عرفاں جانِ من
بر زباں آید چو نامِ گنج بخشؒ

عرشیاں را ہر زماں اُفتد نظر
بر در و دیوار و بامِ گنج بخشؒ

از علوِ مرتبش اعظم مگو
خواجہ می داند مقامِ گنج بخشؒ

محمد اعظم چشتی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

در تصوّف رہبرِ کامل توئی
در شریعت بندۂ عاقل توئی

فیضِ تو اسلام را تابندہ کرد
قلبِ مُسلم زندہ و رخشندہ کرد

گنج بخش و منبع دریا نوال
ہر کہ آمد بر درت او شد نہال

ناقصاں را پیر کامل کردہ ای
کاملاں در قرب شامل کردہ ای

کفر را تو آتشِ سوزندہ ای
دین را نور و ضیا سازندہ ای

ہر کہ او از فیضِ تو محروم شد
در جہانِ رنگ و بو محروم شد

منتظرؔ از فیض تو سرشار شد
در جہاں او دلبر و دلدار شد

محمد شریف خاں منتظرؔ دُرّانی (کروڑ ضلع لیہ)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

خسروِ دیں، شاہِ عالی جاہ داتا گنج بخشؒ

تاجدارِ اولیاءؒ اللہؒ داتا گنج بخشؒ

شیخِ کامل، قطبِ حق آگاہ داتا گنج بخشؒ

بندۂ عشقِ رسولُ اللہ ﷺ داتا گنج بخشؒ

ہیں علیؓ کے قُرّۃُ العینین ہجُویری علی

رکھتے ہیں حیدرؓ سے رسم و راہ داتا گنج بخشؒ

آپ کے در کے بھکاری آپ کے در سے مدام

نعمتیں پاتے ہیں خاطر خواہ داتا گنج بخشؒ

شاہِ مرداں شیرِ یزداںؓ آپ کے ہیں دستگیر

آپ کے حامی رسولُ اللہ ﷺ داتا گنج بخشؒ

ہے مُسلّم اولیاءِ ہند و پاکستان میں

آپ کی شانِ جلال و جاہ داتا گنج بخشؒ

دردمندوں، بیکسوں کی دستگیری کیجیے

درد ہے سینے میں، لب پر آہ داتا گنج بخشؒ

مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

عام ہے عالم میں فیضِ لازوالِ گنج بخشؒ

کون ہے اہلِ ولایت میں مثالِ گنج بخشؒ

مرحبا یہ رفعت و اوج و کمالِ گنج بخشؒ

جابجا ہے گفتگوئے حال و قالِ گنج بخشؒ

آپ پر قرباں جہانِ معرفت کا ہر کمال

ہر کمالِ اتقا ہے حسبِ حالِ گنج بخشؒ

ہیں نگاہِ اہلِ حق میں شرحِ آیاتِ جمال

عارض و گیسو، جبین و خطّ و خالِ گنج بخشؒ

کُھلتے ہیں رُخ پر مریضانِ ولائے مصطفیٰ ﷺ

ہے وہ اکسیرِ شفا خاکِ نعالِ گنج بخشؒ

ہے بقولِ خواجۂ چشتیؒ شہِ بندہ نواز

"گنج بخشِ ہر دو عالم" حسبِ حالِ گنج بخشؒ

تاجور بھی ہیں یہاں لرزاں، عجب دربار ہے

اے تعالیٰ اللہ! یہ جاہ و جلالِ گنج بخشؒ

ضیاء القادری بدایونی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ہے غمِ دوری سے دل مغموم داتا گنج بخشؒ
چشمِ رحمت، یا علی مخدوم داتا گنج بخشؒ!

آپ کے اوجِ ولائے فیضِ لامحدود کی
ہے جہانِ معرفت میں دھوم داتا گنج بخشؒ

ہے ولی الہند خواجہؒ کی شہادت ہند میں
اولیاؒ کے آپ ہیں مخدوم داتا گنج بخشؒ

گنج بخشی تاج بخشی آپ کی مشہور ہے
ہند سے تا مصر و شام و روم داتا گنج بخشؒ

آپ کے بابِ عطا سے، آپ کے در کی قسم
کوئی پھرتا ہی نہیں محروم داتا گنج بخشؒ

بے کسوں، آفت رسیدوں، غم زدوں کی لیں خبر
یا ولیؒ یا خواجہؒ یا مخدوم داتا گنج بخشؒ

دینِ حق پر صرفِ ظلم و جور ہیں باطل پرست
مائلِ فریاد ہیں مظلوم داتا گنج بخشؒ

(لسان الحسان) علامہ یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مظہرِ نورِ خدا مخدوم داتا گنج بخشؒ
ظلِّ شانِ مصطفیٰ ﷺ مخدوم داتا گنج بخشؒ

آپ کے جَدِّ طریقت شبلیؒ، شیرِ خدا
اہلِ حق کے رہنما مخدوم داتا گنج بخشؒ

منقبت خواں جن کے، خود ہیں خواجۂ بیکس نواز
ہیں وہ عالی مرتبہ مخدوم داتا گنج بخشؒ

آپ کے روضے کے حاضر باش ہیں پاکیزہ خو
پاک طینت، پارسا مخدوم داتا گنج بخشؒ

آپ ہیں پنجاب کے شاہِ ولایت بالیقیں
ہند کے ہیں رہنما مخدوم داتا گنج بخشؒ

اے علیؒ، اے ابنِ عثمانؒ! دستگیری کیجیے
ہم ہیں غم میں مبتلا مخدوم داتا گنج بخشؒ

پیرِ غزنیؒ، شیخِ ہجویریؒ! مدد کا وقت ہے
کیجیے دل سے دعا مخدوم داتا گنج بخشؒ

علامہ ضیاء القادری بدایونی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

عارفِ یکتا ہیں داتا گنج بخشؒ
صاحبِ تقویٰ ہیں داتا گنج بخشؒ

ہے جہاں وقفِ طوافِ آستاں
قبلہ و کعبہ ہیں داتا گنج بخشؒ

بادہ کش حاضر ہیں پیمانہ بکف
میرِ مے خانہ ہیں داتا گنج بخشؒ

عاشقِ ربؐ، جاں نثارِ مصطفیٰ ﷺ
کیا کہیں ہم، کیا ہیں داتا گنج بخشؒ

ہوتے ہیں سیراب لاکھوں تشنہ کام
فیض کے دریا ہیں داتا گنج بخشؒ

نسلِ سبطینؓ شہِ لولاکؐ ہیں
سیّدِ والا ہیں داتا گنج بخشؒ

علامہ ضیاء القادری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اللہ! آپ کا فیضان داتا گنج بخشؒ
ضو فشاں ہے عشق کا ایوان داتا گنج بخشؒ

ایک لمحے میں ہُوا کرتی ہے تطہیرِ قلوب
آپ کے در کی ہے یہ پہچان داتا گنج بخشؒ

ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں آپ کے دربار میں
جلوہ ہائے چشت کے فیضان داتا گنج بخشؒ

معرفت، وحدت، طریقت اور شریعت سے کبھی
ہم بھٹک جائیں، نہیں امکان داتا گنج بخشؒ

ہاتھ خالی آپ کے در سے کوئی جاتا نہیں
اللہ اللہ! آپ کی یہ شان داتا گنج بخشؒ

آپ کی تعلیم کس درجہ حیات افروز ہے
کیوں نہ ہو ممنون ہر انسان داتا گنج بخشؒ

آپ ہیں آرام فرما گلشنِ لاہور میں
کس لیے مہکے نہ پاکستان داتا گنج بخشؒ

اللہ اللہ! ترجمانِ اُسوۂ خیر البشر ﷺ
رہنما ہے آپ کا قرآن داتا گنج بخشؒ

آرزو، خواہش، تمنا لے کے جب آیا کوئی
آپ نے پورے کیے ارمان داتا گنج بخشؒ

خطۂ لاہور پر ہی کچھ نہیں ہے منحصر
ہر طرف ہے آپ کا فیضان داتا گنج بخشؒ

دینِ حق کے ہم کو سمجھائے مسائل آپ نے
پیشوائے منزلِ عرفان داتا گنج بخشؒ

جب بھی ہو گی معرفت کی گفتگو تو آپ کا
تذکرہ ہو گا بہر عنوان داتا گنج بخشؒ

ہم سے یہ دوری کے صدمے اب سہے جاتے نہیں
آپ ہیں ہر درد کے درمان داتا گنج بخشؒ

چہرۂ اَلطاف ہے تنویر سے نکھرا ہُوا
کس قدر ہے آپ کا احسان داتا گنج بخشؒ

سید الطاف علی الطاف احسانی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

گنجِ اَسرارِ مَحبّت ہے کلامِ گنج بخشؒ
ہے کلیدِ مخزنِ انعام نامِ گنج بخشؒ

سرنگوں ہوتے ہیں درگاہِ معلّٰی پر فلک
فہمِ انساں سے ہے بالاتر مقامِ گنج بخشؒ

ہم بھٹک جائیں تو پائیں منزلِ جذب و سلوک
وادیٔ الفت میں دیکھیں گر خرامِ گنج بخشؒ

دل رہا ہو لذّت اندوزِ خُمستانِ حجاز
تشنہ کامی میں اگر حاصل ہو جامِ گنج بخشؒ

بھول جائیں طائرانِ قُدس پروازِ فلک
جب کہیں حق سُرودۂ مرغانِ بامِ گنج بخشؒ

کھینچ لایا ہے مجھے جذبِ مقدّر آپ ہی
میرے حق میں ہے یہ اک رمزِ پیامِ گنج بخشؒ

تاج الدین احمد تاج عرفانی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مرکزِ انوار ہے دربارِ داتا گنج بخشؒ
اک تجلّی زار ہے دربارِ داتا گنج بخشؒ

رحمتِ حق کے خزانے لُٹ رہے ہیں ہر طرف
ابرِ گوہر بار ہے دربارِ داتا گنج بخشؒ

سرِّ توحید و رسالت کا امیں یہ آستاں
مخزنِ اسرار ہے دربارِ داتا گنج بخشؒ

خواجۂ اجمیرؒ کے حجرے سے آتی ہے صدا
خلد کی دیوار ہے دربارِ داتا گنج بخشؒ

روح پرور خطۂ لاہور اس کے فیض سے
جانفزا گلزار ہے دربارِ داتا گنج بخشؒ

سیّدِ ہجویرؒ کی داد و سخا' جود و کرم
مہر کی سرکار ہے دربارِ داتا گنج بخشؒ

فیض ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کا دنیا پر خلیقؔ
اس سے رحمت بار ہے دربارِ داتا گنج بخشؒ

خلیقؔ قریشی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مُصحفِ اَسرارِ حق بے شک ہے رُوئے گنج بخشؒ
مخزنِ علمِ لدُنّی گفت گوئے گنج بخشؒ

رُوکشِ فردوسِ اعلیٰ ہے جو کُوئے گنج بخشؒ
دل کھچا جائے مرا پھر کیوں نہ سُوئے گنج بخشؒ

ہیں نگاہِ قدسیاں میں بھی عظیم المرتبت
اللہ اللہ! بارکَ اللہ آبروئے گنج بخشؒ

لطفِ حق سے تھا انھیں حاصل حضوری کا شرف
دیدِ رُوئے مصطفیٰ ﷺ تھی آرزوئے گنج بخشؒ

مُنکشف ہوتے ہیں بیشک اُس پہ اَسرارِ نہاں
ہو ارادت سے جو کوئی روبروئے گنج بخشؒ

کب تہی دست آپ کے در سے پھرا سائل کوئی
بحرِ اَلطاف و کرم جاری ہے جُوئے گنج بخشؒ

ابوالطاہر فدا حسین فداؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

سرزمینِ پاک میں حق کی ضیا ہیں گنج بخشؒ
عامیوں اور عارفوں کے رہنما ہیں گنج بخشؒ

بادشاہ و بے نوا ہیں جن سے یکساں فیض یاب
وہ امامِ اولیاء و اصفیا ہیں گنج بخشؒ

ماضی و حال اور فردا جن کے دم سے مُستنیر
ہر زمانے کے وہ کامل رہنما ہیں گنج بخشؒ

جن کا کرتے ہیں سبھی اہلِ سلاسل احترام
اس نگر میں قائدِ رُشد و ہدیٰ ہیں گنج بخشؒ

قطب الاشاد اور باب الہند یہ شہر آپ سے
پیکرِ شرع و حقیقت آشنا ہیں گنج بخشؒ

خیر و برکت کے خزانے حق نے بخشے آپ کو
فیض گستر ہیں رمنَ اللہ یوں بجا ہیں گنج بخشؒ

پروفیسر حفیظ تائبؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

آپ وہ داتا ہیں داتا گنج بخشؒ
سب سے ذی رُتبہ ہیں داتا گنج بخشؒ

ظِلِّ مولائے علیؓ و مصطفیٰ ﷺ
کس قدر اعلیٰ ہیں داتا گنج بخشؒ

آپ دُنیا کے ہیں سچے رہنما
ہادیٔ عقبیٰ ہیں داتا گنج بخشؒ

مجمعِ اَخیار میں، اَبدال میں
اَفضل و اعلیٰ ہیں داتا گنج بخشؒ

ہیں سلاطیں آپ کے در کے فقیر
آپ جگ داتا ہیں داتا گنج بخشؒ

ہم مقدّر کے سکندر ہیں حضورؒ
آپ کے منگتا ہیں داتا گنج بخشؒ

ناز ہے رہبر کو ہر دم اس لیے
اُس کے بھی داتا ہیں داتا گنج بخشؒ

صوفی مسعود احمد رہبر چشتی (کراچی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

نورِ عینِ مصطفیٰ ﷺ مخدوم داتا گنج بخشؒ
نونہالِ مُرتضیٰؓ مخدوم داتا گنج بخشؒ

خُسروِ اہلِ صفا مخدوم داتا گنج بخشؒ
تاجِ فرقِ اولیاءَ مخدوم داتا گنج بخشؒ

یہ علیؓ کے لال ہیں، یہ ہیں ولی ابنِ ولی
سرگروہِ اصفیاء مخدوم داتا گنج بخشؒ

خواجۂ اجمیرؒ نے فیض آپ سے حاصل کیا
آپ ہیں وہ باخدا مخدوم داتا گنج بخشؒ

آپ کا دربار ہے دربارِ سلطانِ نجفؓ
ہیں علیؓ کے دلربا مخدوم داتا گنج بخشؒ

کیوں نہ رہبر کو ملے اللہ سے راہِ نجات
آپ ہیں جب رہنما مخدوم داتا گنج بخشؒ

صوفی رہبر چشتی (کراچی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

تاجدارِ اولیاء ہیں گنج بخشؒ
سرگروہ اصفیا ہیں گنج بخشؒ

دعوتِ دینِ ھُدا ہیں گنج بخشؒ
مرحمت کا سلسلہ ہیں گنج بخشؒ

اُن کے در پر مانگیے اللہ سے
بھولیے مت، واسطہ ہیں گنج بخشؒ

بخشتے ہیں حکمِ رب سے نعمتیں
بخششوں کی انتہا ہیں گنج بخشؒ

آپ کی خلقت نبی ﷺ کے نور سے
مظہرِ نورِ خدا ہیں گنج بخشؒ

معرفت کی منزلِ مقصود کو
دو قدم کا راستہ ہیں گنج بخشؒ

اُن کی نسبت اک لطافت سربسر
آگہی سے ماورا ہیں گنج بخشؒ

ہو گئی ہر ہر ادا اُن پر نثار
آپ ہی اپنی ادا ہیں گنج بخشؒ

جاں نوازی، دستگیری آپ کی
بے کسوں کو حوصلہ ہیں گنج بخشؒ

ہر قدم پر صورتِ الیاس و خضر
گمرہوں کے رہنما ہیں گنج بخشؒ

دائرے میں جو شریعت کے رہے
وہ طریقت آشنا ہیں گنج بخشؒ

اک بشارت، اک نویدِ جانفزا
کامرانی کی صدا ہیں گنج بخشؒ

پھر علامت خُلق کی، ایثار کی
پھر محبت کا صلہ ہیں گنج بخشؒ

لینے والے بڑھ رہے ہیں صف بہ صف
دینے والے کی دَیا ہیں گنج بخشؒ

کر رہے ہیں آپ تالیفِ قلوب
حرفِ تسکینِ وفا ہیں گنج بخشؒ

اک سہارا بے سہاروں کے لیے
غمزدوں کا آسرا ہیں گنج بخشؒ

اہلِ ظاہر پر تصرّف آپ کے
اہلِ باطن کا پتا ہیں گنج بخشؒ

کاشفِ اسرارِ حق اُن کا سخُن
حق کا طُرفہ ماجرا ہیں گنج بخشؒ

شمس اک تفرید کا ٹھہرے ہیں آپ
اک قمر تجرید کا ہیں گنج بخشؒ

جھانک لیں اِس میں جو ہیں اہلِ صفا
آئنہ عرفان کا ہیں گنج بخشؒ

مُردہ دل کو اک صدائے حرفِ قُم
خستہ جانوں کی دوا ہیں گنج بخشؒ

حرفِ گویائی سے پہلے مستجاب
صدق دل کی وہ دُعا ہیں گنج بخشؒ

معرفت کا گنج پائے گا حزیںؔ
اُس کے دل کا مدعا ہیں گنج بخشؒ

حزیںؔ کاشمیری (لاہور)

....

آبِ کوثر میں ڈبو کر خامۂ ناچیز کو
لکھ رہا ہوں منقبت میں سیدِ ہجویرؒ کی

"ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"
بات سچی ہے قمرؔ یہ خواجۂ اجمیرؒ کی

قمرؔ حجازی (اوکاڑا)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

برگزیدہ حق تعالیٰ کے ہیں داتا گنج بخشؒ
مصطفیٰ ﷺ کے لطفِ بے پایاں کا دھارا گنج بخشؒ

ان کے دم سے مزرعِ دیں ہے جنوبی ایشیا
ہے یہاں اسلام کی پہچان گویا گنج بخشؒ

مرکزِ صدق و صفا، مخدومِ اقوام و ملل
سیّدِ کُل، رہنمائے دین و دنیا گنج بخشؒ

مخزنِ انوارِ وحدت، وارثِ علمِ لدُن
زُہد و فیض و کشف کے ہیں دُرِّ یکتا گنج بخشؒ

ہے مزارِ پاک ان کا زندگی سے زندہ تر
رُشد و نور و پیشوائی کا ہیں دریا گنج بخشؒ

سیّدِ لولاک ﷺ کی رحمت جب آئی جوش پر
مہرِ ہُجویر آسماں پر بن کے چمکا گنج بخشؒ

بھیک جن کے در کی انورؔ مانگتے ہیں بادشاہ
اسمِ پاک ان کا علی ہے، شانِ زیبا گنج بخشؒ

افضال احمد انور

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

تاجدارِ کشورِ عرفان داتا گنج بخشؒ
سربراہِ دولتِ ایقان داتا گنج بخشؒ

معرفت کی سلطنت کی شان داتا گنج بخشؒ
آگہی کی مملکت کی آن داتا گنج بخشؒ

حسنِ تعلیماتِ محبوبِ خدا ﷺ کا ماہتاب
آفتابِ حکمتِ قرآن داتا گنج بخشؒ

حُجّتِ محکم شکوہِ دین و اوجِ فقر کی
سطوتِ حق کی قوی بُرہان داتا گنج بخشؒ

محرمِ رازِ محبّت، عشق کا رمز آشنا
علم و حکمت کا دقیقہ دان داتا گنج بخشؒ

نقشِ اجلالِ نبی ﷺ، آئینۂ شانِ علیؓ
مظہرِ تابانیٔ سُبحان داتا گنج بخشؒ

چہرہ خوانِ وقت، نبّاضِ زمانہ، فیضِ عصر
مُرشدِ دوراں، عظیم انسان داتا گنج بخشؒ

رزم گاہِ خیر و شر میں ہے سپاہِ خیر کا
حوصلہ افزا و پُشتیبان داتا گنج بخشؒ

باخبر رندانِ دریا نوش کی حاجات سے
ساقیٔ میخانۂ فیضان داتا گنج بخشؒ

وہ ہمارا مایۂ عظمت، متاعِ افتخار
ارضِ پاکستان کی پہچان داتا گنج بخشؒ

یہ غلامانِ محمد مصطفیٰ (ﷺ) کا ہے چمن
اس چمن کا حافظ و نگران داتا گنج بخشؒ

اہلِ ایماں اس حقیقت کے ہیں طارق معترف
زیب و زینِ گلشنِ ایمان، داتا گنج بخشؒ

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

....

سیدِ ہجویرؒ کا ہے فیض جاری رات دن
چین پائے آ کے خلقت غم کی ماری رات دن

آستانِ فیضِ عالمؒ پر چلا آتا ہے جو
اُس پہ رہتا ہے عجب وجدان طاری رات دن

آپ کی تبلیغ کا اعجاز ہے، فیضان ہے
پڑھتے رہتے ہیں یہاں قرآن قاری رات دن

نور کی برسات کا محور ہے روضہ آپ کا
ہم نے دیکھا ہے برستا فضلِ باری رات دن

رفاقت سعیدی (کاموکے)

منقبت سیدِ ہجویر رحمۃ اللہ علیہ داتا گنج بخشؒ

لحظہ لحظہ ہے فزوں تر آب و تابِ گنج بخشؒ
شیخ ہجویری کو زیبا ہے خطابِ گنج بخشؒ

قبرِ مومن باغ ہے جنّت کا، از روئے حدیث
بابِ باغِ خلد ہو کیونکر نہ بابِ گنج بخشؒ

پیاس روحوں کی بجھا کرتی ہے اس دربار میں
علم و عرفاں سے ہے پُر جامِ شرابِ گنج بخشؒ

قبر میں بھی کر رہے ہیں کام زندوں سے بڑے
ارفع و اعلیٰ ہے بیداری سے خوابِ گنج بخشؒ

فیض جاری ہے زمانے میں شہِ ہجویرؒ کا
گوہر افشاں مدّتوں سے ہے سحابِ گنج بخشؒ

رہنمائی آج بھی کرتے ہیں داتاؒ خلق کی
مرشدِ پیرانِ عالم ہے کتابِ گنج بخشؒ

ہند میں اسلام کا شہزادؔ ہے جب تک وجود
ہر گھڑی ہو گا فزوں اجر و ثوابِ گنج بخشؒ

محمد شہزاد مجددی (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

میرا والی، میرا مولا گنج بخشؒ
میرا داتا، میرا آقا گنج بخشؒ

بے نوا ہوں، گنج بخشا، گنج بخشؒ
سب تجھے کہتے ہیں داتا گنج بخشؒ

مخزنِ اسرار، مولائے کریم
خسروِ اقلیمِ معنی گنج بخشؒ

پیر سنجر فیضیابِ آنجناب
خواجۂ اعظمؒ کا خواجہ گنج بخشؒ

اولیا گنجِ ولایت کے امیں
اور علی ہجویریؒ ان کا گنج بخشؒ

کہہ رہا ہے سبز گنبد کا یہ رنگ
گنبدِ خضرا کا منگتا گنج بخشؒ

مصطفیٰ ﷺ نے دی خزانوں کی کلید
پھر کہے کیونکر نہ دنیا گنج بخشؒ

دارا و جم سے مجھے کیا واسطہ
میرے رب نے مجھ کو بخشا گنج بخشؒ

ہے ترا دربارِ عالی بحرِ فضل
ہے تری سرکار والا گنج بخشؒ

دور کر دیتے ہو سب کی تشنگی
رہ نہ جاؤں میں ہی تشنہ گنج بخشؒ

جب مجھے درپیش ہو پُل کا عبور
خود ہی کرنا پار داتا گنج بخشؒ

العطش اے ابرِ فیضانِ رسول ﷺ
المدد یا سیّدی یا گنج بخشؒ

آس آسیؔ کی کرو پوری ضرور
شاہِ لاثانیؒ کا صدقہ گنج بخشؒ

پروفیسر محمد حسین آسیؔ (شکرگڑھ)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مخزنِ کنزِ وفا، گنجِ عطا ہیں گنج بخشؒ
معدنِ جُود و سخائے بے بہا ہیں گنج بخشؒ
قاسمِ فیضانِ محبوبِ خدا ہیں گنج بخشؒ
ناظمِ دیوانِ خاصِ اولیاء ہیں گنج بخشؒ
گنج بخشِ فیضِ عالم کیوں نہ ہوں داتا مرے
مظہرِ جُودِ حبیبِ کبریا ﷺ ہیں گنج بخشؒ
جن کے دادا مرتضیٰؓ، نانا امام الانبیاء ﷺ
وہ امام و سرگروہِ اصفیا ہیں گنج بخشؒ
کاشفِ محجوب اک تصنیف کو ہونا ہی تھا
لکھنے والے جب امام الاتقیاء ہیں گنج بخشؒ
ترجمانِ علم و حکمت، ناطقِ حقّ و صواب
حق نیوش و حق نگر ہیں، حق نما ہیں گنج بخشؒ
سرزمینِ ہند ان کے فیض سے ہے مستنیر
ماحیٔ ظلمت ہیں، مرکزِ نور کا ہیں گنج بخشؒ

ہے خدا مشکل کُشا، پر اُس کے اذنِ خاص سے
بالیقیں حاجت روا، مشکل کُشا ہیں گنج بخشؒ
سارے ابدالِ زمانہ، سارے اقطابِ جہاں
مانتے ہیں صدقِ دل سے، پیشوا ہیں گنج بخشؒ
منقبت گستر، ثنا گو صرف نوری ہی نہیں
سب سلاسل آپ کے مدحت سرا ہیں گنج بخشؒ

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)

بھیک سرکار سے مانگتے ہیں، ہے طریقِ طلب عاجزانہ
آستانے کا صدقہ عطا ہو، حق سلامت رکھے آستانہ
بے نیازِ طلب آج کر دو، جھولیاں ہم گداؤں کی بھر دو
جھولیاں منتظر ہیں کرم کی، فیض کا اب لُٹا دو خزانہ
کچھ ملے ہم کو خیرات در کی، گنجِ فیضانِ خیر البشر ﷺ کی
در سے خالی اگر پھر گئے ہم، کیا کہے گا بھلا پھر زمانہ

انور فیروزپوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مخزنِ عرفاں ہیں داتا گنج بخشؒ
داعیٔ قرآں ہیں داتا گنج بخشؒ

دعوتِ توحید کا لاہور میں
ہر جلی عنواں ہیں داتا گنج بخشؒ

خطۂ پنجاب اُن سے مستنیر
مشعلِ ایماں ہیں داتا گنج بخشؒ

خواجۂ اجمیرؒ اُن سے فیض یاب
نیّرِ تاباں ہیں داتا گنج بخشؒ

حکمراں در کے سلامی کیوں نہ ہوں
دین کے سلطاں ہیں داتا گنج بخشؒ

آج بھی ملت کے ہر دُکھ کا علاج
آپ کے فرماں ہیں داتا گنج بخشؒ

مجھ پہ تو عابدؔ نظامیؒ بے گماں
رب کا اک احساں ہیں داتا گنج بخشؒ

خواجہ عابد نظامی (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

سر ہے اور سر میں ہے عشقِ لازوالِ گنج بخشؒ
دل ہے اور دل میں ہے تصویرِ خیالِ گنج بخشؒ

کس قدر پیارا ہے حُسنِ بے مثالِ گنج بخشؒ
ہے جمالِ خُسروِ خوباں جمالِ گنج بخشؒ

"گنج بخشِ فیضِ عالمؒ مظہرِ نورِ خدا"
ہیں لبِ لعل و جبین و خطّ و خالِ گنج بخشؒ

"ناقصاں را پیرِ کاملؒ کاملاں را رہنما"
اِس فضیلت میں نہیں کوئی مثالِ گنج بخشؒ

خواجۂ اجمیرؒ قُطبُ الدینؒ اور گنجِ شکرؒ
ہیں مثالِ نیّرؒ و بدر و ہلالِ گنج بخشؒ

ہو رہا ہے ایک عالَم ان کے در سے فیضیاب
عام ہے مخلوق پر جُود و نوالِ گنج بخشؒ

پیش گلہائے عقیدت کیجیے صابرؔ قادری
ہیں شریکِ عُرس سب شیریں مقالِ گنج بخشؒ

صابر براری (کراچی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

مرجعِ مخلوق ہے دربارِ داتا گنج بخشؒ
دیدنی ہے گرمیٔ بازارِ داتا گنج بخشؒ

خواجۂ ہندُ الولی بھی سر خمیدہ ہیں یہاں
کیا عظیم الشّان ہے سرکارِ داتا گنج بخشؒ

تن بدن میں نکہتِ عشقِ نبی ﷺ رچ بس گئی
کتنا عنبر بار ہے گلزارِ داتا گنج بخشؒ

ظاہر و باطن کی سب تاریکیاں کافور ہوں
دیکھ لُوں گر جلوۂ ضو بارِ داتا گنج بخشؒ

خطۂ لاہور ہو یا بلدۂ ہُجویر ہو
ہو رہا ہے ہر کہیں تذکارِ داتا گنج بخشؒ

رحمتوں کی بارشیں ہوتی ہیں بنجر سوچ پر
مُنکشف ہوتے ہیں جب اَسرارِ داتا گنج بخشؒ

کس لیے فیضانؔ زخمِ دل دکھاؤں جابجا
ہُوں رہینِ دیدۂ بیدارِ داتا گنج بخشؒ

فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

کیا دیدنی ہے لطف و عطا گنج بخشؒ کا
صد رشکِ خسروی ہے گدا گنج بخشؒ کا

قلبِ حزیں کا غُنچۂ پژمُردہ کھِل اُٹھا
لائی پیام بادِ صبا گنج بخشؒ کا

سائل کھڑے ہیں تنگیٔ داماں پہ مُنفعِل
ہے طرزِ التفات جُدا گنج بخشؒ کا

برِّصغیر! طالعِ بیدار پر مچل
کر پاک و ہند شُکر ادا گنج بخشؒ کا

لاہور! اپنی خوبیٔ قسمت پہ ناز کر
مدفن ہے تیرے دل میں بنا گنج بخشؒ کا

اے ذوقِ شعر! عجز کا نذرانہ پیش کر
اے فکر و فن! قصیدہ سُنا گنج بخشؒ کا

فیضانؔ جان و دل سے میں داتاؒ کا ہوں فقیر
احسان مجھ پہ ہے بخدا گنج بخشؒ کا

فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

واہ تیری شان داتا گنج بخشؒ
تاجور ہے تیرا منگتا گنج بخشؒ

کھیتیاں سیراب جس سے فکر کی
معرفت کا بہتا دریا گنج بخشؒ

تیری خاطر اک ہجومِ عاشقاں
سب کی خاطر فیض تیرا گنج بخشؒ

اَن گنت کافر مسلماں ہو گئے
دیکھ کر تیرا سراپا گنج بخشؒ

"ناقصاں را پیر کامل" تیری ذات
لوحِ دل پر میں نے لکھا گنج بخشؒ

دل کدہ وہ خطۂ لاہور ہے
ہے جہاں تیرا بسیرا گنج بخشؒ

جب کسی مشکل نے روکا راستہ
تجھ کو جاوؔد نے پکارا گنج بخشؒ

غضنفر علی جاوؔد چشتی (گجرات)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

دیکھ لو لاہور میں دربارِ داتا گنج بخشؒ
مقبرہ ہے منبعِ انوارِ داتا گنج بخشؒ

زندگی بھر اُسوۂ سرکار ﷺ تھا پیشِ نظر
ہے مثالِ آئنہ کردارِ داتا گنج بخشؒ

گل شریعت کے، طریقت کے یہاں کھلتے رہے
معرفت کا باغ ہے گلزارِ داتا گنج بخشؒ

آئنہ دارِ طریقت، سرِّ حق ہے عکس ریز
قیمتی گنجینۂ اسرارِ داتا گنج بخشؒ

رحمت و شفقت کے گل ہیں اور اُلفت کی بہار
آؤ دیکھو گلشنِ بے خارِ داتا گنج بخشؒ

عاشقوں کے دل میں اُن کی یاد ہے ہر ہر نفس
یوں تو ہیں لاہور میں آثارِ داتا گنج بخشؒ

پھولؔ! ہو کر رہ گیا اُن کا اسیرِ حسن وہ
خواب میں جس نے کیا دیدارِ داتا گنج بخشؒ

تنویر پھولؔ (کراچی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

سیّدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ
ذات تیری ہے سراپا گنج بخشؒ

بخش دے جو خواجگی خیرات میں
کون ہو گا اِس طرح کا گنج بخش

اک سمندر سائلوں کا ہر طرف
اک طرف ہیں آپ تنہا گنج بخشؒ

رحمتٌ للعالمیں ﷺ سرکار ہیں
اور ہے ان کا نواسا گنج بخشؒ

کم ہے کیا نسبت یہی صادق جمیل
ہم فقیر اور آپ داتا گنج بخشؒ

صادق جمیل

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تاجدارِ اولیاؒ ہیں گنج بخشؒ
کاملوں کے رہنما ہیں گنج بخشؒ

نیّرِ بُرجِ رضا ہیں گنج بخشؒ
چشمۂ رُشد و ھُدیٰ ہیں گنج بخشؒ

نازشِ شانِ ولایت آپ ہیں
مخزنِ فضل و عطا ہیں گنج بخشؒ

نخلِ گلزارِ رسولِ ہاشمی (ﷺ)
سبطِ شاہِ کربلاؓ ہیں گنج بخشؒ

ظلمتِ شب میں مثالِ ماہتاب
"مظہرِ نورِ خدا" ہیں گنج بخشؒ

آپ داتا' بحرِ عرفان و کرم
منبعِ جُود و سخا ہیں گنج بخشؒ

مجھ پہ بھی کھولیں گے رازِ معرفت
مُرشدِ راہِ صفا ہیں گنج بخشؒ

آصف رازؔ (سرگودھا)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

موجبِ تسکینِ جاں ہر دم ہے نامِ گنج بخشؒ
جاگزیں ہے دیدہ و دل میں مقامِ گنج بخشؒ

جھک رہی ہے ان کی چوکھٹ پر عقیدت کی جبیں
ہر مسلماں کے ہے دل میں احترامِ گنج بخشؒ

ان کی اقلیمِ ولایت دو جہاں پر ہے محیط
ہے مسلّم سکّۂ ملکِ دوامِ گنج بخشؒ

حرزِ جاں ہے آج بھی فرمودۂ ہندُ الولیؒ
سارے عالم میں ہے جاری فیضِ عامِ گنج بخشؒ

ان کی تعلیمات سے ہے ایک عالم فیضیاب
ریشے ریشے میں سمایا ہے پیامِ گنج بخشؒ

"کشف" سے اُن کے اُٹھے سارے حجاباتِ نظر
کر گیا ہے سارے عقدے وا کلامِ گنج بخشؒ

میکدہ لاہور میں ہے آج بھی نیّرؔ کھُلا
شرقی و غربی ہیں سب مخمورِ جامِ گنج بخشؒ

ضیا نیّرؔ (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

چھا گئی اِس طرح سے تنویرِ داتا گنج بخشؒ
ذرّہ ذرّہ بن گیا تفسیرِ داتا گنج بخشؒ

یہ مرے مشقِ تصوّر کو میسّر ہے کمال
سر جھکایا، دیکھ لی تصویرِ داتا گنج بخشؒ

دونوں عالم کے مکینوں میں ہے اُن کی داستاں
دونوں عالم میں ہوئی تشہیرِ داتا گنج بخشؒ

یوں نمایاں کر دیئے حُسنِ رموزِ معرفت
ہر نظر میں آج ہے توقیرِ داتا گنج بخشؒ

راحتِ کونین آ کر اُس کے چومے گی قدم
جس نظر کو مل گئی تنویرِ داتا گنج بخش

آتے رہتے ہیں یہاں اہلِ تصوّف رات دن
معرفت آثار ہے تاثیرِ داتا گنج بخشؒ

عالمِ حُسنِ کرم اُس کی نظر سے دیکھیے
پوچھیے مطلوبؔ سے توقیرِ داتا گنج بخشؒ

مطلوب احمد خان مطلوبؔ (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

غم گسار و بندہ پرور میرے داتا گنج بخشؒ
گمرہی میں خاص رہبر میرے داتا گنج بخشؒ

دامنِ سرور ﷺ میں دلوائیں گے مجھ کو بھی پناہ
آئیں گے جب روزِ محشر میرے داتا گنج بخشؒ

چلچلاتی دھوپ آ جاتی ہے جب سر پر مرے
سایہ کر دیتے ہیں مجھ پر میرے داتا گنج بخشؒ

ہیں تصوّف کے جہاں میں ہر طرف جلوہ نما
ہیں حقیقت میں منوّر میرے داتا گنج بخشؒ

جب کبھی آؤں گا میں لاہور با عجز و نیاز
سو سلامی دوں گا در پر میرے داتا گنج بخشؒ!

ٹل گئی ہر اک بلا طیّب لیا جب ان کا نام
ہو گئے ہیں سایہ گستر میرے داتا گنج بخشؒ

طیّب قریشی اشرفی (دہلی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

مظہرِ نورِ خدا سرکار داتا گنج بخشؒ
سرورِ کُل اولیاؒ سرکار داتا گنج بخشؒ

روضۂ شاہِ مدینہ ﷺ کی دکھاتا ہے جھلک
سبز گنبد آپ کا سرکار داتا گنج بخشؒ

آپ کے در سے ملا ہے خواجۂ اجمیرؒ کو
تاجِ اقلیمِ ولا سرکار داتا گنج بخشؒ

ٹھوکروں سے اپنی ٹھکراتے ہیں تاج و تخت کو
آپ کے در کے گدا سرکار داتا گنج بخشؒ

فیض لینے آپ کے در سے ہیں آتے رات دن
اولیا و اصفیاؒ سرکار داتا گنج بخشؒ

سارے اقطابِ زمانہ مانتے ہیں آپ کو
دل سے اپنا رہنما سرکار داتا گنج بخشؒ

سید حبیب نقشبندی محسنی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

میرے صاحب، میرے مالک، میرے آقا گنج بخشؒ
میرے حضرت، میرے والی، میرے مولا گنج بخشؒ

گنجِ عالم، گنجِ عرفاں، گنجِ سیم و گنجِ زر
بخشو اِس دریوزہ گر کو میرے داتا گنج بخشؒ

کون آیا ہے سخی دنیا میں ثانی آپ کا
اور ہُوا ہے کون اِس رتبے کا پیدا گنج بخشؒ

جو یہاں آیا، کبھی خالی نہیں واپس گیا
آپ کا شیوہ نہیں دل توڑ دینا، گنج بخشؒ

ایک اگر مانگے کوئی تو دس اسے دیتے ہیں آپ
کون ایسا دُوسرا دنیا میں ہو گا گنج بخشؒ

گوشِ عالم نے کہاں پہلے کوئی ایسا سُنا
اور کب چشمِ دو عالم نے ہے دیکھا گنج بخشؒ

قاسم علی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

خدا کے دوستوں میں ہے شمار گنج بخشؒ کا
نگاہِ قُدسیاں میں ہے وقار گنج بخشؒ کا
ثنا طرازِ ابوالحسن علیؒ کے ہیں سب اِس لیے
کرم رہا، عطا رہا شعار گنج بخشؒ کا
میں تیرے حُسنِ آخرت کی کر رہا ہُوں یُوں دُعا
خدا کرے، ہو تیرے دل میں پیار گنج بخشؒ کا
کوئی نہ وار شیطنت کا اُس پہ کامیاب ہو
ہو اردگرد جس کے بھی حصار گنج بخشؒ کا
شعور ہی ہمیں کہاں ہے عظمتوں کا آپ کی
حضور ﷺ سے جُڑا ہوا ہے تار گنج بخشؒ کا
سمجھتا ہوں کہ یہ ہے اک سعادتوں کا سلسلہ
کہ بلبلِ مدینہ ہے ہزار گنج بخشؒ کا
رہائشی جہاں کا ہے رشیدِ منقبت سرا
ہے بستی گنج بخشؒ کی، دیار گنج بخشؒ کا

راجا رشید محمود

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کیجیے کرم آقا گنج بخش ہجویریؒ
آپ کا ہوں میں منگتا گنج بخش ہجویریؒ

جو مُراد مند آیا، بھر کے جھولیاں لوٹا
آپ ہیں سخی داتا گنج بخش ہجویریؒ

ہو گیا خدا والا، ہو گیا نبی ﷺ والا
جس نے آپ کو دیکھا، گنج بخش ہجویریؒ

جس پہ نورِ طیبہ کا رات دن برستا ہے
آپ کا ہے وہ روضہ گنج بخش ہجویریؒ

عاملِ شریعت بھی، کاملِ طریقت بھی
حُسنِ کعبہ و بطحا گنج بخش ہجویریؒ

آپ کے نگر آیا خاکیؔ تہی داماں
رحم اے مرے داتا گنج بخش ہجویریؒ

عزیز الدین خاکی القادری
(کراچی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

گنج بخش و فیضِ عالم ذاتِ ہجویریؒ کی ہے
مرحبا صد مرحبا! کیا بات ہجویریؒ کی ہے

مصطفیٰ ﷺ نانا، علیؓ دادا، حسینؓ ان کے پدر
آلِ اہلِ بیت ہیں یہ ذات ہجویریؒ کی ہے

تابعِ سُنّت رہا تا زیست ان کا ہر عمل
حکمِ محبوبِ خدا ﷺ ہر بات ہجویریؒ کی ہے

کر رہی ہے اکتسابِ فیض دنیا رات دن
دن بھی ہجویریؒ کا ہے ہر رات ہجویریؒ کی ہے

شہرِ داتاؒ میں کوئی بھوکا رہے، ممکن نہیں
لحہ لحہ بٹ رہی خیرات ہجویریؒ کی ہے

شب کو بھی رہتا ہے کیسا روزِ روشن کا سماں
کیا سہانی، نور افشاں رات ہجویریؒ کی ہے

پوچھتے کیا ہو ذکیؔ! لاہور کی شادابیاں
جس سے ہے سیراب، وہ برسات ہجویریؒ کی ہے

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اے خوشا عظمتِ دربارِ علی ہجویریؒ
جلوہ افروز ہیں انوارِ علی ہجویریؒ

خلق ہے طالبِ دیدارِ علی ہجویریؒ
مرحبا گرمیٔ بازارِ علی ہجویریؒ

دیدہ افروز ہیں درویش کے اسرار و رموز
دیکھ رنگینیٔ افکارِ علی ہجویریؒ

جلوہ گر نورِ خدا ہے مرے آئینے میں
مَیں بھی ہوں آئنہ بردارِ علی ہجویریؒ

میری نظروں میں ہے ہُجویر کا خورشیدِ جمال
میرے دامن میں ہیں انوارِ علی ہجویریؒ

جب بھی مَیں شوق کے عالم میں نوا سنج ہُوا
مُنکشف ہو گئے اسرارِ علی ہجویریؒ

اب بھی ہے اہلِ محبّت کے دلوں پر مظہرؔ
اثرِ مستیٔ کردارِ علی ہجویریؒ

حافظ مظہر الدین

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

جن کے دم سے ہے شانِ وطن مخدوم علی ہجویریؒ ہیں
لاہور بنا جن کا مسکن مخدوم علی ہجویریؒ ہیں

جن کی کشف المحجوب ہوئی توحید افروز و عشق افزا
ہے جن کا عمل الحاد شکن مخدوم علی ہجویریؒ ہیں

اندازِ حیات آئینہ ہے آئینِ رسولِ اکرم ﷺ کا
اثباتِ مکارم، نفیٔ فتن مخدوم علی ہجویریؒ ہیں

وہ جن کا فقر و غنا مظہر شانِ اصحابؓ پیمبر ﷺ کا
وہ جن کا ذکر و فکر حَسَن مخدوم علی ہجویریؒ ہیں

فطرت کی نوا، سُنّت کی ضیا، شفقت کی ردا، کُلفت کی دوا
رحمت کی بھرن، حکمت کا چمن مخدوم علی ہجویریؒ ہیں

عرفان و حقیقت کا چشمہ ایقان و طریقت کا دریا
بُرہان و صداقت کا مخزن مخدوم علی ہجویریؒ ہیں

جن کے جلووں کو دورِ فلک کجلا نہ سکے گا محشر تک
تبلیغ کی وہ صبحِ روشن مخدوم علی ہجویریؒ ہیں

حفیظ تائب

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اے کاملوں کے راہنما، سیدِ ہجویرؒ!
کر ڈالا ہے خود کو تیرے قدموں میں یہاں ڈھیر
اے سیدِ ہجویرؒ

ناقص ہوں میں، تُو ناقصوں کا پیر ہے کامل
یہ دیکھ مرے اشکوں میں یہ دل بھی ہے شامل
ہر سانس ہُوئی جاتی ہے داتا جیؒ بڑی دیر
اے سیدِ ہجویرؒ

تو سیدِ لولاک ﷺ کا منظورِ نظر ہے
تجھ کو تو مرے حالِ پریشاں کی خبر ہے
کب چھوڑے گا جاں میری، مقدر کا اُلٹ پھیر
اے سیدِ ہجویرؒ

داتاؒ تیرے اکرام کی ہر سمت ہے بارش
دربارِ رسالت میں بس اک حرفِ سفارش
مجھ کو تو لیا حرص و ہوس نے ہے یہاں گھیر
اے سیدِ ہجویرؒ

کون ہے سرخیلِ اہلِ حق کا، اہلُ اللہ کا
مجھ کو تو دُعا کا بھی سلیقہ نہیں آتا
ہو جائے دگرگوں نہ کہیں مجھ سے زیر زبر
اے سیدِ ہجویرؒ - اے سیدِ ہجویرؒ

اعزاز احمد آذر (لاہور)

....

قطعہ

کون ہے سرخیلِ اہلِ حق کا، اہلُ اللہ کا
شاعرِ مشرق نے ''مخدومِ اُمم'' جس کو کہا
خواجۂ اجمیرؒ جس ہستی کے تھے اوصاف گو
جس کو اہلِ رُشد نے مانا ہے اپنا مقتدا
جس کی تصنیفِ لطیف ایسی حقیقت بیز تھی
درجہ مُرشد کا اُسے سلطان جیؒ نے دے دیا
ایک صوفی، عمر بھر جو معرفت کی منزلیں
رہرووں کے واسطے آسان کرتا ہی رہا
مدحِ محبوبِ خدائے لم یزل ﷺ کے ساتھ ساتھ
جس عظیم انسان کا محمودؔ ہے مدحت سرا
سیدِ ہجویرؒ ہے وہ، جس کا حق کے ساتھ وصل
نو سو باسٹھ (۹۶۲) سال پہلے آج کے دن سے ہُوا

راجا رشید محمود

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تا ابد عہد جواں ہے سیّدِ ہُجویرؒ کا
دہر میں سکّہ رواں ہے سیّدِ ہُجویرؒ کا

دھوپ کی نامہرباں حدّت کی کیا پروا اسے
جس کے سر پر سائباں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

روشنی، خوشبو، ہوا، بادِ صبا کے روپ میں
ذکر ہر سُو پرفشاں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

رنجگوں کی زد میں آئی بستیوں کے درمیاں
خوابشارِ مہرباں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

اس لیے ٹکرا گیا ہوں میں ہر اک طوفان سے
ناؤ میری، بادباں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

تشنگانِ عشقِ حق کی پیاس بُجھتی ہے جہاں
ایک بحرِ بے کراں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

روح کو تسکین ملتی ہے اسی دہلیز پر
خلد جیسا آشیاں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

پیار کی شیرینیاں خلقِ خدا میں بانٹ دیں
آدمیّت ارمغاں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

چاندنی بن کر نگاہوں میں اُترتا جائے گا
جاوداں نام و نشاں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

رحمتوں کی رات دن برسات ہوتی ہے یہاں
برکتوں والا مکاں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

خوشہ چیں ہے گلستانِ مُرشدِ کامل کا، جو
وہ مریدِ کامراں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

جو حزیں ہوتا نہیں ہے زندگانی میں کبھی
وہ غلامِ شادماں ہے سیّدِ ہجویرؒ کا

ظلمتِ شب زاد میں فیروزؔ اپنا آسرا
ماہتابی آستاں ہے سیّدِ ہُجویرؒ کا

پروفیسر محمد فیروزؔ شاہ (میانوالی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

فیض بخشِ جنّ و انساں سیدِ ہجویرؒ ہیں
اہلِ علم و فن کے سلطاں سیدِ ہجویرؒ ہیں

مرکزِ انوارِ یزداں، صدرِ بزمِ اولیاء
شانِ بُرہاں، جانِ ایقاں سیدِ ہجویرؒ ہیں

قافلہ سالارِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ بحرِ سخا
میرِ میراں، شاہِ شاہاں سیدِ ہجویرؒ ہیں

پرچمِ حق ان کے روضے پر نگوں ہوتا نہیں
عظمتِ اسلام و ایماں سیدِ ہجویرؒ ہیں

ہند و پاکستاں کی ہر درگاہ ان سے فیض یاب
نورِ قرآں، شمعِ عرفاں سیدِ ہجویرؒ ہیں

مرقد ان کا ہے زیارت گاہِ اربابِ کمال
چرخِ دیں کے مہرِ تاباں سیدِ ہجویرؒ ہیں

پیکرِ جُود و عطا، روحِ صفا، بحرِ ہدیٰ
پیرِ انورؔ، قطبِ دوراں سیدِ ہجویرؒ ہیں

پروفیسر افضال احمد انورؔ (فیصل آباد)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

اے خوشا لب پر بیاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا
تذکرہ تسکینِ جاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

بجھ رہی ہے آج بھی قلب و زباں کی تشنگی
چشمۂ شیریں رواں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

مستفیضِ بارگہ ہیں سالک و مجذوب سب
مصدرِ رُشد آستاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

دست بستہ قُدسیوں کو دیکھتا ہے صف بہ صف
مرتبہ جس پر عیاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

حاضرِ دربار ہیں چاروں سلاسل کے شیوخ
جس کو دیکھو مدح خواں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

خواجۂ اجمیرؒ ہوں یا تاجدارِ گولڑہ
معترف ہر نکتہ داں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

کیوں نہ اے شہزادؔ پھر لاہورؔ ہو قطب البلاد
آستانہ جو یہاں ہے سیدِ ہجویرؒ کا

محمد شہزادؔ مجددی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

فیض ہے جاری ہمیشہ سیّدِ ہجویرؒ کا
اس لیے ہے نام داتا سیدِ ہجویرؒ کا

خواجۂ ہند الولیؒ کا یہ حرم قائم رہے
اللہ اللہ آستانہ سیدِ ہجویرؒ کا

''گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا''
واہ کیا لکھا قصیدہ سیّدِ ہجویرؒ کا

''ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما''
ہر طرف ہے بول بالا سیّدِ ہجویرؒ کا

رائے راجو سامنے آیا تو عبداللہ بنا
ہے کرامت ہر حوالہ سیدِ ہجویرؒ کا

شاخ دربارِ شہِ کونین ﷺ ہے داتاؒ کا در
مَیں بھکاری، مَیں ہوں منگتا سیدِ ہجویرؒ کا

سرزمیں پنجاب کی جلووں سے جاویدؔ بھر گئی
مہرِ تاباں ایسے چمکا سیّدِ ہجویرؒ کا

غضنفر علی جاویدؔ چشتی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

دل کے اندر جلوہ فرما سیّدِ ہجویرؒ ہیں
اس میں جب جھانکا تو دیکھا، سیّدِ ہجویرؒ ہیں

ہے نسب بے مثل ان کا، نسبتیں عالی سبھی
سبطِ سلطانِ مدینہ ﷺ سیدِ ہجویرؒ ہیں

ناصر و داتا جب ان کا، کبریا ہے بے گماں
سب کے ناصر، سب کے داتا سید ہجویرؒ ہیں

پیاس جس سے بجھ رہی ہے اُمّتِ سرکار ﷺ کی
خُلق کا اک ایسا دریا سیدِ ہجویرؒ ہیں

کیوں نہ اپنے آپ کو داتاؒ کی خاکِ پا کہوں
جب مرے آقا ﷺ کے شیدا سیدِ ہجویرؒ ہیں

آج لب پر منقبت ان کی ہے جاری اس لیے
دستگیرِ روزِ فردا سید ہجویرؒ ہیں

اُن کے جب محمودؔ آقا ہیں حبیبِ کبریا ﷺ
تو مرے محبوب، داتا سیّدِ ہجویرؒ ہیں

راجا رشید محمود

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تم رحمتِ طٰہٰ ﷺ ہو داتا علی ہجویریؒ
تم نعمتِ مولا ہو داتا علی ہجویریؒ

پہچان لیا دل نے، یہ مان لیا دل نے
تم واقعی داتا ہو، داتا علی ہجویریؒ

دربار میں آئے ہیں پھیلائے ہوئے دامن
اب لطف خدارا ہو داتا علی ہجویریؒ

خود خواجہؒ اجمیریؒ کُل ہند کے رہبر ہیں
تم رہبرِ خواجہؒ ہو داتا علی ہجویریؒ

کہتے ہیں تمھیں داتا ایمان و یقیں والے
تم سب کی تمنّا ہو داتا علی ہجویریؒ

جلووں سے تمھارے ہی لاہور میں رونق ہے
لاہور کے دُولھا ہو داتا علی ہجویریؒ

اب چشمِ عنایت کا، ہاں سُوئے سکندرؔ بھی
تھوڑا سا اشارہ ہو داتا علی ہجویریؒ

سکندر لکھنوی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

دین کا ترجماں داتا ہجویریؒ ہے
حق نگر حق بیاں، داتا ہجویریؒ ہے

علم کی سرزمیں جس کے زیرِ نگیں
علم کا آسماں داتا ہجویریؒ ہے

فہمِ قرآن میں پیکرِ مُنتخب
دین کا پاسباں داتا ہجویریؒ ہے

مدحتِ سرورِ دیں ﷺ میں شام و سحر
جو رہا تر زباں، داتا ہجویریؒ ہے

گفتگو جس کی قند و شکر کی طرح
نکتہ رس، نکتہ داں داتا ہجویریؒ ہے

محرمِ محفلِ شاہِ خیرُ الورٰی (ﷺ)
عشق کا رازداں داتا ہجویریؒ ہے

سچ تو یہ ہے کہ حسرتؔ ہر اک دور میں
دینِ حق کی اذاں داتا ہجویریؒ ہے

یُونُس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

امامِ عاشقاں، فخرِ جہاں ہجویری داتاؒ ہیں
امیرِ کارواں، قطبِ زماں ہجویری داتاؒ ہیں

منوّر ان کے جلووں سے ہیں سب لاہور کی گلیاں
جدھر دیکھو، اُدھر جلوہ فشاں ہجویری داتاؒ ہیں

یہاں پر عارفِ کامل بھی آتے ہیں سلامی کو
حبیبِ سرورِ کون و مکاں ﷺ ہجویری داتاؒ ہیں

لگی ہے عاشقوں کی بھیڑ دربارِ مقدس میں
جہانِ حُسن کے روح و رواں ہجویری داتاؒ ہیں

نہیں جاتا یہاں سے مانگنے والا کبھی خالی
سخاوت کا وہ بحرِ بیکراں ہجویری داتاؒ ہیں

نہیں شاہ و گدا کا فرق ہے کچھ ان کی محفل میں
خدا کا شکر، سب پر مہرباں ہجویری داتاؒ ہیں

سدا قائم رہے ستّار یہ مے خانۂ وحدت
کہ جس میں پیشوائے میکشاں ہجویری داتاؒ ہیں

ستّار وارثی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

دیارِ پاک میں جاری ہے وہ فیضان داتاؒ کا
بھرا کرتا ہے دم پیہم ہر اک انسان داتاؒ کا

ملا ہے خواجۂ اجمیرؒ کو بھی فیض اِس در سے
جہاں میں ایسا ہے دربار عالی شان داتاؒ کا

ولی اللہ حاضر رہتے ہیں دربارِ عالی میں
بحمداللہ! وہ دربار ہے سلطان داتاؒ کا

پڑی جس پر نگاہِ لطف، دم میں بن گئی بگڑی
نہیں ناکام رہتا ہے کوئی مہمان داتاؒ کا

وہ ولیوں میں ولی بھی ہے، وہ سلطاں ہے سلاطیں میں
جسے نسبت ہے داتا سے، جو ہے دربان داتاؒ کا

نہ کیوں چرچا ہو ان کی رفعت و عظمت کا دنیا میں
ہے تفسیرِ کلامُ اللہ ہر فرمان داتاؒ کا

نہ قابض ہو سکیں لاہور پر افواج بھارت کی
ہے پاکستان پر یہ برملا احسان داتاؒ کا

شمس الحق شمس پینسوی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

یاد رہتی ہو جسے آٹھ پہر داتاؒ کی
کیوں نہ ہو اُس پہ بھلا خاص نظر داتاؒ کی

جائیں روضے پہ تو ملتا ہے عجب کیف و سرور
دل پہ چھا جاتی ہے تاثیرِ نظر داتاؒ کی

رات ہو، دن ہو کہ وہ شام ہو یا وقتِ سحر
بڑھتی رہتی ہے سدا عظمتِ در داتاؒ کی

یادِ حق دل میں، زباں پہ تھا سدا ذکرِ رسول ﷺ
زندگی یوں ہوئی دُنیا میں بسر داتاؒ کی

آستانے پہ شب و روز ہے خلقت کا ہجوم
پہنچی گھر گھر ہے جو بخشش کی خبر داتاؒ کی

کوئی بھی آج نہ رہ جائے گا خالی دامن
موج پہ آئی طبیعت وہ اگر داتاؒ کی

عرس داتاؒ کا ہے اے شمسؔ، سبھی ہوں گے نہال
مائلِ فیض ہے پھر آج نظر داتاؒ کی

شمسؔ پیہسوی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ستارہ وار ہے روشن خیال داتاؒ کا
چمک رہا ہے نظر میں جمال داتاؒ کا

وجود اُن کا چُھپا ہے ہزار پردوں میں
کسی کسی پہ کُھلا ہو گا حال داتاؒ کا

عمل کا نقش جمایا جبینِ دوراں پر
خیال و خواب نہ تھا قیل و قال داتاؒ کا

علی ہے نام مگر گنج بخش کہتے ہیں
ہے فیض شام و سحر، ماہ و سال داتاؒ کا

خمیدہ سر ہے عقیدت سے عشق کی دنیا
تصرّف آج بھی ہے خوش خصال داتاؒ کا

مرے بھی شانے پہ رکھی گئی ہے چادرِ فیض
ہے فیضِ خاص سخاوت مآل داتاؒ کا

ہر اک اُمید کا دامن یہاں پہ بھرتا ہے
خدا کی دین ہے رزمیؔ کمال داتاؒ کا

محمد بشیر رزمی (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے یاد کیا، کیوں نہ میں آتا داتاؒ
میں بھی آ پہنچا ہوں، کہتے ہوئے داتا داتاؒ

خوش نصیبی سے ملا آپ کا دربار ہمیں
ورنہ ہم سا کوئی دُکھیا کہاں جاتا داتاؒ

آپ مخدومِ امم، آپ کی درگاہ حرم
راہِ راست آپ کے بن کون دکھاتا داتاؒ

آپ کا در ہے کڑی دھوپ میں بے چینی کی
امن کا، چین کا، تسکین کا چھاتا داتاؒ

فیض یاب آپ کے در سے ہُوا، ورنہ اقبالؒ
آپ کے در کو حرم کیسے بتاتا داتاؒ

بے شبہ مرشدِ حق آپ کی ”کشف المحجوب“
اس کے قاری کا رہے آپ سے ناتا داتاؒ

نازشؔ اپنا ہے عقیدہ کہ بفیضِ مرشد
دینے والے سے سبھی کچھ ہے دلاتا داتاؒ

محمد حنیف نازشؔ قادری
(کامونکے)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کیا ہے ذکر کس نے یہ سرِ بازار داتاؒ کا
لبوں پر نام آتا ہے وہی ہر بار داتاؒ کا

وہ ہیں محبوب کے محبوب بحرِ عشق و مستی میں
حقیقت بن کے رہتا ہے لبِ اظہار داتاؒ کا

غنی ایسا کہ رکھتا ہی نہیں کچھ اپنے کھانے کو
تونگر دل کا ہوتا ہے ہر اک نادار داتاؒ کا

وہ کیا سمجھے جو ہے ناآشنا عشقِ محمد ﷺ سے
عقیدت مند ہے ہر صاحبِ کردار داتاؒ کا

ضرورت مند تو خود کو گدا کہتے ہی ہیں لیکن
ہے شاہِ وقت بھی اک غاشیہ بردار داتاؒ کا

بصارت اور بصیرت جس کو ملتی ہے مدینے سے
کھُلی آنکھوں سے کرتا ہے وہی دیدار داتاؒ کا

جمیل نظر

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

غمِ دُنیا، غمِ عقبیٰ سے واعظ مت ڈرا مجھ کو
دو عالم میں سہارا ہے مجھے غمخوار داتاؒ کا
نسیمِ عشق مہکاتی رہے ایمان کی دُنیا
قیامت تک رہے خوشبو فشاں گلزار داتاؒ کا
شہِ ہجویرؒ مخدومِ اُمَمؒ چارہ گرِ ملّت
کہ مشہورِ جہاں ہے فیضِ گوہر بار داتاؒ کا
ولایت جس پہ نازاں ہے، ولی جس سے درخشاں ہیں
خدا کے نور کا مظہر درِ ضو بار داتاؒ کا
مَیں بیمارِ محبّت ہوں، طبیبو! راہ لو اپنی
مجھے دردِ محبّت ہے سدا درکار داتاؒ کا
معینؒ و قطبؒ ہوں، گنج شکرؒ ہوں، شاہِ کلیرؒ ہوں
نظر آتا ہے ہر اہلِ نظر ے خوار داتاؒ کا
فروغِ تابشِ ایقاں ہے جس کی دل نشیں سیرت
دلیلِ عظمتِ اسلام ہے کردار داتاؒ کا

غلام مصطفیٰ مجددی (شکر گڑھ)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

دل میں یا رب میرے ہر دم اُلفتِ داتاؒ رہے
اس طرح تا حشر مجھ کو نسبتِ داتاؒ رہے
جس طرف دیکھوں، مجھے آئیں نظر داتاؒ مرے
میری آنکھوں میں سدا وہ صورتِ داتاؒ رہے
"گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا"
میرے لب پر بھی سدا یہ مدحتِ داتاؒ رہے
صوفیوں کی بزم کو قائم رکھے پروردگار
اصفیا میں روز افزوں سیرتِ داتاؒ رہے
مجھ کو جلوے اولیاءؒ کے ہی نظر آئیں سدا
میرے دل کے آئنے میں صورتِ داتاؒ رہے
رہبرِ خستہ کے دل میں بس تمنّا ہے یہی
ہر گھڑی، ہر دم لبوں پر مدحتِ داتاؒ رہے

صوفی رہبر چشتی (کراچی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

میں یہ کہوں گا کہ یہ بھی عطائے داتاؒ ہے
مری زباں پہ جو جاری ثنائے داتاؒ ہے

یہ آرزو تھی سخن ہو بنامِ داتاؒ کوئی
سو منقبت یہ عقیدت برائے داتاؒ ہے

سماں ہے نور کا، نکہت کا آستانے پر
سرور و کیف میں ڈوبی فضائے داتاؒ ہے

جو دیکھنا ہو تو دیکھو بچشمِ دل واللہ
کہ دلنواز بہت ہی ادائے داتاؒ ہے

جو مانگ لو وہ ملے گا۔ بڑھاؤ دستِ طلب
جو سُن سکو تو سنو، یہ صدائے داتاؒ ہے

سب آستانے کے زائر یہ بات جانتے ہیں
کہ گُم شدوں کو "بلائے" ملائے داتاؒ ہے

کلیمؔ کو بھی ملے فیض آستانے سے
کہ یہ فقیر بھی ادنیٰ گدائے داتاؒ ہے

اکرم کلیمؔ (ساہیوال)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اللہ! ترا رتبہ، عالی داتاؒ
اولیاؒ بھی ہیں ترے در کے سوالی داتاؒ

تو ہے دریائے سخا، بحرِ کرم، موجِ عطا
تیری بخشش کا ہے انداز مثالی داتاؒ

دور ہو جاتی ہے ہر ذوقِ طلب کی خامی
تری سرکار ہے دنیا سے نرالی داتاؒ

تُو ہے، بس تُو ہے مرے باغِ تمنا کی بہار
میرے آقا، مرے مولا، مرے والی داتاؒ

پرتوِ حضرتِ صدّیقؓ نظر آتی ہے
تیری تصدیق، تری صدق مقالی داتاؒ

ترے انوارِ کرم دیکھ رہے ہیں ہم لوگ
تو نہیں ہے کوئی تصویرِ خیالی داتاؒ

قمر انجم

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

عجب ہے گرمیٔ بازارِ داتاؒ
کہ ہر نادار ہے زردارِ داتاؒ

جدھر دیکھئے اُدھر پیمانے چھلکیں
یہ کس نشے میں ہے سرشارِ داتاؒ

سلامی دینے آ جاتی ہے صحت
تڑپ جاتا ہے جب بیمارِ داتاؒ

خدا و مصطفیٰ ﷺ ہی جانتے ہیں
کسی پر کیا کُھلیں اَسرارِ داتاؒ

شرابِ عشق کی داد و دہش سے
معین الدینؒ بھی ہیں مے خوارِ داتاؒ

شفائیں بانٹتا ہے ہر نفس پر
مسیحا بن گیا بیمارِ داتاؒ

حافظ محمد مستقیم
(کراچی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

زباں سے کیا ادا ہو جامعیّت میرے داتاؒ کی
حقیقت ہی حقیقت ہے محبّت میرے داتاؒ کی

جہاں کے تاجور اتنا سمجھ بھی تو نہیں سکتے
دلوں پر کیسے ہوتی ہے حکومت میرے داتاؒ کی

ابھی دامن نہ پھیلا تھا کہ حسرت ہو گئی پوری
کرامت در کرامت ہے سخاوت میرے داتاؒ کی

خدا کے واسطے اے اہلِ دل! دل سے لگا رکھو
بڑے موقع پہ کام آئے گی نسبت میرے داتاؒ کی

حقیقت آفریں جلووں کی اک دنیا نظر آئے
مری آنکھوں سے دیکھے کوئی صورت میرے داتاؒ کی

نہ کہنے کی صلاحیّت، نہ سننے کی صلاحیّت
بلند از لفظ و معنیٰ ہے فضیلت میرے داتاؒ کی

کسی سے اے عزیزؔ خوش نوا! کیا ربط و نسبت ہو
مرا مسلک، مرا ایماں محبّت میرے داتاؒ کی

عزیز لطیفی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

سلیم ایسی بنائی رب نے فطرت میرے داتاؒ کی
کرم مخلوقِ خالق پر ہے عادت میرے داتاؒ کی

رسول اللہ ﷺ کی بیعت ہے بیعت میرے داتاؒ کی
یہ رفعت میرے داتاؒ کی ہے، عظمت میرے داتاؒ کی

فقط اُقطاب و اُغواثِ جہاں کو عِلم ہے اس کا
نگاہِ کبریا میں ہے جو وُقعت میرے داتاؒ کی

بہت کم اولیاءؒ تک میں مماثل ان کا دیکھو گے
ہو صورت میرے داتاؒ کی یا سیرت میرے داتاؒ کی

خدا سے پائے گا بارانِ رحمت کی فراوانی
بشرطیکہ ترے دل میں ہو چاہت میرے داتاؒ کی

مری فرطِ عقیدت سے ہُوئی جاتی ہے خم گردن
کوئی کرتا ہے جب بھی بات بابت میرے داتاؒ کی

اسے مل جائے گی داتاؒ کے نانا جان ﷺ کی قُربت
وہ بندہ جس کو حاصل ہو گی قُربت میرے داتاؒ کی

کسی کو جاگتے میں بھی زیارت ان کی ہوتی ہے
کسی کو خواب میں ہوتی ہے رُویت میرے داتاؒ کی

عقیدت خوش نصیب افراد کو داتاؒ کی ملتی ہے
عطا زُہّاد کو ہوتی ہے الفت میرے داتاؒ کی

کسی صورت سے کوئی خوش ہو ان کا نام لیوا ہی
مجھے اتنی سی ہی مل جائے نسبت میرے داتاؒ کی

پُکارے تو کوئی محمودؔ داتاؒ کو تہِ دل سے
پہنچ جاتی ہے ہر حالت میں نُصرت میرے داتاؒ کی

راجا رشید محمودؔ

ابد تک رہے گی شبستانِ حق میں
درخشانی شمعِ فیضانِ داتاؒ

نہیں اس کو تغیرِ دوراں سے خطرہ
خزاں سے ہے محفوظ بُستانِ داتاؒ

طارق سلطانپوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

شب کدوں میں روشنی ہیں آج بھی داتا حضورؒ
آفتابِ آگہی ہیں آج بھی داتا حضورؒ

رہروانِ معرفت نے ان سے پائیں منزلیں
اک صدائے رہبری ہیں آج بھی داتا حضورؒ

اُن کے آگے نفس کے بت ٹکڑے ٹکڑے کیوں نہ ہوں
ذُوالفقارِ حیدری ہیں آج بھی داتا حضورؒ

عشق کے جنگل میں اُن کے نقشِ پا کی ہے ضیا
حُسن کی تابندگی ہیں آج بھی داتا حضورؒ

موت کی یورش نہ کیوں نادِم ہو اُن کے روبرو
کوہسارِ زندگی ہیں آج بھی داتا حضورؒ

اُنکی چوکھٹ کیوں نہ چُومے آ کے صُبحِ آگہی
آفتابِ بندگی ہیں آج بھی داتا حضورؒ

کھول دیتی ہے جو اسرارِ حقیقت دفعتاً
وہ ندائے ایزدی ہیں آج بھی داتا حضورؒ

سحرؔ فارانی
(کاموکے)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

لبوں پہ آج ہمارے ہنسی نہیں داتاؒ
یہ تنگِ زیست ہے، یہ زندگی نہیں داتاؒ

ہے شوق نذر کریں آنسوؤں کے موتی ہم
مگر ان آنکھوں میں اب تو نمی نہیں داتاؒ

ہر ایک گام پہ ناکامیوں کی یورش ہے
کسی قدم پہ میسّر خوشی نہیں داتاؒ

اگرچہ میرا مقدّر ہے فطرتاً محروم
ترے حضور تو لیکن کمی نہیں داتاؒ

جُھکا دیا تری چوکھٹ پہ دل نے سر اپنا
خلوص دل کا ہے، یہ بندگی نہیں داتاؒ

دلوں کے ساز پہ جو نغمے گنگنائے تھے
فضا میں آج وہ پھر نغمگی نہیں داتاؒ

صباؔ تو چھوڑنے والا نہیں ترا دامن
کسی غلام کی ضد ہے، ہنسی نہیں داتاؒ

صباؔ حسنی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

خواہش ہے کہ ایسی کروں میں مدحتِ داتاؒ
پوشیدہ ہر اک شعر میں ہو عظمتِ داتاؒ

ہم خاک نشینوں پہ ہی موقوف نہیں ہے
قُدسی و ملائک میں بھی ہے شہرتِ داتاؒ

تھی ذات سراپا مئے عرفانِ الٰہی
ہے مدحِ خدا، مدحِ نبی ﷺ، مدحتِ داتاؒ

ضو پاش ہر اک ذرّے پہ ہے نورِ الٰہی
ہے مرکزِ فیضان و کرم تُربتِ داتاؒ

بیتاب تمنّائیں مرے دل کی یہی ہیں
ہو وقتِ اجل وردِ زباں مدحتِ داتاؒ

ہے مست نسیمِ سحری بادِ نفس سے
گلشن کے ہر اک پھول میں ہے نکہتِ داتا

پھیلا ہُوا دامن ہے مقدر کا ہمارے
ہو ایک نظر سمتِ صباؔ حضرتِ داتاؒ

صباؔ حسنی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

بیانِ رسالت زباں تیری داتاؒ
محبّت نبی ﷺ کی عیاں تیری داتاؒ

کسی کی بھی جھولی نہ پھیری ہے خالی
سخاوت جہاں میں عیاں تیری داتاؒ

بھرا میرے دامن کو گُل ہائے تر سے
بنی ذات وہ گلستاں تیری داتاؒ

ہر اک گوشۂ دل میں شمعِ ہدایت
رہی ہر گھڑی ضو فشاں تیری داتاؒ

تمنّا یہی ہے دلِ ناتواں کی
زباں ہو مری، داستاں تیری داتاؒ

قمرؔ کو دکھائے گی راہِ حقیقت
وہ سجدوں میں آہ و فغاں تیری داتاؒ

مقصود احمد قمرؔ بہاری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کیا سربلند شان ہے داتا حضورؒ کی
گردوں پہ بھی کمان ہے داتا حضورؒ کی

بادِ نسیم فرطِ عقیدت کے جوش میں
ہر آن مدح خوان ہے داتا حضورؒ کی

دائم رہے گی سطوت و جبروت لا کلام
فطرت بھی ترجمان ہے داتا حضورؒ کی

ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا ہیں بالیقیں
کیا ذات بے گمان ہے داتا حضورؒ کی

لایا ہے جو بھی دامنِ اُمید غم نصیب
وہ پا گیا امان ہے داتا حضورؒ کی

ملتا ہے ہر کسی کو یہاں گوہرِ مُراد
ہر ہستی قدردان ہے داتا حضورؒ کی

سید عارف محمود مہجور رضوی (گجرات)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مقبولِ پنج تنؑ مرے داتا ابوالحسنؒ
مشہورِ ہر زمن مرے داتا ابوالحسنؒ

وَالشّمس کا خطاب خدا نے دیا جسے
اُس مہر کی کرن مرے داتا ابوالحسنؒ

صدقہ حسنؓ کی ذات کا مجھ کو عطا کریں
اے خاصۂ حسنؓ مرے داتا ابوالحسنؒ

آ جائیں میری انجمنِ ذوق و شوق میں
اے جانِ انجمن مرے داتا ابوالحسنؒ

راحت نوازِ قلب و نظر اُن کی حاضری
تسکینِ روح و تن مرے داتا ابوالحسنؒ

قرآن خواں ہے کوئی محبّت میں آپ کی
ہے کوئی نعرہ زن مرے داتا ابو الحسنؒ

انورؔ خدا سے خاص تعلّق ہے آپ کا
با قربِ ذوالمنن مرے داتا ابوالحسنؒ

علامہ انورؔ فیروز پوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

نبی ﷺ کے، رب کے ترجماں ابوالحسن علیؒ ہوئے
تو معرفت کے آسماں ابوالحسن علیؒ ہوئے

مرے ہر امتحان میں، ہر ایک دکھ میں، درد میں
مُمِد ہُوا ہے کون؟ ہاں، ابوالحسن علیؒ ہوئے

جو قُربِ ربِّ لم یزل سے مستفید ہو گئے
نثارِ شاہِ اِنس و جاں ﷺ ابوالحسن علیؒ ہوئے

لباسِ صُوف وہ سجا تھا ان کے جسمِ پاک پر
کہ بے نیازِ پرنیاں ابوالحسن علیؒ ہوئے

خدا کی مہربانیوں کا ٹارگٹ بنا وہی
کہ جس کسی پہ مہرباں ابوالحسن علیؒ ہوئے

ہم اپنی خوش نصیبیوں کا کیا شمار کر سکیں
عزیزِ دل، عزیزِ جاں ابوالحسن علیؒ ہوئے

رشیدؔ مدحت آپؒ کی کریں تو کس طرح کریں
زمین ہم تو آسماں ابوالحسن علیؒ ہوئے

راجا رشید محمودؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ہر لحظہ خدا کی کر کے ثنا مخدوم علی بن عثمانؒ نے
کی توصیفِ مہمانِ دنا ﷺ مخدوم علی بن عثمانؒ نے

اصلاح و ہدایت کی جانب ہندی نہ قیامت تک آتا
کر کے یہ دکھایا ہے داتا مخدوم علی بن عثمانؒ نے

بُت پوجنے والے لوگوں کو توحید پرستی میں ڈھالا
سینوں کو منوّر کر ڈالا مخدوم علی بن عثمانؒ نے

اس برِّصغیر میں داتاؒ نے اسلام کا پرچم لہرایا
یہ مرتبہ خالق سے پایا مخدوم علی بن عثمانؒ نے

چِلّہ تو معین الدینؒ کو بھی اس روضے پر کرنا ہی پڑا
خواجہؒ کو دیا اعزاز بڑا مخدوم علی بن عثمانؒ نے

فیضانِ علی ہُجویریؒ سے ملتی ہے نگاہ و دل کو جلا
مدحت کا دیا یہ ہم کو صلہ مخدوم علی بن عثمانؒ نے

محمودؔ جہاں کو بتلایا، ہے کون نبی ﷺ ہے کون خدا
اَقطابِ جہاں کے راہ نما مخدوم علی بن عثمانؒ نے

راجا رشید محمودؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

جو شخص بھی آتا ہے داتاؒ کی نگریا میں
فیضان وہ پاتا ہے داتاؒ کی نگریا میں

جب رات کے آنچل میں اک چاند چمکتا ہے
جگنو بن جاتا ہے داتاؒ کی نگریا میں

کچھ پھول عقیدت کے، کچھ پیار کے نذرانے
ہر شخص ہی لاتا ہے داتاؒ کی نگریا میں

ہاں لینے والا ہو، ہاں دینے والا ہو
سب کچھ مل جاتا ہے داتاؒ کی نگریا میں

وہ لے کر جاتا ہے خوشیوں کے خزانے بھی
غمگین جو آتا ہے داتاؒ کی نگریا میں

مہتاب نکلتا ہے کرنوں کی سواری میں
کچھ لینے آتا ہے داتاؒ کی نگریا میں

آنکھوں میں نثارؔ اپنی یہ اشکوں کے موتی
نذرانہ لاتا ہے، داتاؒ کی نگریا میں

نثار اکبرآبادی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کیوں نہ جائیں شوق سے پیر و جواں لاہور میں
سیدِ ہجویرؒ کا ہے آستاں لاہور میں

مسجد و دربارِ داتاؒ ہیں جہاں پر جلوہ گر
وہ زمیں ساری ہے رشکِ آسماں لاہور میں

مہبطِ نورِ ہدیٰ ہے بارگاہِ گنج بخشؒ
ذرہ ذرہ ہے مثالِ کہکشاں لاہور میں

فیضِ عالمؒ کے فیوضِ بیکراں ہیں دیدنی
ہاتھ پھیلائے کھڑا ہے اک جہاں لاہور میں

"مظہرِ نورِ خدا" کی دید کے اعجاز سے
جب بھی دیکھو ہے ہجومِ عاشقاں لاہور میں

ناقصوں کے پیرِ کامل کی بدولت آج بھی
آئے خلقت کارواں در کارواں لاہور میں

کاملوں کے رہنما! فیضانؔ پر بھی اک نظر
ہو اسے بھی مرحمت جائے اماں لاہور میں

فیض رسول فیضان

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مرے ادراک سے بالا ہے عظمت فیضِ عالمؒ کی
کوئی اہلِ نظر جانے حقیقت فیضِ عالمؒ کی

اسے سمجھو، خزانہ مل گیا عرفان و مستی کا
خدا نے بخش دی جس کو محبّت فیضِ عالمؒ کی

مجھے محروم لوٹائیں گے، ایسا ہو نہیں سکتا
کہ میں بھی لے کے آیا ہوں عقیدت فیضِ عالمؒ کی

خدا کی رحمتیں میرے لیے بے تاب ہو جائیں
اگر حاصل ہو محشر میں رفاقت فیضِ عالمؒ کی

نہ کیوں اس مہ کی تابانی سے عالم جگمگا اٹھے
خدا کے نور کی مظہر ہے صورت فیضِ عالمؒ کی

شہادت خواجہ اجمیرؒ نے دی جس کی عظمت کی
وہ لافانی حقیقت ہے ولایت فیضِ عالمؒ کی

زمانے بھر کے ناہنجار کو اعظم بنا ڈالا
مجھے دیکھو، میں ہوں زندہ کرامت فیضِ عالمؒ کی

محمد اعظم چشتی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اُٹھا رُخ سے پردہ ذرا فیضِ عالمؒ
دکھا اپنا جلوہ، دکھا فیضِ عالمؒ

تجلّیٔ عکسِ جمالِ محمد ﷺ
ہے تنویرِ مشکل کُشا فیضِ عالمؒ

ترا نامِ نامی علاجِ غمِ دل
ترا در ہے دارُالشفا فیضِ عالمؒ

بہارِ درِ خُلد سے کم نہیں ہے
ترے آستاں کی فضا فیضِ عالمؒ

تری شمعِ مرقد سے پھیلی جہاں میں
چراغِ حرم کی ضیا فیضِ عالمؒ

ترے سبز گنبد پہ انوارِ رحمت
برستے ہیں صبح و مسا فیضِ عالمؒ

سوالی ہے نیّر ترے آستاں پر
مئے عشقِ احمد ﷺ پلا فیضِ عالمؒ

سید شریف الدین نیّر سہروردی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

سکونِ دل ہے جلوہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا
قرارِ جاں ہے روضہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا

کسی لمحے بھی آ کر دیکھ لو دربارِ داتاؒ میں
سدا بٹتا ہے صدقہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا

ہزاروں تشنہ لب شام و سحر شاداب ہوتے ہیں
کبھی سُوکھا نہ چشمہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا

اُسے پوچھو تصوّف کیا ہے؟ عرفاں کس کو کہتے ہیں؟
ہے جس پر فاش گُفتہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا

مِرے ادراک کی بے چہرگی نے خال و خد پائے
نظر آیا جو چہرہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا

بہشت آثار و پُر انوار و بے خار و تروتازہ
بڑا سیدھا ہے رستہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا

اذاں توحید کی دی آپ نے ہندوستاں آ کر
زہے فیضانؔ جذبہ گنج بخشِ فیضِ عالمؒ کا

فیض رسول فیضانؔ (گوجرانوالا)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

خدا اپنائے گا اُس کو جو ہو گا فیضِ عالمؒ کا
تعالیٰ اللہ! یہ اعزاز و رتبہ فیضِ عالمؒ کا

انھیں دنیا نہ مانے گنج بخشِ ہر دو عالمؒ کیوں
لقب ہے ”سیدِ ہجویر“ داتا فیضِ عالمؒ کا

خداوندِ دو عالم کیوں کرم اس پر نہ فرمائے
تہِ دل سے ہُوا جو نام لیوا فیضِ عالمؒ کا

دکھائی دے نہ اس کے زیرِ پا ظلِّ ہُما کیونکر
کہ جس خوش بخت کے سر پر ہے سایہ فیضِ عالمؒ کا

یہ آخر کیوں نہ ہوتا' وہ خدا کے دوست جو ٹھہرے
ثریٰ سے تا ثریّا نام گُونجا فیضِ عالمؒ کا

صفائے قلب کی تلقین فرماتے رہے پیہم
رضائے خالق و مالک ہے منشا فیضِ عالمؒ کا

غم و اندوہ کے چنگل میں پھنس جائے ہے ناممکن
جو عاشق ہے نبیؐ کا' اور شیدا فیضِ عالمؒ کا

کبھی مَیں بے نیازِ ہر دو عالم ہو نہ سکتا تھا
اثر دل پر اگر میرے نہ ہوتا فیضِ عالمؒ کا

وہی پائے گا محشر میں بھی دامانِ شفاعت کو
یہاں پر جس نے بھی تھاما ہے پلّا فیضِ عالمؒ کا

عطا اُن کو ہُوئی آخر محبّت سرورِ دیں ﷺ کی
خدا نے اُنس جن لوگوں کو بخشا فیضِ عالمؒ کا

جہاں دیندار سارے، مُتّقی سارے ہیں داتاؒ کے
وہاں دیکھو ہے دنیا دار مجھ سا فیضِ عالمؒ کا

اگرچہ حق تعالیٰ نے مقامات آپ کو بخشے
نظر آیا نہ پھر بھی کوئی دعویٰ فیضِ عالمؒ کا

دلِ محمودؔ کیفِ خُرّمی میں رقص کرتا ہے
نمونہ اس نے جو رحمت کا دیکھا فیضِ عالمؒ کا

راجا رشید محمودؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ملا جو نظم کو عنوان داتا فیضِ عالمؒ کا
خدا کا فضل ہے، احسان داتا فیضِ عالمؒ کا

نبی ﷺ کا سایۂ الطاف اِس بیٹے پہ قائم ہے
خدا ہے آپ پُشتیبان داتا فیضِ عالمؒ کا

یہیں سے سب کو عرفانِ خدائے پاک ملتا ہے
کبھی در دیکھ تو نادان! داتا فیضِ عالمؒ کا

شبانہ روز کے چوبیں گھنٹوں میں بہر لمحہ
ہے جاری چشمۂ فیضان داتا فیضِ عالمؒ کا

گناہوں سے کرو توبہ، تو میرا فیض پا لو گے
یہی ہر آن ہے اعلان داتا فیضِ عالمؒ کا

نہ تھا لاہور پر ہی صرف ۶۵ء میں کرم ان کا
کہ ہے ممنون پاکستان داتا فیضِ عالمؒ کا

محبّت اور عقیدت کا اگر کچھ تجھ کو دعویٰ ہے
تو پھر محمودؔ کہنا مان داتا فیضِ عالمؒ کا

راجا رشید محمودؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

آفتابِ فیض ہے تُو، فقر کا مہرِ منیر
صاحبِ تاجِ کرامت، مُلکِ معنیٰ کا امیر
طالبوں کا قبلۂ جاں، عارفوں کا زندہ پیر
نامرادوں کی مرادؔ اور بیکسوں کا دستگیر
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"
چشتیوں کو فخر تجھ سے، قادری تجھ پر فدا
نقشبندی تجھ پہ نازاں، سُہروردی جبّہہ سا
صابری ہو یا نظامی یا سلیمانی گدا
صدقِ دل سے ہے ہر اک قائل ترے اوصاف کا
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"
غزنی و ہجویر کی گو تجھ سے شہرت تھی دوام
کر دیا پنجاب کو بھی تو نے مشہورِ انام
زیورِ لاہور ہے درگاہِ جنّت احتشام

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تیرا خطبہ پڑھ رہا ہے ملک سارا صبح و شام
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"
گنج بخشی تیری زیرِ آسماں مشہور ہے
دلدہی سب خستہ حالوں کی، ترا دستور ہے
نرغۂ اعدا میں یہ قلبِ حزیں محصور ہے
یا علیؒ امداد! تیرا منتظر مجبور ہے
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"
یا علی مخدوم ہجویریؒ! نگاہِ التفات!
کشتِ دل کے واسطے ہے ابرِ رحمت تیری ذات
شرم اس فیروزؔ عاصی کی ہے شاہا تیرے ہاتھ
بندِ عصیان و غمِ دنیا سے مل جائے نجات
"گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"

مولوی فیروز الدین فیروزؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

منبع رُشد و ہدایت مخزنِ جُود و سخا

گوہرِ کانِ ولایت، مرکزِ لطف و عطا

خواجۂ اجمیرؒ نے چوکھٹ پہ آ کے یوں کہا

"گنج بخشؒ فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"

رازدارِ سرِّ حق دانائے دینِ مصطفیٰ ﷺ

واقفِ راہِ حقیقت پیشوائے اتقیا

ماہتابِ معرفت، مہرِ طریقت کی ضیا

"گنج بخشؒ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

بہرِ دریوزہ گری حاضر ہیں سلطان و گدا

داتا داتا کہہ رہی ہے اس لیے خلقِ خُدا

اولیا و اصفیا کے لب پہ ہے صُبح و مسا

"گنج بخشؒ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

مرکزِ انوار بے شک آستانہ ہے ترا

ہر گھڑی ذکرِ محمد ﷺ، ہر گھڑی ذکرِ خدا

میرے دل سے بھی ظہوریؔ کیوں نہ یہ نکلے صدا

"گنج بخشؒ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

محمد علی ظہوری

میرے داتاؒ دل کی منزل آپ ہیں

ناقصاں را پیرِ کامل آپ ہیں

اے علیؓ مُشکل کُشا کے لاڈلے

رہنمائے حقِ مشکل آپ ہیں

دل فگاروں، غم کے ماروں کے لیے

دہر طوفاں ہے تو ساحل آپ ہیں

علم کی خوشبو ہے قرآنِ خدا

اور اِس خوشبو کے حامل آپ ہیں

حق پرستانِ جہاں کے واسطے

عشق و دانائی کا حاصل آپ ہیں

اُمید فاضلی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

اے شہنشاہِ ولایت، قیصرِ فقر و غنا
سائلِ دربار ہے تیرا ہر اک شاہ و گدا

کیوں نہ ہوں محتاج تیرے اہلِ تاج و تخت و بخت
ذاتِ اقدس ہے تری سرچشمۂ جود و سخا

یا علی مخدوم ہجویریؒ مدد کن بہرِ حق
از طفیلِ سیدِ کونین، شاہِ انبیا ﷺ

دولتِ عشقِ حقیقی ہو عطا مجھ کو بھی اب
گنج بخشی ہے تری مشہور اے داتا پیاؒ

جاری و ساری رگ و پے میں تری حبِ الٰہ
قلبِ روشن میں نہاں نورِ محمد مصطفیٰ ﷺ

اے فداؔ! اس نظم کے مقطع پہ یکسر غیب سے
یہ ہوا ارشاد مجھ کو خواجۂ اجمیرؒ کا

"گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"

ابوالطاہر فدا حسین فداؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

سیدِ ہجویرؒ روحِ زندگی جانِ عطا
مرکزِ رشد و ہدایت جانِ بزمِ اتقیا

رہبرِ راہِ صداقت پیکرِ جود و کرم
سیدُ السادات زیبِ مسندِ صدق و صفا

صورتِ شمعِ یقیں کردار اس کا ضَوفگن
مثلِ پروانہ عقیدت مند ہوتے ہیں فدا

اس کے در پر سائلوں کا ہر گھڑی دیکھا ہجوم
اہلِ دل کو مل رہا ہے اس کے در سے مدعا

اس کے مرقد کا نظارہ ہے قرارِ قلب و جاں
فیض یاب اس کے کرم سے ہو رہے ہیں اولیاؒ

تا ابد زندہ رہے گا گفتۂ سلطانِ چشتؒ
"گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"

محمد اکرم رضاؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

وہ فقط توحید کی تنویر کا لے کر دِیا
بستیِ ہجویرؒ سے لاہور آئے باصفا
اک دیے سے سیکڑوں روشن چراغِ دل کیے
جگمگائی تیرہ و تاریک شہروں کی فضا
بن گئیں بادِ بہاراں اہرمن کی آندھیاں
علم و عرفاں کا سہانا ایک گلشن کِھل گیا
اہلِ باطل کو پڑھا کے حق پرستی کا سبق
ہند میں دینِ متیں کا بول بالا کر دیا
زندہ باد اے سُنّتِ نبوی ﷺ کے سچے پیروکار
آفریں و آفریں و مرحبا و مرحبا
آپ کے مرقد پہ آیا حاضری کے واسطے
جو ولی اللہؒ کبھی لاہور میں وارد ہُوا
حضرتِ چشتیؒ کا یہ اک قول نادِم خوب ہے
تا ابد تازہ رہے گی ان کی لافانی صدا
"گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"

نادِم عصری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مخزنِ ایمان و عرفاں، معدنِ جُود و عطا
مرکزِ مہر و صداقت چشمۂ نورِ بقا
تیرے فیضانِ ہدایت سے دِلوں میں تازگی
تیرے پیغامِ حقیقت سے نگاہوں میں ضیا
اِک زمانے سے ترے دربار میں آتے ہیں لوگ
فیض پاتے ہیں ترے در سے سبھی شاہ و گدا
خطّۂ پنجاب کو کیونکر نہ تجھ پر ناز ہو
تجھ پہ تو نازاں ہیں دُنیا کے ولی اور رہنما
تو نے مشرق میں کیا اسلام کا پرچم بلند
تو نے جاری ہند میں اسلام کا چشمہ کیا
تو نے پھیلائی بصیرت کی کچھ ایسی روشنی
معرفت کا ذرّے ذرّے میں اُجالا کر دیا
السّلام اے تاجدارِ معرفت اے حق نما
السلام اے شاہکارِ صنعتِ ربُّ العلا

السلام اے مرکزِ جُود و کرم، ظلِّ سخا
السلام اے پیکرِ اَلطاف، اے بحرِ عطا
اپنے شاہینؔ پر بھی اک نظرِ کرم اے گنج بخشؒ
ہے ترا دربارِ عالی مخزنِ جُود و سخا
"گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نُورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما"

سید مبارک علی شاہینؔ (لاہور)

روح پرور اہلِ دل کے واسطے صدیوں سے ہیں
جلوہ ہائے لازوالِ بزمِ فیضِ گنج بخشؒ
دیدنی ہے صرف اے اہلِ نظر، اے اہلِ شوق
گفتنی ہے کب کمالِ بزمِ فیضِ گنج بخشؒ

طارق سلطانپوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

گنجِ دارین و فیوضِ خاص کو جب پا لیا
خواجۂ اجمیرؒ نے فرما دیا یہ برملا
"گنج بخش و فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما"
ان کا نانا مصطفیٰ ﷺ، دادا علی المرتضیٰؓ
ان کی دادی فاطمہؓ، بابا شہیدِ کربلاؓ
بُجھ سکا ہے اور نہ بُجھ پائے گا ہرگز تا ابد
سیّدِ ہُجویرؒ نے روشن کیا ہے جو دیا
آج بھی ہوتی ہے پُوری اُس کی ہر اک آرزو
جو حضورِ قلب سے داتاؒ کے در پر آ گیا
چشمِ بینا اور عقیدت ہے تو آ کر دیکھیے
بارشِ انوار ہوتی ہے یہاں صبح و مسا
"آج ہجویری جو ہوتے اُن کا ہوتا مَیں مرید"
اے ذکیؔ! ارشاد ہے یہ سیّدِ بغدادؒ کا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اُن کی آمد سے فضائے ہند میں ظلمت مٹی
کفر و باطل سرنگوں تھے واژگوں کبر و ریا
جابجا پھیلی ہوئی تھی بُت پرستی کی وبا
دستِ شفقت سے ہوئی بیمار ذہنوں کو شفا
چار سُو روشن ہُوا اسلام کا مہرِ مبیں
ہر طرف قریہ بہ قریہ دین کا ڈنکا بجا
ضوفشاں ہر گوشہ تھا خورشیدِ عالمتاب سے
کفر و نخوت کی ہوئیں تاریکیاں سیماب پا
تابعِ فرماں ہوئے راجا و پرجا بے دریغ
دم بخود ہو کر گرے قدموں میں اربابِ جفا
اُن کے فیضانِ ہدایت سے منور دل ہوئے
اور روشن تر ہوئی شمعِ صداقت سے فضا
''گنج بخشِ فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل، کاملاں را رہنما''

سید عبدالعلی شوکت

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

آئنہ اخلاق کا ہیں ''مظہرِ نُورِ خدا''
دل زدو! تسکین زا ہیں ''مظہرِ نُورِ خدا''
تیرے میرے ماننے، نہ ماننے کی حیثیت؟
ان کو خواجہؒ نے کہا ہے ''مظہرِ نُورِ خدا''
کبریا کے دوستوں میں خاص رُتبہ پا چکے
قُطب اک زیرِ سما ہیں ''مظہرِ نُورِ خدا''
پُھوٹتی ہے روشنی دیوار و در سے آپ کے
نور کا اک سلسلہ ہیں ''مظہرِ نُورِ خدا''
کاہ کی صورت کھنچی آتی ہے دُنیا روز و شب
دیکھو، کیسے کہرُبا ہیں ''مظہرِ نُورِ خدا''
نورِ خالق تک رسائی اس لیے آسان ہے
اِس عمل میں واسطہ ہیں ''مظہرِ نُورِ خدا''
فیض سے محمودؔ پاتے ہیں ضیا سب اِنس و جاں
روشنی کا ارتقا ہیں ''مظہرِ نُورِ خدا''

راجا رشید محمودؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اے شعاعِ آفتابِ مصطفیٰ ﷺ
گوہرِ بحرِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ
تیری صورت میں ہے نورِ مصطفیٰ ﷺ
تیری سیرت میں ظہورِ مصطفیٰ ﷺ
تیری آنکھوں میں ضیائے مصطفیٰ ﷺ
تیرے لب پر ہے نوائے مصطفیٰ ﷺ
تیری خُو میں رنگِ خوئے مصطفیٰ ﷺ
اے کہ تجھ میں رنگ و بُوئے مصطفیٰ ﷺ
نغمۂ بادِ بہارِ مصطفیٰ ﷺ
اے بہارِ لالہ زارِ مصطفیٰ ﷺ
مظہرِ شانِ جلالِ مصطفیٰ ﷺ
مظہرِ حُسن و جمالِ مصطفیٰ ﷺ
اے شناسائے مقامِ مصطفیٰ ﷺ

اے سراپا احترامِ مصطفیٰ ﷺ
خُلق تیرا پرتوِ "خُلقِ عظیم"
اے کریم! ابنِ کریم! ابنِ کریم

....

سیدِ عالی گہر! والا جناب
تجھ پہ قرباں آفتاب و ماہتاب
اے کہ ہر رازِ خفی تجھ پر جلی
اے علیؒ! ابنِ علیؒ! ابنِ علیؒ!
گنج بخش و مظہرِ نورِ خدا
ظلمتِ باطل میں مینارِ ہدیٰ
سرزمینِ ہند روشن ہو گئی
جگمگا کر دشتِ ایمن ہو گئی
اولیاءِ ہند تجھ سے فیضیاب
اے کہ تیرا فیض، فیضِ بے حساب
تیرا پیرو چشتیؒ والا مقام
معتقد تیرے شکر گنجؒ و نظامؒ
عاشقان و عارفان و کاملاں

تیری مدحت میں سبھی رطبُ اللّساں
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں! لاکھوں سلام
رہبرِ کامل! اماموں کے امام

....

رُوکشِ جنّت، ترا رُوئے جمیل
غیرتِ کوثر، تری خوئے جمیل
دینِ حق پھیلا ترے کردار سے
دل ہوئے روشن، ترے انوار سے
دی اذانِ حق کچھ انداز سے
جاگ اُٹھیں رُوحیں تری آواز سے
نغمۂ عشقِ الٰہی چھیڑ کر
کر دیا بیدار کو بیدار تر
دشت و در مہکے تری بُو باس سے
جی اُٹھے مُردے ترے انفاس سے
بڑھ گیا جب ہند میں شرّ و فساد
غزنوی کو دے دیا حکمِ جہاد
قوت و حق کو بہم تُو نے کیا

کام تو نے تیغ و قرآں سے لیا
تیغ، اک آزار قرآں کے بغیر
دم بخود حق تیغِ بُرّاں کے بغیر
"اَمْر بِالْمَعْرُوف" بے قوت محال
"نَہْیِ مُنْکَر" بے عصا، باطل خیال
قوت و حق میں ہے ربطِ جان و تن
حق بلا قوّت ہے جانِ بے بدن
جس حکومت میں نہ ہو حق کا نشاں
وہ حکومت ہے تنِ بے رُوح و جاں
ہند میں تجھ سے فروغ اسلام کا
چل رہا ہے دور تیرے جام کا
تیری خاکِ پاک سے ہے ہمکنار
کشورِ پنجاب ہے گردوں وقار
رشکِ جنّت تیری خاکِ در مجھے
تیرا روضہ کعبۂ اصغر مجھے
کیوں نہ برسیں خُلد سے تُربت پہ پھول
ہر زماں ذکرِ خدا، ذکرِ رسول ﷺ

مرد و زن، خُرد و کلاں، محوِ درود
ہیں زمین و آسماں محوِ درود
ہر زباں پر مرحبا! صَلِّ علیٰ
ہر طرف صلِّ علیٰ! صلِّ علیٰ!
اے گُلِ باغِ رسالت! السّلام!
نکہتِ گُلہائے جنّت! السلام!
جب بھی آتا ہوں ترے دربار میں
ڈوب جاتا ہوں یمِ انوار میں

....

تیرا فیضانِ نظر مجھ پر ہُوا
انقلاب انگیز اثر مجھ پر ہوا
زندگی افزا تری موجِ نظر
تجھ سے دل تابندہ تر! پائندہ تر!
پڑ گئی مجھ پر نگاہِ التفات
مل گئی غمہائے دوراں سے نجات
کاہ کو بخشا وقارِ کوہسار
کر دیا قطرے کو بحرِ بے کنار

دل کو بخشا انبساطِ جاوداں
رُوح کو بخشا نشاطِ جاوداں
ذرّے کو مہرِ منور کر دیا
قطرۂ شبنم کو گوہر کر دیا
ظلمتِ باطل گریزاں ہو گئی
شمعِ نورِ حق فروزاں ہو گئی
دیدہ و دل کو درخشاں کر دیا
دشتِ ویراں کو گلستاں کر دیا
دولتِ عشقِ نبی ﷺ بخشی مجھے
آبروئے سرمدی بخشی مجھے
سازِ دل کے تار لہرانے لگے
زمزموں کے پھول برسانے لگے
بے قراری میں مزہ آنے لگا
اشکباری میں مزہ آنے لگا
زندگی اک اہتزازِ جاوداں
زندگی سوز و گدازِ جاوداں
زندگی، کیف و سرور و سرخوشی

زندگی عرفان و نور و آگہی
ایک رقصِ جاوداں شام و سحر
اک سرودِ شادماں شام و سحر
ہو گئی بیدار قسمت ہو گئی
روئے اقدس ﷺ کی زیارت ہو گئی
میں ہوں اور ذکرِ محمد ﷺ صبح و شام
میں ہوں اور مدحِ شہِ خیر الانام ﷺ
مصطفیٰ ﷺ! فخرِ دو عالم مصطفیٰ ﷺ
مصطفیٰ ﷺ! نورِ مجسّم مصطفیٰ ﷺ
"نسخۂ کونین را دیباچہ اُوست
جملہ عالم بندگان و خواجہ ﷺ اُوست"

خواجہ عبدالسمیع پال اثرؔ صہبائی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تو ہے داتا گنج بخش اے صاحبِ جُود و سخا
عاصیوں کا سائباں تیرا درِ عفو و عطا
قلبِ مُردہ عالمِ اسلام کا زندہ کیا
کر گیا کارِ مسیحا تیرا نُطقِ جانفزا
گلشنِ عرفان و حکمت تجھ سے ہے مہکا ہوا
بوستاں در بوستاں ہے نکہتِ علم و ہُدیٰ
لوگ جو اَمراضِ کفر و جہل میں تھے مبتلا
دین و ایماں کی دوا سے سب کو اچھا کر دیا
تیرا مقصد تھا رضائے حق، رضائے مصطفیٰ ﷺ
ان کے ہر ارشاد کی تعمیل بے چون و چرا
ایک جا ہو کر برابر ہم صف و ہم مرتبہ
فیض تیرے در سے یکساں پاتے ہیں شاہ و گدا
تیرگی میں روشنی ہو، جہل پائے آگہی
اس غرض سے انقلابِ نَو کیا تو نے بپا

تو طریقت کا شریعت کا علمبردارِ حق
دین کی نشر و اشاعت زندگی کا مُدّعا

تشنگانِ معرفت پر بارشیں انوار کی
مرکزِ نورِ تجلّی روضۂ روشن ترا

دلکشا الفاظ پُرتاثیر اَخلاقِ حَسَن
فاتحِ عالم ترا کردار، عظمت آشنا

چِلّہ کاٹیں خواجۂ اجمیرؒ مرقد پر ترے
فیض پائیں غوث، قطب، ابدال، صوفی، اولیاؔ

تجھ سے منزل کے نشاں پائے تو منزل مل گئی
اولیاؔ کو ہند میں لائے ہیں تیرے نقشِ پا

تیرے اقوالِ درخشاں ہیں جواہر بے بہا
علم کو کھائے تکبّرؔ، جھوٹ دشمن رزق کا

ہے پشیمانی سخاوت کی عدو، غم عُمر کا
ظلم کھائے عمر کو، صدقے سے ٹل جائے بلا

مجید تمنّاؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

اے شہنشاہِ اولیاءِ کرامؒ
نام کو تیرے ہے نصیب دوام

بہ کمالاتِ فقر خاک نشیں
تاجدارِ سپہر نیلی فام

تجھ کو بخشی گئی بروزِ ازل
سرورِ انبیاءؐ سے، نسبتِ تام

ہے تری ذات کو مزید براں
نسبتِ حیدریؓ سے استکرام

تو ہے مخدوم سارے عالم کا
اور مخلوق سربسر خُدّام

ترے میخانۂ عنایت کے
چشتِ اہلِ بہشت دردِ آشام

ترے فیضاں سے خطۂ لاہور
رُوکشِ روضہ ہائے خُلد مقام

اور لاہور پر نہیں موقوف
ترے لطف و کرم کی بارش عام
قاف تا قاف تیرا پرتوِ نور
شرق سے غرب تک ترا پیغام
مرے داتا، مرے کرم فرما!
ترے گنبد پہ صد ہزار سلام

حافظ محمد افضل فقیرؔ

داتا حضورؒ! دولتِ فیضِ نظر ملے
سائل ہوں آپ کا، مجھے خیراتِ در ملے
خیر البشر ﷺ کے نام کا دیتا ہوں واسطہ
اب کچھ نہ کچھ تو صدقۂ خیر البشر ﷺ ملے
داتاؒ مدینے جانا ہے، زادِ سفر نہیں
اتنا کرم تو ہو، مجھے زادِ سفر ملے

انور فیروزپوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اے آبروئے ملّتِ بیضا کے پاسباں
لاہور تیرے دم سے عروسُ البلاد ہے
دیتا ہے زیب تجھ کو لقب گنج بخشؒ کا
بابِ کرم کی ہاتھ سے تیرے کشاد ہے
آباد تیرے فیض سے ہے سرزمینِ پاک
ہر فرد تیری چشمِ عنایت سے شاد ہے
رُک جائے جس سے یورشِ آلامِ روزگار
وہ تیرا نامِ پاک ہے، وہ تیری یاد ہے
اَسرارِ معرفت ہوئے تجھ پر عیاں کہ تو
شہبازِ فقر، سیّدِ عالی نہاد ہے
مسلک ترا ریاضتِ باطن کی راہ میں
طاغوت کے خلاف سراپا جہاد ہے
تیرا پیام دیدہ و دل کے لیے حیات
ہر گوشہ تیرے نور سے مینو سواد ہے
اجمیر کا امامؒ ہے اس در سے فیض یاب
یہ حضرتِ فریدؒ کا بابِ مراد ہے

حافظ محمد افضل فقیرؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

یہ آستانِ قدس سراپا بہار ہے
ذروں پہ اس کے رحمتِ پروردگار ہے

ہوتے ہیں نامُراد یہاں آ کے بامُراد
ہر پھول اس چمن کا دُرِ تابدار ہے

انوارِ ذوالجلال ہیں روضہ کے آس پاس
دیوار و در پہ حُسنِ مشیّت نثار ہے

ہر کج کُلاہ اس کی حضوری سے فیض یاب
ہر رہ نشیں فقیر یہاں تاجدار ہے

دیکھی ہیں مہر و ماہ کی جبینیں جھکی ہوئی
اِس خاک پر کہ جس کی فضا لالہ زار ہے

ہوتی ہیں مُستجاب دُعا ہائے نیم شب
اس کی جبیں سے رازِ سحر آشکار ہے

اس پر بھی اک کرم کی نظر کیجیے حضورؒ
شورشؔ فریب خوردۂ لیل و نہار ہے

شورشؔ کاشمیری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مرے وطن کی ہواؤں نے مجھ سے پوچھا ہے
ہوائے شرک کی دونوں ہتھیلیوں پہ ریاضؔ

چراغ کس نے جلائے خدا شناسی کے
دیارِ ہند میں ظلمت بنی ہدف کس کا

صنم کدوں میں اذاں کون دینے آیا تھا
ضمیرِ زندہ کے کس نے گلاب بانٹے تھے

فضا میں آج بھی ایماں کی نکہتیں ہیں وہی
دیا ہے کس نے گدازِ سجود کا موسم

صبائے خُلدِ مدینہ سے ہمکلامی کا
ملا ہے کس کی بدولت شرف غلاموں کو

کھُلے ہیں ظاہر و باطن کے بند دروازے
ہے کس کے صحنِ گلستاں میں رتجگوں کی بہار

یہ کس کے در پہ کھڑا ہے ہجومِ تشنہ لباں
یہ کس کی سبز فصیلوں پہ شام ہوتے ہی

حروفِ نعتِ نبی ﷺ کی ہے رِم جھموں کا نزول
سنو کہ ایک زمانہ غلام ہے اُس کا

ریاضؔ! سیّدِ ہجویرؒ نام ہے اُس کا

ریاضؔ حسین چودھری (سیالکوٹ)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

نظر نواز ہے دیوانگانِ شہر کا رُوپ
تمام چہروں میں گُم ہے تجلّیوں کا نکھار

فقیرِ شہر سے پایا تونگری نے فروغ
یہ آستاں ہے غریبوں کی زندگی کا حصار

مری نوا میں جو ہے شوقِ سرمدی کا سُرور
غریبِ شہر اسی بے خودی میں ہے سرشار

گجر گجر کی صدا مندروں سے اٹھتی تھی
بنا نگاہِ قلندر سے مسجدوں کا دیار

حضور داتاؒ کے انوار کا سمندر ہے
جو میرے شہر کے روشن ہیں کوچہ و بازار

یہ میرے سیدِ ہجویرؒ کی کرامت ہے
جو اس زمیں پہ ہے دینِ محمدی ﷺ میں بہار

یہ ایک نور کا دریا رہِ حیات میں ہے
کھُلا ہے عالمِ پیری میں مجھ پہ یہ اسرار

طاہر لاہوری (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مقدس ہے دربار داتا علیؒ کا سلامی کو دُنیا چلی آ رہی ہے
ادب کے تقاضے پہ مجبور ہو کر جبیں ہر بشر کی جھکی جا رہی ہے

وہ دیکھو وہ دیکھو وہ داتاؒ کا روضہ عجب شانِ ربّی نظر آ رہی ہے
جھلکتے ہیں نورِ محمد ﷺ کے جلوے نگاہوں میں جنت بسی جا رہی ہے

مزیّن ہے روضے پہ پھولوں کی چادر معطّر فضائیں ہے پُر کیف منظر
عقیدت کے خوش رنگ پھولوں سے مجھ کو مدینے کے گلشن کی بو آ رہی ہے

برستا ہے اک نور دیوار و در سے جو ہو دیکھنا دیکھ میری نظر سے
کہ در پردہ عرفانِ حق کی تجلّی دلوں کو منوّر کیے جا رہی ہے

سخی کس قدر فیضِ عالمؒ کا در ہے نہیں لوٹتا کوئی اس در سے خالی
عطا کرنے والے کے قربان جاؤں کہ ہر ایک جھولی بھری جا رہی ہے

بیاں کیا ہو اس آستانے کی عظمت یہ ہے امتحاں گاہِ اہلِ ولایت
نگاہِ کرم سے یہاں ہر ولی کو سند کاملیّت کی دی جا رہی ہے

کہیں دورِ قرآں کہیں ذکرِ باری کہیں شغلِ توصیفِ احمد ﷺ ہے جاری
زمانے کا ہر غم غلط ہو رہا ہے خدا کی خدائی سکوں پا رہی ہے

بھلا کوئی کیا جانے انورؔ میں کیا ہوں رہینِ عطائے درِ اولیاؒ ہوں
شب و روز مجھ پر کرم ہو رہا ہے عقیدت مری میرے کام آ رہی ہے

انور فیروز پوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

داتاؒ تو بھلا ہے، تری درگاہ بھلی ہے
سر جس نے جھکایا ہے، بلا سر سے ٹلی ہے

تو گل ہے مہکتا ہوا گلزارِ نبی ﷺ کا
تو گلشنِ حسنینؓ کی خوش رنگ کلی ہے

پاتے ہیں ولی فیض، ترے فیض کدے سے
داتاؒ مرے، تو قاسمِ فیضانِ علیؓ ہے

چمکا ہے اُسی شخص کی قسمت کا ستارہ
جس نے تری چوکھٹ پہ جبیں اپنی ملی ہے

تو نے کسی فریاد کو خالی نہیں ٹالا
فریاد جو آئی ہے، وہ کچھ لے کے ٹلی ہے

ہر ایک نے گن گائے ہیں تیرے ہی کرم کے
جس وقت جہاں پر بھی تری بات چلی ہے

طالب تیرے فیضان کے بیٹھے ہیں جو ان سے
زاہد کوئی، صوفی ہے کوئی، کوئی ولی ہے

رہتا ہے جہاں آٹھوں پہر خلق کا پھیرا
داتاؒ ترا دربار ہے وہ تیری گلی ہے

انور فیروزپوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

داتاؒ بس اک نگاہ تصرّف کی ڈال کر
مجھ عبدِ بے کمال کو صاحب کمال کر

موتی نشاط کے مری جھولی میں ڈال کر
مجھ غمزدہ کو بے غم و رنج و ملال کر

کشتی مری ہے غم کے بھنور میں گھری ہوئی
اس کو لگا کنارے، بھنور سے نکال کر

مولا علیؓ کا واسطہ، فریاد سُن مری
میں ہوں گرفت میں، مجھے داتاؒ بحال کر

کچھ بھیک مجھ کو اپنی نگاہِ کرم کی دے
ہوں سائلِ کرم، مرا پورا سوال کر

داتاؒ ترے نثار میں، کندن بنا مجھے
اپنی وِلا و عشق کے سانچے میں ڈھال کر

صورت نکال داتاؒ کوئی ترکِ قال کی
انورؔ کو بھی خدا کے لیے اہلِ حال کر

انور فیروزپوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

دَاتا کے دَر پہ فیض کی جاری سبیل ہے
ہر تشنۂ مُراد کا داتاؒ کفیل ہے

دَاتا حضورؒ گنج لٹاتے ہیں فیض کے
یہ گنج بخش ہونے کی بیّن دلیل ہے

کر دل سے یار جستجو داتاؒ کے قُرب کی
داتاؒ کا قرب قربتِ ربِّ جلیل ہے

داتا علیؒ ہوئے ہیں اُسی در سے سرفراز
جو در عروج بخشِ سرِ جبریلؑ ہے

داتاؒ کی بارگہ میں وہ سائل ہے باریاب
جس کے یقیں میں خاصۂ صدقِ خلیل ہے

داتاؒ کا ہوں گدا، مجھے کوئی کمی نہیں
داتاؒ کفیل ہے مرا داتاؒ کفیل ہے

انورؔ جو ہیں پناہ میں داتا حضورؒ کی
ان کو نصیب ظلِّ پرِ جبریلؑ ہے

انور فیروز پوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مُطربِ عشق عجب ساز و نوا رکھتا ہے
دل کے ہر پردے میں ہنگامہ بپا رکھتا ہے

عظمتِ فقر ہے ہر حال میں تابندہ جمال
لالہ صحرا میں بھی شاہانہ قبا رکھتا ہے

صحنِ مے خانہ کہ ہے مہبطِ انوارِ خدا
قبلۂ حاجت و محراب دُعا رکھتا ہے

اللہ اللہ رے فیضانِ درِ پیرِ مُغاں
مستِ جامِ مے اندوہ رُبا رکھتا ہے

شہر لاہوؔر کہ ہے سجدہ گہِ اہلِ نظر
مردِ ہُجویرؒ کا نقشِ کفِ پا رکھتا ہے

حکیم نیّرؔ واسطی مرحوم

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

داتاؒ کے آستانے کا فیض اک جہاں پہ ہے
یعنی بحکمِ رب یہ کریم انس و جاں پہ ہے

جاں کو سکوں ملا ہے تو آ کر یہاں ملا
دل کو قرار ہے تو اِسی آستاں پہ ہے

یہ آستاں ہے گنبدِ خضرا سے فیض یاب
آقا ﷺ کا لطفِ خاص اِسی آستاں پہ ہے

لاہور کی زمین اِسی سے ہے آسماں
عکس اس کا نور پاش مہِ ضوفشاں پہ ہے

آیا لبوں پہ سیدِ ہجویرؒ کا جو نام
طاری سُرور و کیف زبان و بیاں پہ ہے

اَقصائے شرق و غرب و شمال و جنوب میں
داتاؒ کا لطفِ عام مکان و زماں پہ ہے

آیا ہے جو گیا ہے یہاں سے وہ بامراد
وہ مستجاب ہے جو دعا یاں زباں پہ ہے

خلیق قریشی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

سیدِ ہجویرؒ! شیدا ہے زمانہ آپ کا
مرجعِ شاہ و گدا ہے آستانہ آپ کا

ظلمتوں میں مشعلِ دیں کی فروزاں آپ نے
کفر کے ایوان میں گونجا ترانہ آپ کا

خطۂ پنجاب چمکا آپ کے انوار سے
فیضِ ارضِ پاک پر ہے جاودانہ آپ کا

حق کی تائید آپ کو ہر دور میں حاصل رہی
ہر قدم تھا راہِ حق میں مخلصانہ آپ کا

گنج بخشی کے لیے بھیجا خدا نے آپ کو
اور بھرتا ہے لٹانے سے خزانہ آپ کا

آپ کے اقوالِ زرّیں جگمگاتی مشعلیں
کاشفِ اَسرار حرفِ محرمانہ آپ کا

عشق میں تائبؔ انھیں دیکھا متانت آشنا
شرع میں انداز پایا والہانہ آپ کا

حفیظ تائب

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

السّلام اے سیّدِ ہجویرؒ قطبُ الاولیاء
رہبرِ اقلیمِ عرفانِ محمد مصطفیٰؐ

اے شہِ بطحا ﷺ کے نور و کاشفِ رازِ خفی
شارحِ شانِ ولایت، نورِ چشمِ مرتضیٰؓ

تو نشانِ عزم و وجدانِ قلوبُ الصّالحین
رہبرِ صدق و صفا و منبعِ جُود و سخا

یا علی مخدوم ہجویریؒ! یہ تیرا ہے کرم
سرزمینِ پاک میں ہے آج نامِ کبریا

یہ زمیں تیری ہے، تیرے چاہنے والوں کی ہے
ابتدا ہے لا الٰہ اس کی، یہی ہے انتہا

آستاں تیرا ہے گویا اک نشانِ دینِ حق
تیرے در پہ جھک گیا جو، پا گیا راہِ خدا

دِلّی و اجمیر میں گونجی صدائے گنج بخشؒ
تیرا فیضانِ نظر قطرے کو دریا کر گیا

واصف علی واصفؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

جچتے ہی نہیں اب مہ و خورشید نظر میں
کیا بارشِ انوار ہے داتاؒ کے نگر میں

ہمنامِ علیؓ بھی ہیں، طلبگارِ علیؓ بھی
پھر کیوں نہ مرا دل رہے داتاؒ کے اثر میں

وہ مظہرِ انوارِ خدا رہبرِ کامل
رہتا ہے گہر بن کے مرے دیدہ تر میں

کیوں رشک سے دیکھیں نہ مجھے انجم و مہتاب
داتاؒ کے نگر میں ہوں میں، داتاؒ کے نگر میں

اجمیر کے خواجہؒ نے جہاں چلّہ کشی کی
صدیوں سے زمانہ ہے اُسی سمت سفر میں

اُمّید وہ دربار ہے داتاؒ کا جہاں پر
رہتا ہے سدا ربط دُعا اور اثر میں

اُمّید فاضلی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کِلکِ مدحت کو روشنائی ملی
حرفِ توصیف کو رسائی ملی

مدح گُستر ہوں اُن کی محفل میں
خلق کو جن سے حق نمائی ملی

پیرِ کامل ہیں سیّدِ ہجویرؒ
جن کی ہر نسبت اولیائی ملی

جو اُٹھاتے ہیں پردۂ اَسرار
جن کو ہاتف کی ہمنوائی ملی

مسلکِ حق پہ جن کے چلنے سے
منزلوں کو خُجستہ پائی ملی

نُورِ باطن سے جن کے، ہر دل کو
آئنہ کی طرح صفائی ملی

درد مندی سے جن کی، لوگوں کو
دولتِ سوز تک رسائی ملی

اب بھی، جو مرجعِ خلائق ہیں
جن کو یہ شانِ دلربائی ملی

ہاں وہی بخت کا سکندر ہے
اُن کے در کی جسے گدائی ملی

اُن کے حلقے کا جو اسیر ہُوا
بندِ غم سے اُسے رہائی ملی

یہ بہت ہے کہ تجھ کو بھی تابشؔ
بزمِ ہجویر تک رسائی ملی

تابشؔ دہلوی (کراچی)

....

چشمِ پُرنم کی تجلّی کیا ہے؟ ان کا ذکرِ خیر
روحِ مضطر کی تسلّی کیا ہے؟ نامِ گنج بخشؒ

کوئی اپنا ہو کہ بیگانہ، سبھی سرشار ہیں
ہے محیطِ بزمِ ہستی فیضِ عامِ گنج بخشؒ

فیض رسول فیضانؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

حدِّ امکاں سے فزوں شوقِ عقیدت رکھّو
دل میں اللہ کے بندوں کی اِرادت رکھّو

جن کی دہلیز پہ جُھکتا ہے زمانہ آ کر
بے نیاز ایسے فقیروں سے محبّت رکھو

یہ گدایانِ شہِ عرب و عجم ﷺ ہیں، اِن سے
روح کا ربط رکھو، درد کی قربت رکھو

جب کبھی سامنے آ جائے مزارِ داتاؒ
چشمِ پُرنم کو فقط محوِ زیارت رکھو

لب پہ ہو سیدِ ہجویرؒ کا نامِ نامی
یہ سعادت ہے، اِسے وجہِ سکینت رکھو

جس گھڑی مَیں نے پکارا، وہ مرے کام آئے
پیرِ لاہور سے ہر دور میں نسبت رکھو

یہ بھی اِک اسم ہے نادرؔ اسے لوحِ جاں پہ
عہدِ حاضر میں بہرطور عبارت رکھّو

نادرؔ جاجوی (فیصل آباد)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

داتاؒ نے فیضِ عام کے دریا بہا دیے
مولا کی معرفت کے خزانے لُٹا دیے

میخانۂ حجاز سے لے کر شرابِ نور
رندوں کو میکشی کے سلیقے سکھا دیے

بندے کے اور خالقِ اکبر کے درمیاں
حائل تھے غیریت کے جو پردے، ہٹا دیے

دنیا میں کامیاب ہو، عُقبیٰ میں سرخرو
انساں کو زیست کے وہ طریقے بتا دیے

اہلِ ہوس کے حُجلۂ دل میں سجے ہوئے
حرص و ہوا و آز کے سب بُت گرا دیے

ایماں سے سرفراز کیا اہلِ ہند کو
ظلمت کدوں میں نور کے چشمے بہا دیے

ہو اخترؔ حقیر پہ بھی نگہِ التفات
ذرّے ہزار آپ نے سورج بنا دیے

چودھری اکرم علی اخترؔ

منقبت سیدِ ہجویر رحمۃ اللہ علیہ داتا گنج بخش

ہجویر سے اُبھرا، افقِ ہند پہ چمکا
اک مہرِ جہاں تاب تھا انوارِ حرم کا

اللہ نے بخشی تجھے وہ شان، وہ عظمت
ہر ذرہ ہے خورشید تری خاکِ قدم کا

داتاؒ! تری خوشبو سے معطّر ہیں فضائیں
مجھ کو تو گماں ہوتا ہے گلزارِ ارم کا

الحاد کو، باطل کو نگوں کر دیا تو نے
دکھلایا علو حق و صداقت کے عَلَم کا

اک خندۂ لب تیرا مرے درد کا درماں
اک نگۂ کرم تیری مداوا مرے غم کا

چرچا ہے زمانے میں تری داد و دہش کا
شُہرہ بھی جہاں میں ہے ترے لطف و کرم کا

سرکارِ مدینہ ﷺ کی محبّت کی بدولت
نغمہ تو حجازی ہے ترے سازِ عجم کا

داتاؒ! تری سرکار سے اخترؔ کو جہاں میں
اک ریزہ ہی کافی ہے ترے خوانِ کرم کا

اکرم علی اخترؔ (اٹک)

منقبت سیدِ ہجویر رحمۃ اللہ علیہ داتا گنج بخش

یوں نوازا سیّدِ ہجویرؒ نے لاہور کو
جیسے آقا ﷺ نے شبِ ہجرت نوازا ثور کو

"فیضِ عالم، مظہرِ نورِ خدا" اُن کے سِوا
کب معین الدین چشتیؒ نے کہا ہے اور کو

فیض پانا چاہتا ہو اُنؒ سے جو اِس دور میں
وہ تصوّر میں رکھے اُن کے سنہرے دور کو

میرے داتاؒ نے نکالا بستیوں سے قلب کی
کفر و شرک و بدعت و الحاد و ظلم و جور کو

کر لیے تسخیر دل داتاؒ نے حُسنِ خُلق سے
کوئی دیکھے سیرت و اَخلاق کے اِس طور کو

غم نہیں، کہتے ہیں کیا کیا، اہلِ زر، اہلِ ہنر
منقبت لکھی ہے نازشؔ اہلِ دل کے غور کو

محمد حنیف نازشؔ قادری (کاموکے)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کُفر کی دھرتی پہ جو اسلام کا پرچار ہے
مرحبا یہ سیّدِ ہجویرؒ کا کردار ہے

جس کے دم سے ہر قدم جلتے ہیں وحدت کے چراغ
میرا داتاؒ وہ شریعت کا علمبردار ہے

آستانے پر نہ کیوں ہو رحمتِ حق کا نزول
یہ جگہ آرام گاہِ مردِ حق آثار ہے

سیّدِ ہجویرؒ کی تبلیغ سے لاہور میں
ہر روِش رُشد و ہدایت کا دِیا ضو بار ہے

جس کی نظروں میں سجے ہیں آپ کے نقشِ قدم
فیضِ عالمؒ کے کرم سے اُس کا بیڑا پار ہے

گُمرہی کی تیرگی میں آپ کے کردار سے
مشعلِ عرفان و آگاہی ضیا بردار ہے

جس میں رقصاں تھی بہارِ اُسوۂ خیر البشر ﷺ
وہ حیاتِ سیّدِ ہجویرؒ کا گلزار ہے

پیرزادہ حمید صابری (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اللہ! کیا مقامِ سیّدِ ہجویرؒ ہے
جس کے دروازے کا سائل خواجۂ اجمیرؒ ہے

بلدۂ لاہور کو کیوں کر نہ سمجھوں رشکِ طور
جلوہ گر اس میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا شیر ہے

حضرتِ مولا علیؓ کا ہے یہ منظورِ نظر
قوّتِ طاغوت بھی اس کے مقابل زیر ہے

زانوؤں کے بل یہاں آتے رہے باوا فریدؒ
کس قدر فیضان سے ان کے پیاسا سیر ہے

غوثِ اعظمؒ کا وسیلہ لے کے نقوی آ گیا
اس کی قسمت بھی بدل دے داتاؒ! اب کیا دیر ہے

سید امین علی نقوی
(فیصل آباد)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کیونکر نہ مجھ کو ناز ہو اس انتخاب پر
جو ہیں حضور ﷺ کی نگہِ انتخاب میں

مخلوق کے دلوں میں ہے جن کا بڑا مقام
مقبول و محترم ہیں خدا کی جناب میں

توصیف جن کی حُسنِ اطاعت کے فیض سے
شامل ہوئی ہے نعتِ رسالت مآب ﷺ میں

ہے جن کا ذکر ذوقِ بیاں کے لیے شرف
مرقوم جن کا نام ہے دل کی کتاب میں

دروازۂ بطوںِ بھی کھُلا جن کے کشف سے
جن کے سبب نہ ٹھہرے حقائق حجاب میں

داتا لقب ہے جن کا' سخاوت ہے گنج بخش
جو مہرِ ضوفشاں ہیں ہدایت کے باب میں

شاہد وہ میرے خواب میں تشریف لائے تھے
''جاں نذر دینی بھول گیا اضطراب میں''

شاہد الوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

دل کی مراد پائے' آ جائے جو یہاں پر
رحمت کی بارشیں ہیں داتا کے آستاں پر

کرتے ہیں روح میں وہ کچھ اِس طرح اُجالا
تاروں کا جال جیسے ضو بار آسماں پر

داتا کی انجمن میں وہ آگہی ملی ہے
میرا یقین غالب آنے لگا گُماں پر

دل شادماں ہوا ہے' جاں کو ملی ہے راحت
داتا کا نام آیا جب بھی مری زباں پر

نظرِ کرم سے اُن کی کتنے ولی بنے ہیں
فیضان اُن کا جاری ہے کس قدر جہاں پر

دُنیا یہی ہے میری' جنت یہی ہے میری
داتا کے در سے اُٹھ کے جاؤں گا میں کہاں پر

کرتی ہے رہنمائی فکرِ لطیف میری
اَسرار کھل رہے ہیں مجھ جیسے بے نشاں پر

محمد لطیف

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

روشنی دن رات ہے داتاؒ ترے دربار پر
نور کی برسات ہے داتاؒ ترے دربار پر

یہ جگہ وہ ہے جہاں تقسیم ہوتی ہے خوشی
ملتی غم کو مات ہے داتاؒ ترے دربار پر

آدمی کی ذات کی تکمیل ہوتی ہے یہاں
بنتی بگڑی بات ہے داتاؒ ترے دربار پر

رات دن دُنیا یہاں سے ہو رہی ہے فیضیاب
چشمۂ برکات ہے داتاؒ ترے دربار پر

بھر کے جاتا ہے جہاں تیرے کرم سے جھولیاں
فیض کی بہتات ہے داتاؒ ترے دربار پر

دست بستہ ہے یہاں ولیوں کا اک جمِّ غفیر
میری کیا اوقات ہے داتاؒ ترے دربار پر

کوئی منظر اتنا دلکش ہو نہیں سکتا لطیفؔ
کیا سہانی رات ہے داتاؒ ترے دربار پر

محمد لطیفؔ (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

رہبرِ دیں ہے تو، ہادیِ ایماں تو ہے
فلکِ رُشد و ہُدیٰ کا مہِ تاباں تو ہے

ناز ہے جس پہ فقیری کو، تو ہے ایسا فقیر
بخدا، سلطنتِ فقر کا سلطاں تو ہے

اہلِ حق کے لیے معیارِ حقیقت تری ذات
اہلِ باطل کے لیے حُجّت و بُرہاں تو ہے

ہند میں کفر کی ظلمت میں چراغِ ایماں
تیز آندھی میں رکھا جس نے فروزاں، تو ہے

لوگ لاہور کو کہتے ہیں جو داتاؒ کا نگر
واقعی خطۂ لاہور کی پہچاں تو ہے

شیخ ہندیؒ ہو، مجدّدؒ ہو کہ اجمیریؒ ہو
جس سے حاصل کیا ان ساروں نے فیضاں، تو ہے

سید سلمان گیلانی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش ؒ

دیارِ ہند میں تُو نے خدا کا دین پھیلایا
محبّت اور نرمی سے کیا لوگوں کو گرویدہ
نہ بھُولیں گے ترا احسان ہم روزِ قیامت تک
کہ تو نے نورِ ایماں سے دلوں کو کر دیا زندہ
دلوں کو رام کرتا تھا تُو اَخلاق و محبّت سے
سدا صبر و رِضا کی سب کو تُو تلقین کرتا تھا
جلائی تو نے شمعِ نورِ ایمانی اندھیروں میں
کیا لاہور میں جاری مسلسل خیر کا چشمہ
شہنشاہ و گدا تجھ سے مرادیں پانے آتے تھے
ترے در پر مُریدوں کا سدا تانتا بندھا رہتا
تو تعلیماتِ قرآنی سے سیدھی رہ دکھاتا تھا
مٹاتا کفر کی رسمیں، ترا کردار و شیوہ تھا
بنی لاہور میں مسجد جو سب سے خوبرو پہلی
بلا شک اس کے بنوانے کا تیرے سر پہ تھا سہرا
سبق ایثار کا دیتا تھا تو ہر ایک انساں کو

عَلَم اسلام کا رکھا سدا تُو نے یہاں اُونچا
ارادت تھی دِلی تجھ سے بہت سے اولیاءؒ کو بھی
سو کاٹا تیرے در پر تھا معین الدینؒ نے چِلّہ
تصوُّف میں نرالی جو کتابِ ''کشف'' لکھی ہے
جہانِ صوفیہ میں ہے مقام اس کا بہت بالا
بڑی رغبت سے پڑھتے ہیں اسے خُرد و کلاں سارے
جہاں بھر کی زبانوں میں ہُوا ہے ترجمہ اِس کا
مٹایا ظلم تو نے اپنی تعلیمِ ہدایت سے
بنایا ظالموں کو تو نے داتاؒ عدل کا شیدا
ہزاروں لوگ آتے ہیں زیارت کے لیے اب بھی
زمانے بھر میں ہے داتاؒ ترے فیضان کا چرچا
جو ہے مرجع خلائق کا، ترا دربارِ عالی ہے
برستی ہے جہاں پر رات دن انوار کی برکھا

حافظ محمد صادق (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ذکرِ تسلیم و رِضا ہے محفلِ سرکار میں
رحمتِ باری نہ کیوں دُربار ہو دربار میں

آفتابِ خاورِ ہجویرؒ کا ہے یہ کرم
صبح کے انوار ہیں لاہور کے کردار میں

اللہ اللہ یہ اثر ہے آپ کی تبلیغ کا
نورِ ایماں کی جھلک ہے ظلمتِ کفّار میں

ساحروں کا سحر ٹوٹا، زور ٹوٹا کفر کا
کیسی آیاتِ سحر تھیں آپ کی گفتار میں

آپ کے کشف و کرامت کا ہے کیا کہنا حضور
زندگی کی شمع روشن ہے دلِ بیمار میں

آپ کے فیضِ نظر کا ہے یہ اعجازِ مبیں
چلّہ کش خواجہ معین الدّینؒ ہوئے دربار میں

جب بھی داتا گنج بخشؒ آئے خیالوں میں بشیرؔ
منقبت کے پھول مہکے ہیں مرے افکار میں

بشیر رحمانی (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

دنیا کی ہر خوشی ہے داتاؒ ترے نگر میں
راحت ہمیں ملی ہے داتاؒ ترے نگر میں

ہر دل میں ہے مسرّت، ہر فرد شادماں ہے
رونق لگی ہوئی ہے داتاؒ ترے نگر میں

جو چیز ہم نے مانگی، وہ چیز ہم نے پائی
کسی چیز کی کمی ہے داتاؒ ترے نگر میں

ہر سمت تذکرے ہیں تیری کرامتوں کے
دل کو خوشی ملی ہے داتاؒ ترے نگر میں

تیرے نگر کے کوچے ہم کو عزیز تر ہیں
پیاری ہر اک گلی ہے داتاؒ ترے نگر میں

تیری کرامتوں کا ہر اک حسین جلوہ
یہ آنکھ ڈھونڈتی ہے داتاؒ ترے نگر میں

تیرا عظیم گنبد آنکھوں کو بھا گیا ہے
اک روشنی ملی ہے داتاؒ ترے نگر میں

محبت خان بنگش (کوہاٹ)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

غریبوں پر کرم کرتے ہیں داتاؒ
سبھی کی جھولیاں بھرتے ہیں داتاؒ

جو خالی ہاتھ آتا ہے یہاں پر
وہ جاتا ہے گلِ اُمید لے کر

مسرت ہی مسرت صف بہ صف ہے
چراغاں ہی چراغاں ہر طرف ہے

اُدھر پھیروں پہ پھیرے ہو رہے ہیں
اِدھر مستوں کے ڈیرے ہو رہے ہیں

مُسلسل آ رہے ہیں آنے والے
مُرادیں پا رہے ہیں پانے والے

خُدا معلوم کیا کیا بخشتے ہیں
خبر اتنی ہے داتاؒ بخشتے ہیں

قمر صدیقی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپ عالی جناب و عالی صفات
آپ سے ہر نظر میں نورِ حیات
آپ ہیں پیروِ شہِ لولاک ﷺ
آپ کی بات ہے نبی ﷺ کی بات
آپ جلوہ دکھائیں گر اپنا
ہو ضیا بار زندگی کی رات
آپ تو دستگیرِ انساں ہیں
آپ دلوائیں رنج و غم سے نجات
آپ کے نام سے لرزتے ہیں
آج بھی بت کدے میں لات و منات
عاشقِ رحمتِ دو عالم ﷺ ہیں
فیض بخشِ جہاں ہے آپ کی ذات
آپ کی یاد میں نگاہِ حسنؔ
بن گئی آج پھر بھری برسات

سید حسن حمیدی

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

داتاؒ مدحت کروں مجھ میں قدرت کہاں
تھرتھرانے لگا خامۂ گُل فشاں
چاند تاروں کو بھی شرم آنے لگے
ہو تمھاری جو ضو پاشیوں کا بیاں
ہے تقاضا یہی آج پھر وقت کا
کوئی چونکائے ۔ ہو دُور خوابِ گراں
پھر رواں کفر کی سمت ہے قافلہ
موڑ دو مرکبِ زندگی کی عناں
ناتواں گرچہ آفات نے کر دیا
عزم سینے میں لیکن ہے اب بھی جواں
میرے لب کے فرشتوں نے بوسے لیے
اس زباں پر جو آیا تمھارا بیاں
آرزوئے دلِ احمدِ خستہ ہے
شمعِ دل کاش ہو جائے پھر ضوفشاں

غلام قطب الدین احمد

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

داتاؒ کا ہے مزار، کرامات دیکھیے
انوارِ حق برستے ہیں دن رات، دیکھیے
اللہ کے ولی پہ برستی ہیں رحمتیں
اللہ کی یہاں پہ عنایات دیکھیے
لازم ہے ان کی یاد بھی آتی رہے ہمیں
ہر رنگ میں ہے حسنِ کمالات دیکھیے
آتے ہیں رات دن جو یہاں پر سب اولیاؒ
پاتے ہیں کیسا فیض، کرامات دیکھیے
ہستی مٹا چکے ہیں خدا کی وہ راہ میں
رحمت برس رہی ہے یوں دن رات دیکھیے
واللہ آج اپنی دُعا ہے شباب پر
داتاؒ سے ہو رہی ہے ملاقات دیکھیے
انجمؔ یہ فیضِ عام ہے رحمت مآب ﷺ کا
لایا ہوں دستِ شعر میں سوغات دیکھیے

عطاء الحق انجمؔ فاروقی (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

دیکھوں ترا دربار، تڑپ جائے نظر بھی
جس وقت ہوں روشن ترے دیوار بھی، در بھی

میں شربتِ دیدار پہ جاں اپنی لُٹا دوں
چوکھٹ پہ کھڑا ہوں تری، خم کر کے یہ سر بھی

اک میں ہی نہیں، سب ہیں ترے چاہنے والے
اللہ بھی، حوریں بھی، فرشتے بھی، بشر بھی

اک دم میں تو حل کرتا ہے ہر عقدۂ لاحل
وابستہ اشاروں میں قضا بھی ہے، قدر بھی

آنگن میں بھکاری ہیں کھڑے آس لگائے
اے سیّدِ ہجویرؒ! نظر ایک ادھر بھی

پھرتا ہوں تصوّر میں لیے تیرا ہی مسکن
گھر بیٹھے ہوئے سیر بھی کرتا ہوں، سفر بھی

ماجدؔ ہے تری یاد سے آباد زمانہ
گلزار بھی، آبادی بھی، یہ بحر بھی، بر بھی

ماجد یزدانی (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

اے علی ہجویریؒ تو ہے چہرۂ غم کا نکھار
تیری الفت میں ہے مضمر قلبِ مضطر کا قرار

ہے ولایت کے جہاں میں مرتبہ تیرا بلند
اولیائے عشق میں ہے اے ولی تیرا شمار

کاروانِ عشق کی حاصل ہے تجھ کو رہبری
منزلِ مقصودِ ہستی کا بھی ہے تجھ پہ مدار

عشقِ ربِ لم یزل پہچان ہے تیری ولی
تو ہے عشقِ سرورِ کونین ﷺ کا آئینہ دار

مجھ کو ہو فصلِ خزاں کا غم کوئی تو کیوں بھلا
ہے ترے ابرِ کرم سے میرے گلشن میں بہار

گنج بخش فیضِ عالم ! دولتِ غم دے مجھے
ہو ترے غم کا مرے قلبِ حزیں پہ اقتدار

عرفان رضوی (راولپنڈی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

مری جو سیدِ ہجویرؒ کی مدحت کی نیّت ہے
معاوِن اس حوالے سے مرا حُسنِ عقیدت ہے
ثنائے سیدِ ہجویرؒ کرنا ہے پسندیدہ
مناقب اولیاء اللہؒ کے لکھنا سعادت ہے
کیے ہیں مُنکشف محجوب سیّد ابنِ عثمانؒ نے
یہ ان کی، معرفت کے ضمن میں طرفہ ریاضت ہے
زمانہ رات دن گاتا ہے ان کے لطف کے گانے
علی ہجویریؒ کے دامانِ رحمت کی یہ وسعت ہے
وطن کو چھوڑ کر لاہور کو مسکن بنایا تھا
یہ ثابت ہو گیا، داتاؒ کو اس جا سے محبّت ہے
رہِ سرکار ﷺ پہ چلنے سے گنجِ معرفت پایا
کبھی جو ختم ہوتی ہی نہیں ہے، یہ وہ دولت ہے
علی ہجویری داتاؒ کا میں یوں بھی منقبت خواں ہوں
کہ ان کی ہر نظر اعجاز ہے، کشف و کرامت ہے

اعجاز فیروز اعجاز (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

مجھ کو درِ داتاؒ سے علوی ایمان کی دولت مل جائے
پنہاں ہے جو اُن کے سینے میں، وہ نورِ ہدایت مل جائے
ہے عرض تمھارے روضے سے وہ نعمت مجھ کو مل جائے
جو سینہ بسینہ آتی ہے، وہ دل کی امانت مل جائے
ہر مانگنے والے منگتے کو منہ مانگی مرادیں ملتی ہیں
روضے سے تمھارے اے داتاؒ مجھ کو بھی سخاوت مل جائے
مانا کہ سراپا عصیاں ہوں، محرومِ ضیائے عرفاں ہوں
پُرنور تمھارے روضہ کی تنویرِ حقیقت مل جائے
جس شخص پہ میرے داتاؒ کی اِک چشمِ عنایت ہو جائے
اُس شخص کو دونوں عالم کی بے پایاں دولت مل جائے
چوکھٹ پہ تری جو آ کر یہ آہ و زاری کرتے ہیں
بخت اُن کا سنور جائے داتاؒ اور چشمِ بصیرت مل جائے
کیوں خوف رہے پھر محشر کا، یہ میرا عقیدہ ہے علوی
داتاؒ کے سخی دربار سے جب ایماں کی حرارت مل جائے

ڈاکٹر نذیر احمد علوی (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

گنج بخش و فیضِ عالمؒ پیشوائے ہر ولیؒ
اک بہشتِ دو جہاں ہے میرے داتاؒ کی گلی

ہر طرف شانِ تجلیٰ ہر طرف ذوقِ جمال
ہر گھڑی ذکرِ محمد ﷺ ہر گھڑی ذکرِ علیؓ

نام میں ہے اسمِ اعظم، قولِ فیصل ہے کلام
بیکسوں نے جب پکارا، ہر بلا سر سے ٹلی

دولتِ عشقِ محمد ﷺ میرے داتاؒ کا مقام
میرے داتاؒ کی جوانی عطرِ جنّت میں پلی

اے مرے لاہور یہ تیرا مقدر، یہ شرف
تیرے ماتھے پر چمکتا ہے رُخِ نورِ جلی

اُمتِ فخرِ اُمم ﷺ کا گلستاں ملکِ حجاز
ہندو پاکستان کا ملجا ہے داتاؒ کی گلی

؟

(نور الحبیب بصیر پور۔ صفر ۱۳۹۹ھ/ جنوری ۱۹۷۹ء۔ صفحہ آخر)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

شفقت جو مجھ پہ سیّدِ ہجویرؒ کی ہوئی
نعتِ نبی ﷺ کی مجھ کو عطا روشنی ہوئی

اک کیفیت نگاہ و دل و روح کو ملی
داتاؒ کے در پہ جب بھی مری حاضری ہوئی

لب جس کے حمد و نعت و مناقب سے دُور ہیں
سوچے تو وہ کہ یہ بھی کوئی زندگی ہوئی

سُوجھا اُسے کہ پہنچے مدد کے لیے یہاں
حد سے زیادہ جب کسی کی بیکسی ہوئی

ہجویریؒ بارگاہ میں جو جا کھڑا ہوا
اس کی مدد کو ان کی عطا اُٹھ کھڑی ہوئی

چُپ چاپ جب میں حاضرِ دربار ہو گیا
ہر خامشی یہاں پہ ملی بولتی ہوئی

محمودؔ رب کی معرفت میں کامیاب تھی
خواجہؒ کی پیروی میں جو چلّہ کشی ہوئی

راجا رشید محمودؔ (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

ِل عقیدت آپ اپنے آپ پر طاری کریں
سیدِ ہجویرؒ فرمانِ کرم جاری کریں
پنی جانب چاہتے ہوں جو توجہؒ کی نظر
حاضرِ دربار ہوں، آہیں بھریں، زاری کریں
آپ تعلیماتِ داتاؒ پر کریں دل سے عمل
رستگاری چاہیں تو کچھ خود بھی تیاری کریں
منقبت لکھتے لکھاتے سیدِ ہجویرؒ کی
آج کے دن ہم بھی اظہارِ وفاداری کریں
بدِ اسمِ خالق و اسمِ حبیبِ کبریا ﷺ
امِ ہجویریؒ زبانِ قلب پر جاری کریں
حاضری سیدھے سبھاؤ دیں سبھی دربار پر
ت اداکاری کریں، مت کوئی فنکاری کریں
ذ جو دم بھرتا رہا محمودؔ ان کا عمر بھر
کیوں نہ داتاؒ حشر میں تیری طرف داری کریں

راجا رشید محمودؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

تقدیس ہی تقدیس نظر آتی ہے
ہر آنکھ میں تعظیم بجا لاتی ہے
ہر قلب کو ملحوظ ہے داتاؒ کا ادب
پیشانیٔ ہر شخص جھکی جاتی ہے

رہ رہ کے صبا مشک جو برساتی ہے
مستی سی دل و روح پر چھا جاتی ہے
داتاؒ کے مزار کے گلوں سے انور
گلزارِ مدینہ کی مہک آتی ہے

داتاؒ نے مزے کیفِ دوامی کے لیے
اللہ کی اک ذاتِ گرامی کے لیے
انور مرے داتاؒ کا تصرف دیکھو
آتی ہے کھنچی خلق سلامی کے لیے

عقدہ کشا نام ہے مرے داتاؒ کا
ہر عارف غلام ہے مرے داتاؒ کا
سر بہرِ ادب اپنا جھکاتے ہیں ولی
کیا اونچا مقام ہے مرے داتاؒ کا

انور فیروزپوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

ایک فردوس کی حکایت کیا
جنتیں بے حساب دیکھی ہیں
فیضِ عالمؒ کے آستانے پر
رحمتیں بے نقاب دیکھی ہیں

فیضِ عالمؒ کی رہگزاروں پر
نقشِ پائے رسول ﷺ ملتے ہیں
تتلیاں رحمتوں کی رقصاں ہیں
جذب و مستی کے پھول ملتے ہیں

مرمریں تابناک دیواریں
غمزدوں کو قرار دیتی ہیں
ان پہ تعظیم سے نگاہیں ڈال
یہ مقدر سنوار دیتی ہیں

تُربتِ گنج بخشؒ پر آ کر
عبدیت کو فروغ ملتا ہے
اہلِ ایماں کو آپ کے در سے

لامکاں کا سُراغ ملتا ہے

قدسیوں کے ہجوم صفِ بستہ
حور و غلماں طواف کرتے ہیں
گردشِ دہر کے اسیروں کو
فیضِ عالمؒ معاف کرتے ہیں

ساغر صدیقی

....

جہاں میں کوئی بھی ثانی نہیں ہے داتاؒ کا
جو مانگا ایک' دیا ہے ہزار داتاؒ نے
قدم قدم پر نوازا ہے رات دن مجھ کو
مجھے دیئے سدا پھولوں کے ہار داتاؒ نے
مجھے جہان کی مایوسیوں نے گھیرا تھا
عطا کیا مجھے صبر و قرار داتاؒ نے
خزاں نہ آئے گی میرے قریب اب بابرؔ
کہ میری زیست کو بخشی بہار داتاؒ نے

ریاض بابرؔ (لاہور)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

گنج بخش کا رُتبہ لے کر آیا ہندوستان - اے مُرشدِ والا شان
پل میں ہری دھرتی کو کر ڈالا پاکستان - اے مرشدِ والا شان
شہرِ لاہور میں جاری تھا اُس ساعت ہندو راج - سب اُن کے محتاج
ساری دنیا کو سمجھایا اللہ کا فرمان - اے مرشدِ والا شان
سبز پھریرا پیارے نبی ﷺ کا تو نے جب لہرایا - دنیا کو دکھلایا
تو نے پھر اجمیری مُرشدؒ کو بخشے فیضان - اے مُرشدِ والا شان
جب اُفتاد پڑی تو مُرشد تو نے کی دُعائیں - سب لوگ تھے دائیں بائیں
ہر اک زائر کی گویا تھی آئی جان میں جان - اے مرشدِ والا شان
پنڈی میں بیٹھا ہوں میں اک ترا خاص مرید ہے حالت قابلِ دید
میں فقیر بھی دیکھوں روضہ میرا ہے ارمان اے مرشدِ والا شان

پروفیسر زُہیر کنجاہی (راولپنڈی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

مدراس کی زمین ہو یا خطۂ بہار
محبوب کا ہو دیس یا اجمیر کا دربار
گنگوہ یا بریلی کہ سرہند باوقار
ملتان کی ہو خاک قلندر کا ہو مزار
لاہور ہی پہ فیض و کرم منحصر نہیں
وہ شمعِ نُور پاش کہاں جلوہ گر نہیں
تقدیس پوچھتے ہیں تو خواجہؒ سے پوچھیے
صابرؒ کے ضو فشاں رُخِ زیبا سے پوچھیے
جامیؒ کے نغمہ زا لبِ گویا سے پوچھیے
بابا فریدؒ سے دُرِ یکتا سے پوچھیے
کیا تھے وہ نُور شمعِ رسالت گواہ ہے
جس کی ضیا سے نور فشاں مہر و ماہ ہے
اک پیکرِ خلوص و وفا آپ ہی تو تھے

گلزارِ دیں میں نغمہ سرا آپ ہی تو تھے
منزل نشان و راہنما آپ ہی تو تھے
طالب ہے جس کی چشمِ صبا آپ ہی تو تھے

ہر جُرعہ کش میں ذوقِ خمار آپ ہی سے ہے
ملّت کے گلستاں میں بہار آپ ہی سے ہے

سیّد منظور الحسن صبا حسنی

تو مظہرِ نورِ خدا، پیارے پیا داتا علیؒ
تو باخدا، با مصطفیٰ ﷺ پیارے پیا داتا علیؒ
زہراؓ کا نورِ عین تُو، لختِ دلِ حسنینؓ تو
تو نسلِ پاکِ مرتضیٰؓ پیارے پیا داتا علیؒ
تیری نرالی شان ہے، تو اصفیاؒ کی جان ہے
تو قبلہ گاہِ اولیاؒ پیارے پیا داتا علیؒ

انور فیروز پوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

نورِ عرفانِ حقیقت کا تجلّی گنج بخشؒ
اپنے رب سے پا چکے ہیں خاص رُتبہ گنج بخشؒ
حق ہے، جب کہتی ہے ان کو ساری دنیا گنج بخشؒ
ڈھونڈ کر لاؤ تو کوئی آپ جیسا گنج بخشؒ
لوحِ محفوظِ طریقت پر ہے لکھا ''گنج بخشؒ''
فیضِ عالمؒ سیّد ہجویرؒ داتا گنج بخشؒ

خود تقرّب ذات کا رکھتے ہیں اتنا گنج بخشؒ
روز تکتے ہیں ثریٰ سے تا ثریا گنج بخشؒ
جب پکارے دل کی گہرائی سے تُو ''یا گنج بخشؒ''
تجھ پہ کر دیں سرِّ حق کو آشکارا گنج بخشؒ
اے تعالیٰ اللہ! وہ ہیں جلوہ آرا گنج بخشؒ
فیضِ عالمؒ سیّدِ ہجویرؒ داتا گنج بخشؒ

اژدہے پھنکارتے تھے کفر کے شام و سحر
اور بُتوں کے پاؤں پر ہوتے تھے انسانوں کے سر
کتنا جاں پرور ہے تعلیماتِ داتاؒ کا اثر

ملّتِ بیضا کا قلعہ بن گیا "داتا نگر"
ہیں جو مقبولِ حبیبِ حق تعالیٰ ﷺ گنج بخش
فیضِ عالم، سیّدِ ہجویر، داتا گنج بخش

رہ نوردانِ رہِ الفت کے ہیں وہ رہنما
رشتۂ اخلاص اُن کے دم سے مستحکم ہُوا
تھی مروّت اُن کی قوّت، خُلق ان کا اسلحہ
قلعۂ طاغوت کو زیر و زبر جس نے کیا
ہے سخا میں کون ان سا، کون ان سا گنج بخش
فیضِ عالم، سیّدِ ہجویر، داتا گنج بخش

یہ مرے مخدوم سیّد ابنِ عثمانؒ نے لکھا
ہے تصوّف نام ہی اخلاق کی تصحیح کا
جس نے سبقت خُلق میں لی، وہ تصوّف میں بڑھا
اُن کی سیرت سے ملا ہے جادۂ رُشد و ہُدیٰ
کفر کو اخلاق سے کرتے تھے پسپا گنج بخشؒ
فیضِ عالم، سیّدِ ہجویر، داتا گنج بخشؒ

فیضِ عالمؒ نے ہمیں تعلیم یہ کیا دی نہیں!
جو صفائے قلب کا عادی نہیں، صوفی نہیں

جس کے قول و فعل میں ہے بُعد، وہ کچھ بھی نہیں
خالقِ ہر دو جہاں اُس شخص سے راضی نہیں
کھولتے ہیں، دیکھو، کیسا کیسا پردہ گنج بخشؒ
فیضِ عالم، سیّدِ ہجویر، داتا گنج بخشؒ

پیشِ داتا حق شناسی کا ذریعہ علم ہے
کھول دے جو رازِ درپردہ کا پردہ، علم ہے
بے نیازِ حلقۂ دیروز و فردا علم ہے
بابِ اوّل ہی کتابِ معرفت کا علم ہے
بے عمل عالم کو فرماتے ہیں اندھا، گنج بخشؒ
فیضِ عالم، سیّدِ ہجویر، داتا گنج بخشؒ

کشفِ محجوب آپ کی، کرتی ہے اَسرار آشکار
جس کا ارشاداتِ محبوبِ خدا ﷺ پر ہے مدار
دوستو! گر چاہتے ہو دین و دنیا میں وقار
فکر و تعلیماتِ ہجویریؒ کو کرنا اختیار
دیکھنا، تم کو عطا کرتے ہیں کیا کیا گنج بخشؒ
فیضِ عالم، سیّدِ ہجویر، داتا گنج بخشؒ

راجا رشید محمود

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

خازنِ علمِ شریعت قبلۂ قبلہ نما
''ناقصاں را پیر کامل' کاملاں را رہنما''

فیض بخش و گنج بخش و عاقل و دانائے راز
غمگسارِ بیکسان و حق پرست و حق نواز

جاذبِ کون و مکاں تیری نوائے دلپذیر
طائرِ معنٰی تری زلفِ تخیّل کا اسیر

جلوہ گاہِ شاہدِ مستور تیری ہر نظر
دل کے آئینے میں تیری صورتِ آئینہ گر

تابشِ نورِ یقیں بھی' شانِ استغنا بھی ہے
آستینِ فقر میں تیری یدِ بیضا بھی ہے

وہ سمجھ سکتا ہے کچھ تیری ولایت کا مقام
کی ہو جس نے عالمِ بے رنگ کی سیر تمام

تیرے الطاف و کرم کا کس سے ممکن ہے شمار
ہر نگاہِ لطف تیری موجِ بحرِ بے کنار

سادھورام آرزو سہارنپوری

(حرف آرزو۔ مرتبہ ڈی اے ہیریس قربان ایم اے اردو انگریزی۔ طالب پرنٹنگ پریس سہارنپور۔ س ن۔
کتاب حکومتِ اتر پردیش لکھنؤ کے مالی تعاون سے چھپی)

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

فرِ تاجداراں فسون و فسانہ
فقیروں کا جاہ و حشم جاودانہ

عمل میں وحید' علم میں بھی یگانہ — کریمِ جہاں' فیض بخشِ زمانہ
شکستہ دلوں' بے کسوں کا ٹھکانا — مرے شاہ ہجویرؒ کا آستانہ
نہ کیوں اُن کا گرویدہ ہوتا زمانہ — نظر دلبرانہ' عمل مشفقانہ
خدا کا ولی' پیکرِ حشمتِ حق — وقار عالمانہ' جلال عاشقانہ
تمام عمر عشقِ خدا و نبی ﷺ کا — کُشادہ دلی سے لٹایا خزانہ
جہانگیر فیض اُن کا ہوتا نہ کیسے — نگارشِ حق افزا' کلام عارفانہ
معارف سے لبریز تحریر ایسی — کہ نازاں ہے اُس پر ادب صوفیانہ
بہ صد جاہ و اجلال درویشِ کامل — فقیر اور انداز ہیں خسروانہ
وہ مولیٰ صفات عبدِ حق شان' جس کا — لبِ وقت پر آج بھی ہے ترانہ

سنِ وصلِ سلطانِ ملکِ ہدا کا
کہا ہے وہ ''نبراس بزمِ زمانہ''

۴۶۵ھ

طارق سلطانپوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

الف۔ سالِ ولادت: ۳۸۷ھ

بہ الفاظ بحساب ابجد "پیکرِ مجدِ حق" "شانِ حزبِ حجاز"

ب۔ سالِ وصال: ۴۶۵ھ

بہ الفاظ حساب ابجد "تجلی حبیب" "شاہ بازِ اوجِ الحق"

امامِ اولیا و پیشوائے کاملاں کہیے
بہ غایت شوقؔ ہجویری علیؒ کی داستاں کہیے
کوئی اندازہ کر سکتا نہیں اُن کی جلالت کا
انھیں نازِ زماں لکھیے، انھیں فخرِ جہاں کہیے
انھیں تسلیم کیجے صدرِ بزمِ فقر و عرفاں کا
انھیں عشق و محبت کا امیرِ کارواں کہیے
وہ فرزندِ حسنؓ ہیں، بُوترابی ہیں تعالیٰ اللہ
انھیں نورِ نگاہِ تاجدارِ مرسلاں (ﷺ) کہیے
ہدایت اُن سے لاکھوں گُمرہانِ دہر نے پائی
انھیں دینِ محمد ﷺ کی صداقت کا نشاں کہیے
اُٹھے پردے دلوں سے معصیت کے، اُن کی حکمت سے
انھیں دینِ نبی ﷺ کا رازدان و ترجماں کہیے
زمیں لاہور کی ہے دائمی آرام گاہ اُن کی
فلک پایہ اسے کہیے، اسے رشکِ جناں کہیے
مبارک مرقدِ سیّدؒ منوّر قبرِ داتاؒ کو

مقامِ لطف و جُود و جائے فیضِ جاوداں کہیے
تہی دامن ہزاروں تشنگانِ دہر آتے ہیں
درِ مخدومؒ کو بخشش کا بحرِ بیکراں کہیے
بہ اُمیّدِ کرم یہ منقبت طارق نے لکھی ہے
اسے بھی سیّدِ ہجویرؒ کا توصیف خواں کہیے
کہا طارق نے یوں سالِ وصالِ حضرتِ داتاؒ
"زعیمِ ملکِ معنی" ساتھ ہی "زیبِ جہاں" کہیے
۷ ۸ ۳ + ۷۸ = ۴۶۵

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

داتا مرے، تجھ سے مجھے اُمیدِ کرم ہے
سر میرا ادب سے تری دہلیز پہ خم ہے
پوری تُو سدا کرتا ہے دُنیا کی مرادیں
دُنیا کے لیے داتاؒ غنیمت ترا دم ہے
ہیں ناقص و کامل ترے تابع، ترے خادم
تو سیّدِ ہجویر ہے، مخدومِ اُمم ہے

انور فیروزپوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

راہِ ہدیٰ کا راہی ہو یا سالک یا مجذوب
اس رستے کی جو رہبر ہے، جو اُس کو مطلوب — ہے کشف المحجوب

ہے تحقیق سے ثابت، کوئی اور نہیں تصنیف
یہ جو یگانہ اور یکتا ہے داتاؒ کی مکتوب — ہے کشف المحجوب

اہلِ حق نے اس کا درجہ مُرشد کا فرمایا
جتنی تصوّف پر ہیں کتابیں، ان سب کی مندوب — ہے کشف المحجوب

اپنے اپنے دور میں کس نے فیض نہ پایا اس سے؟
کس کی تعلیمات سے دیکھے بڑے بڑے مرعوب — ہے کشف المحجوب

اہلِ تجسّس، اہلِ حق، اربابِ بصیرت سارے
کون سی وہ تصنیف ہے، جو اِن سب کی ہے محبوب — ہے کشف المحجوب

حق تک پہنچانے کا ذریعہ ہے محمودؔ تو یہ ہے
دل میں کھب جانے والا جو رکھتی ہے اُسلوب — ہے کشف المحجوب

راجا رشید محمودؔ

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

گنج بخشِ بے مماثل السّلام
مردِ کامل صاحبِ دل السّلام

السلام اے کاملوں کے رہنما
ناقصوں کے پیرِ کامل السلام

السلام اے سالکوں کے پیشوا
عارفوں کے خضرِ منزل السلام

السلام اے باعثِ تسکینِ روح
راحتِ جاں، راحتِ دل السلام

اہلِ باطل کو بنایا حق پرست
مصلحِ دُنیائے باطل السلام

تجھ سے وابستہ ہیں اُمیدیں مری
میری اُمیدوں کے حاصل السلام

کاملیّت کی ہے انورؔ کو طلب
کر کرم اے مردِ کامل السلام

علامہ انورؔ فیروز پوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

منبعِ سرِّ ولایت السلام
قاسمِ کشف و کرامت السلام
السلام اے سرِّ کثرت آشنا
واقفِ اسرارِ وحدت السلام
السلام اے مُقتدائے اصفیاء
رہبرِ راہِ طریقت السلام
السلام اے دل نوازِ سائلاں
بادشاہِ با سخاوت السلام
السلام اے نقشِ تسلیم و رضا
حاملِ فقر و قناعت السلام
ناقص و کامل ہیں تجھ سے فیضیاب
پیکرِ صد کاملیت السلام
مظہرِ نورِ خدا ظلِّ خدا
مشعلِ راہِ ہدایت السلام

انور فیروز پوری

منقبت سیدِ ہجویر داتا گنج بخشؒ

داتاؒ ترے غلام کرتے ہیں سب سلام
با عجز و احترام کرتے ہیں سب سلام
خلقت کو تجھ پہ ناز تو مردِ دل نواز
ہے فیض تیرا عام کرتے ہیں سب سلام
تو نائبِ رسول مولا علیؓ کا پھول
اونچا ترا مقام کرتے ہیں سب سلام
مست مئے طہور آ کر ترے حضور
پیتے ہیں تجھ سے جام کرتے ہیں سب سلام
ولیوں کو تجھ سے پیار عارف ترے نثار
صُوفی تیرے غلام کرتے ہیں سب سلام
با فیض ذی پناہ ہے تیری بارگاہ
آ آ کے خاص و عام کرتے ہیں سب سلام
انور سے بامراد کر کے خدا کو یاد
ہوتے ہیں شاد کام کرتے ہیں سب سلام

انور فیروز پوری

اشاریہ منقبت نگارانِ سیّدِ ہجویرؒ

(بترتیب حروف تہجی بلحاظ تخلص)

☆☆☆☆☆

راجا رشید محمود کے اُردو مجموعہ ہائے نعت

1- ورفعنا لک ذکرک: ۲ حمدیں، ۳۷ نعتیں اور ۱۳ مناقب ہیں۔ ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (۱۳۶ صفحات) 2- حدیثِ شوق: ۸۷ نعتیں ہیں۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (۱۷۶ صفحات) 3- منشورِ نعت: اُردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ (۱۷۶ صفحات) 4- سیرتِ منظوم: نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۹۹۲ (۱۲۸ صفحات) 5- ۹۲ (نعتیہ قطعات): مبسوط دیباچہ۔ ۱۹۹۳ (۱۱۲ صفحات) 6- شہرِ کرم: ۱+۱۹۲ نعتیں، ۱۳۳ فردیات، ۱۷۸ متفرق اشعار اور ۹۷ قطعات۔ ۱۹۹۶ (۱۹۲ صفحات) 7- مدیحِ سرکار ﷺ: ۹۳ نعتیں اور ۹۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ (۱۴۴ صفحات) 8- قطعاتِ نعت: ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ (۱۱۰ صفحات) 9- حیّ علی الصلوٰۃ: ایک حمد + ۹۳ نعتیں + ۹۳ فردیات۔ ہر شعر میں درود پاک کا ذکر۔ ۱۹۹۸ (۱۵۴ صفحات) 10- مخمساتِ نعت: دُنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۰ مخمسے۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات) 11- تضامینِ نعت: علامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعارِ نعت پر تضمینیں۔ ۲۰۰۰ (۱۴۴ صفحات) 12- فردیاتِ نعت: ۵۸۰ فردیات۔ اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات) 13- کتابِ نعت: ۲۰۰۰ (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات 14- حرفِ نعت: ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات) 15- نعت: ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں "نعت" کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات) 16- سلامِ ارادت: غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات) 17- اشعارِ نعت: شاعر کا دوسرا اُردو مجموعہ فردیات (۹۶ صفحات) 18- اوراقِ نعت: ۵۳ نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدینہ طیبہ میں کہی گئیں۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات) 19- مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم: ۵۳ نعتوں کا مجموعہ۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۹۶ 20- عرفانِ نعت: ۹۳ نعتیں۔ ہر نعت قرآن پاک کے حوالے سے۔ ۲۰۰۲۔ ۱۸۴ صفحات 21- دیارِ نعت: میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۱۰۴ 22- تسبیحِ نعت: ۱۰۱ نعتیں۔ ۲۰۰۳۔ صفحات ۱۵۲ 23- صباحِ نعت: ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۳ 24- احرامِ نعت: ۹۳ نعتیں۔ ۲۰۰۳ 25- شعاعِ نعت۔ (۹۲ نعتیں) 26- دیوانِ نعت (ردیف وار ۹۳ نعتیں) 27- منتشراتِ نعت۔ (اُردو فردیات کا تیسرا مجموعہ۔ ۵۴۶ فردیات) 28- منظومات: ۱۹ نعتیں۔ ۵۶ مناقب۔ ۴۴ نظمیں 29- تجلیاتِ نعت: آتش کی زمینوں میں ایک حمد، ۵۳ نعتیں 30- وارداتِ نعت: ۵۳ نعتیں 31- بیانِ نعت: ۵۳ نعتیں 32- مینائے نعت: غزلیاتِ امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں۔ 33- حمد میں نعت: ہر شعر میں حمد بھی، نعت بھی۔ ۲۶ حمدیں/نعتیں 34- التفاتِ نعت: ۵۳ نعتیں۔ 35- عنایتِ نعت: ایک حمد اور ۵۳ نعتیں 36- مرقعِ نعت: امام بخش ناسخ کی زمینوں میں ۹۳ نعتیں 37- نیازِ نعت۔ ایک حمد و نعت، ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۵ 38- بستانِ نعت۔ ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۶

راجا رشید محمود کا حمد و نعت پر مزید کام

تحقیقِ نعت:

(۱) پاکستان میں نعت۔ ۲۲۴ صفحات۔ ۱۹۹۳ (۲) خواتین کی نعت گوئی (۲۲۹ نعت گو خواتین کا تذکرہ) ۲۳۶ صفحات۔ ۱۹۹۵ (۳) غیر مسلموں کی نعت گوئی (۱۸۹ ہندوؤں، ۱۶ سکھوں، ۳ عیسائیوں اور ۷ مرزائیوں کی نعت گوئی کا تفصیلی تذکرہ) ۳۰۲ صفحات۔ ۱۹۹۳ (۴) اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اوّل ۱۹۹۳۔ ۴۰۸ صفحات (۵) اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۳۔ ۴۰۰ صفحات (۶) نعت کیا ہے؟۔ ۱۱۲ صفحات۔ ۱۹۹۷ (۷) اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ۔ ۱۱۲ صفحات۔ چار ایڈیشن (۸) انتخابِ نعت۔ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات (۹) مقدمہ "نعت کائنات"۔ ۳۵۰۰ سطور سے زاید پر مشتمل تحقیقی مقالہ۔ (کل ۲۳۰۲ صفحات)

تدوینِ نعت:

(۱) مدیحِ رسول ﷺ (۲) نعت خاتم المرسلین ﷺ (۳) نعت کائنات (۴) نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کا انتخاب) (۵) قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) (۶) مدیحِ سرورِ کونین ﷺ (۷) حسنِ نعت (۸) طرحی نعتیں حصہ اوّل (۹) طرحی نعتیں حصہ دوم (۱۰) طرحی نعتیں حصہ سوم (۱۱) طرحی نعتیں حصہ چہارم (۱۲) طرحی نعتیں حصہ پنجم (۱۳) طرحی نعتیں حصہ ششم (۱۴) نعت کیا ہے (۱۵) اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گو حصہ اوّل، دوم، سوم، چہارم (۱۶) نعت ہی نعت۔ ۱۵ حصے (۱۵۱۲ صفحے) (۱۳۵۰ صفحات) (۱۷) غیر مسلموں کی نعت۔ چار حصے (۱۸) لاکھوں سلام۔ دو حصے (۱۹) کلامِ ضیاء القادری۔ دو حصے (۲۰) سلامِ ضیاء۔ دو حصے (۲۱) آزاد بیکانیری کی نعت۔ دو حصے (۲۲) حسن رضا بریلوی کی نعت (۲۳) غریب سہارنپوری کی نعت (۲۴) علامہ اقبالؒ کی نعت (۲۵) بہزاد لکھنوی کی نعت (۲۶) محمد حسین فقیر کی نعت (۲۷) اختر الحامدی کی نعت (۲۸) شیدا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت (۲۹) کافی کی نعت (۳۰) الطف بریلوی کی نعت (۳۱) جوہر میرٹھی کی نعت (۳۲) عبدالقدیر حسرت صدیقی کی نعت (۳۳) حقیر فاروقی کی نعت (۳۴) حمید صدیقی کی نعت (۳۵) عابد بریلوی کی نعت (۳۶) وارثیوں کی نعت (۳۷) نعتیہ مسدس (۳۸) آزاد نعتیہ نظم (۳۹) نعتیہ رباعیات (۴۰) تضمینیں (۴۱) نور علیٰ نور (۴۲) استغاثے (۴۳) موجِ نور (۴۴) فیضانِ رضاؒ (۴۵) رسول ﷺ نمبروں کا تعارف۔ چار حصے (۴۶) حضور ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال (۴۷) نعتِ قدسی۔ (۴۸) طرحی نعتیں (حصہ ہفتم) (۴۹) طرحی نعتیں (حصہ ہشتم) (۵۰) طرحی نعتیں (حصہ نہم) (کل ۹۹۱۰ صفحات)

تدوینِ حمد:

(۱) حمدِ باری تعالیٰ۔ ۱۱۲ صفحات۔ ۱۹۸۸ (۲) حمدِ خالق۔ ۲۳۲ صفحات۔ ۲۰۰۳

(کل ۳۴۴ صفحات)

راجارشید محمود کی دیگر تصانیف/ تالیفات

(۱) تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ (''وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن''
کی سائنسی تعبیر و تشریح۔ ۲۵۶ صفحات) (۲) میرے سرکار ﷺ (مضامینِ سیرت۔ ۱۴۴ صفحات)
(۳) نزولِ وحی (تحقیق۔ ۱۳۲ صفحات) (۴) شعب ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ۔ ۲۱۶
صفحات) (۵) حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ (۲۵۶ صفحات) (۶) حضور ﷺ اور بچے (۱۱۲
صفحات) (۷) میلاد النبی ﷺ (مضامینِ نظم و نثر کا انتخاب۔ ۳۳۶ صفحات) (۸) مدینۃ النبی
ﷺ (مضامینِ نظم و نثر کا انتخاب۔ ۲۲۴ صفحات) (۹) حمد و نعت (مضامینِ نظم و نثر کا انتخاب۔ ۲۲۴
صفحات) (۱۰) درود و سلام (۱۲۸ صفحات) (۱۱) قرطاسِ محبت (مضامینِ سیرت۔ ۱۴۴ صفحات)
(۱۲) میلادِ مصطفیٰ ﷺ (۴۸ صفحات) (۱۳) عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ (۳۲ صفحات)
(۱۴) سفرِ سعادت منزلِ محبت (سفرنامہ حرمین۔ ۲۲۴ صفحات) (۱۵) دیارِ نور (سفرنامہ حرمین۔ ۱۱۲
صفحات) (۱۶) سرزمینِ محبت (سفرنامہ حرمین۔ ۱۱۲ صفحات) (۱۷) احادیث اور معاشرہ (۱۹۲
صفحات) (۱۸) ماں باپ کے حقوق (۱۱۲ صفحات) (۱۹) راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں۔
۹۶ صفحات) (۲۰) ترجمہ خصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطیؒ (۱۱۰۵ صفحات) (۲۱) تحریکِ
ہجرت ۱۹۲۰ (تحریک کا پہلا علمی و تحقیقی جائزہ۔ ۳۶۴ صفحات) (۲۲) قائدِ اعظمؒ افکار و کردار (۱۶۰
صفحات) (۲۳) اقبالؒ قائدِ اعظمؒ اور پاکستان (۱۶۰ صفحات) (۲۴) نظریۂ پاکستان اور نصابی
کتب (۳۶۴ صفحات) (۲۵) ترجمہ فتوح الغیب از حضرت غوثِ اعظمؒ۔ (۱۵۷ صفحات) (۲۶)
ترجمہ تعبیر الرؤیا (۲۰۸ صفحات) (۲۷) مناقبِ سید ہجویرؒ (۷۲ صفحات) (۲۸) مناقبِ گنج بخشؒ
(۷۰ صفحات) (۲۹) مناقبِ خواجہ غریب نوازؒ (۲۵۶ صفحات) (۳۰) مناقبِ حضرت غوثِ اعظمؒ
(۳۶۰ صفحات) (۳۱) مناقب سید ہجویر داتا گنج بخشؒ (۲۰۸ صفحات)

کل ۶۷۸۴ صفحات

(۳۱) زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ (زیرِ تدوین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
سید ہجویر مخدوم امم
مرقد او پیر سنجر را حرم
خاک پنجاب از دم او زندہ گشت
صبح ما از مہر او تابندہ گشت
علامہ محمد اقبال (مرحوم)